حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ پر بخاری شریف سے ۲۱۰ احادیث مبارکہ کا مستند مجموعہ

فیضِ نبوت

یعنی

مسئلۂ علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بفیضان نظر

امیر شریعت حضرت علامہ پیر مفتی

ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی

امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ پر بخاری شریف سے ۲۱۰ احادیث مبارکہ کا مستند مجموعہ

فیضِ نبوّۃ

یعنی

علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بفیضان نظر

امیر شریعت حضرت علامہ پیر مفتی ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

از قلم

ابو الفیض محمد شریف القادری رضوی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

اور کوئی غیب تجھ سے کیسے ہو نہاں بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تجھ پہ کروڑوں درود

حضور نبی اکرم ﷺ کے علوم غیبیہ پر بخاری شریف سے 210 احادیث مبارکہ کا مجموعہ

فیض البخاری در مسئلہ علم محبوب باری ﷺ

المعروف

فیض نبوت

بفیضانِ نظر

فیض یافتۂ امیر ملت وفقیہ اعظم کوٹلوی، نائب محدث اعظم پاکستان

نباض قوم، علامہ پیر مفتی ابوداؤد **محمد صادق قادری رضوی**

امیر جماعت رضائے مصطفٰے پاکستان

از قلم

حضرت مولانا

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

فاضل جامعہ رضویہ (فیصل آباد) و جامعہ چشتیہ رضویہ (خانقاہ ڈوگراں)

0347-6137930

نام کتاب ...... فیض البخاری در مسئلہ علم محبوب باری ﷺ المعروف فیض نبوت

مصنف ...... حضرت علامہ مولانا ابو الفیض محمد شریف القادری رضوی زید مجدہ

باہتمام ......

کمپوزنگ ...... ساقی کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ، قاری محمد امتیاز ساقی مجددی

تعداد 1100   سن اشاعت ...... دسمبر 201[illegible]ء

صفحات ......   ھدیہ 300/-

ملنے کے پتے

فہرست

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ
نَجَاۃً مِّنْکَ یَا سَیِّدِنَا الْکَرِیْمِ نَجِّنَا وَخَلِّصْنَا
بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درود ابراھیمی

نعت رسول مقبول ﷺ

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

جب آگئی ہیں جوش رحمت پہ اُن کی آنکھوں
جلتے بجھا دیے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے؟
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

دولہا سے اتنا کہہ دو پیارے سواری روکو
مشکل میں ہیں براتی پرخار با دیئے ہیں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

میرے کرم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ (ﷺ) نے دریا بہا دیئے ہیں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بیٹھا دیئے ہیں

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

(کلامِ اعلیٰ حضرت)

نعت شریف

کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار
کہاں میں اس لائق کہ میں پہنچوں دربار
لیکن آقا نے کرم فرمایا
مجھ گنہگار کو اپنے پاس بلایا
پھر میں روضہ پاک کو تکتا تھا بار بار
کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار ﷺ

پھر میں نے قبر انور کو چوما
دل خوشیوں سے ایسا جھوما
کہ میرے جی کو آگیا قرار
کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار ﷺ

قبر نبی کو چومتے ایسی سعادت پائی
کہ ہونٹوں میرے کو خوب لذت آئی
پھر آنکھیں ہوگئیں اشکبار
کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار ﷺ

اللہ اللہ وہ قبر انور جس کا رتبہ ہے بلند بالا

زمین تو ہے کہاں وہ عرش سے بھی اعلیٰ

جس کی زیارت کا مجھ کو شرف بخشا سرکار

کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار ﷺ

میرے آقا کرم فرماؤ

مجھ کو باربار قدموں میں بلاؤ

شریف القادری کرتا ہے یہ انتظار

کہاں میں گنہگار کہاں میرے سرکار ﷺ

(**کلامِ مصنف**)

(ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی)

نعت رسول مقبول ﷺ

سوہنے آقا توں صدقے میں جاوں

سوہنا جے آوے تے خوشیاں مناوں

پیر جے پاوے میرے وی وہڑے

مک جاون دنیا دے سارے ہی جیہڑے

سوہنے دے راہ وچ اکھیاں وچھاواں

سوہنے آقا توں صدقے میں جاوں

سوہنا جے آوے تے خوشیاں مناوں

سوہنا جے آکے پاوے تجلی

عشق نبی وچ ہوجاواں میں جھلی

پھر سوہنے دے قدماں تے لب میں ٹکاواں

سوہنے آقا توں صدقے میں جاوں

سوہنا جے آوے تے خوشیاں مناوں

سوہنا قدمی جے مینوں وی لاوے

دکھاں غماں توں جان چھڈاوے

خوشی وچ آکے میں محفل سجاواں

سوہنے آقا توں صدقے میں جاوں
سوہنا جے آوے تے خوشیاں مناوں
اک واری آجاسوہنیا توں چل کے
بیٹھا شریفؔ اے راہواں نوں مل کے
رونداپیا اے لے کے ہاواں
سوہنے آقا توں صدقے میں جاوں
سوہنا جے آوے تے خوشیاں مناوں

(**کلام مصنف**)
(ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی)

❁❁❁❁❁❁❁
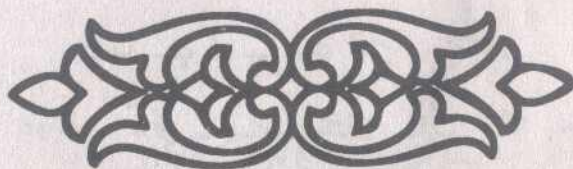
انتساب

محبوب سبحانی، قندیل نورانی، شہباز لامکانی، قطب الاقطاب، غوث العلمین

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ **عبدالقادر جیلانی** الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ

اور

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت، امام العاشقین، شیخ المحدثین

حضور سیدنا امام **احمد رضا خان قادری** بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اور

آفتاب علم وحکمت، شیخ المحدّثین، حضور سیدنا محدث اعظم

حضرت مولانا **محمد سردار احمد قادری رضوی** رحمۃ اللہ علیہ

بوساطت

نائب محدّث اعظم، فیض یافتہ امیر ملت، پاسبان مسلک رضا، پیر طریقت، رہبر شریعت

سیّدی ومرشدی حضرت مفتی پیر **ابوداؤد محمد صادق** قادری رضوی مدظلہ العالی

طالب نگاہ

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

مہتمم جامعہ غوثیہ چشتیہ رضویہ وجامعہ فاطمۃ الزہرہ

0347-6137930/ 0301-6607712

الاهداء

رئیس المحدثین، سراج العارفین، سلطان المناظرین۔ قطب الاولیاء، سراج الفقہاء

پیر طریقت، رہبر شریعت، سیدی وسندی واستاذی

حضور پیر ابوالفیض محمد عبدالکریم قادری چشتی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

حضور محدث ابدالوی، خانقاہ ڈوگراں شریف

کے مبارک نام

بوساطت

پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ الحدیث والتفسیر والفقہ، جگر گوشۂ حضور محدث ابدالوی

سیدی وسندی واستاذی حضرت مولانا پیر محمد نور المجتبیٰ چشتی رضوی مدظلہ العالی

مہتمم ومفتی وشیخ الحدیث مرکزی دار العلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں شریف

گر قبول افتد زہے عزو شرف

ادنیٰ نیاز مند:

/

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

تقریظ مبارک

استاذ الاساتذہ، سلطان المناظرین، شیخ الحدیث والتفسیر والفقہ

وارث علوم حضرت محدث ابدالوی، سیدی واستاذی

صاحبزادہ پیر **محمد نور المجتبیٰ چشتی** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مفتی وشیخ الحدیث مرکزی دار العلوم چشتیہ رضویہ

جانشین حضور محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ ڈوگراں شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ۔اما بعد!

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ حصول نعمت پر اظہار مسرت کرتا ہے اور زوال نعمت پر غمگین ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ دونوں باتیں فطری اور انسانی جبلت اور طبیعت کا لازمی جزو ہیں اس لیے ان کے حصول کے لیے کسی ترغیب کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی رکاوٹ ان سے باز رکھتے ہیں کارگر ثابت ہو سکتی ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، جن کا احاطہ ناممکن ہے۔ مگر اس کی عطاؤں کا تحدیث نعمت کے طور پر ذکر کرنا شکران نعمت شمار ہوتا ہے، پھر تاجدار مدینہ ﷺ کی عظمت کے کسی پہلو کا ذکر کرنا تو ایمان کے پختہ ہونے کی دلیل ہے اس سے قلب مومن کو فرحت اور روح کو آسودگی اور راحت نصیب ہوتی ہے، فجزاہ اللہ تعالیٰ جزاء حسناً۔

چنانچہ سرکار ﷺ سے قلبی محبت کے اظہار کے لیے اور اپنے فرائض منصبی سے

عہدہ برآ ہونے کے لیے فاضل جلیل، عالم نبیل، حضرت مولانا ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی مدظلہ العالی نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے کتاب مستطاب بنام ''فیض البخاری در مسئلہ علم محبوب باری'' کو تالیف کیا ہے۔ مولانا موصوف ایک انتہائی محنتی، متحرک اور درددل رکھنے والے انسان ہیں۔ اپنی دینی، ملی تبلیغی خدمات کی وجہ سے اپنی ایک پہچان رکھتے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت وشان پر انتہائی محبت بھرے انداز میں پروقار طور پر بہترین باوصف مضبوط دلائل کے ساتھ مشاغل تحریر کو تبلیغی دین کا فریضہ سمجھتے ہوئے سرانجام دے رہے ہیں۔

مولانا موصوف کی اس سے قبل چند تالیفات چھپ کر خواص وعام میں مقبول ہوچکی ہیں مولانا کا یہ آٹھواں اشاعتی مجموعہ ہے جو کہ علم غیب مصطفیٰ علیہ التحیات واثناء پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے یہ کتاب اہل ایمان وعرفان کے لیے باعث راحت قلب وجان ہوگی اگرچہ اس موضوع پر اس سے قبل علمائے اہل سنّت نے عربی وفارسی، اردو میں کافی کام کیا ہے مگر امام الکل فی الکل سید عالم ﷺ کے علم غیبیہ اور خصائص ومعجزات، فضائل وبرکات کو مولانا موصوف نے مضبوط دلائل کے ساتھ اپنے مخصوص ودل کش اور اچھوتے انداز میں اس طرح صحت لفظی کے ساتھ پیش کیا ہے کہ کم پڑھا لکھا آدمی بھی اس سے استفادہ کرسکتا ہے۔ کتاب اپنے نفس عنوان کے حوالے سے بہت عمدہ اور بہترین کتاب ہے پڑھنے والوں کے لیے علم میں اضافے کا باعث ہوگی، اسے ضرور پڑھیئے اور اپنے ایمانوں کو جلا بخشیئے۔

مذکورہ کتاب قرآنی آیات اور 210 احادیث مبارکہ جو کہ بخاری شریف سے لی گئی ہیں ان پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ماشاءاللہ انداز تحریر محض خطیبانہ نہیں بلکہ محققانہ

بھی ہے، حسب ضرورت جابجا دلائل شرعیہ سے کتاب کو مزین کیا گیا ہے۔

مولانا موصوف حضور محدث اعظم بانی دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں سے اکتساب فیض کرنے والوں میں شامل ہیں تو یقیناً آپ کے فیضان صحبت کا اثر مولانا کی خدمات سے ظہور پذیر ہے۔

فقیر دعا گو ہے کہ مولا کریم جل شانہ' مولانا موصوف کی اس دینی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ہم سب کو سرکار ﷺ کی عظمت اور علم غیب پر یقین محکم رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ایں دعاازمن وازجملہ جہاں آمین باد

بجاه النبی الکریم الرؤف الرحیم علیه الصلوٰة والتسلیم وعلی اٰله واصحابه اجمعین

خادم العلماء والفقراء

محمد نورالمجتبیٰ چشتی قادری رضوی عفی عنہ

مفتی وشیخ الحدیث دارالعلوم چشتیہ رضویہ

خانقاہ ڈوگراں شریف ضلع شیخوپورہ

۲۴ جمادی الاول ۱۴۳۱ھ، ۹ مئی بروز اتوار ۲۰۱۰ء

تقریظ سعید

پیکر اخلاص، جگر گوشۂ پاسبان مسلک رضا، پروردۂ آغوش ولایت

پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت، علامہ

صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد قادری رضوی مدظلہ العالی

مرکز اہلسنّت زینت المساجد گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوفی باصفا مولانا علامہ محمد شریف القادری رضوی ماشآء اللہ اسم بامسمّٰی ایک درویش منش شخصیت ہیں اور بچپن ہی سے پڑھنے پڑھانے کا شوق رکھتے ہیں۔

اسی وجہ سے اِن کی کئی تصانیف بھی منظرِ عام پر آچکی ہیں۔اب نئی غیب داں، سرورِکون ومکاں، آقا ومولیٰ ﷺ کے علم غیب شریف کے بارے میں مولانا موصوف کی بڑی پیاری تصنیف آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پڑھیں اور اپنے ایمان کو تقویت پہنچائیں۔

کتاب مذکور میں تمام روایات بخاری شریف سے لی گئی ہیں۔ وہابیہ دیابنہ بخاری شریف کا بڑا نام لیتے ہیں۔افسوس کہ ان کو یہ روایات نظر نہیں آتیں۔
سچ فرمایا ہے بزرگوں نے:

؎ پڑھا علم دیں دینداری نہ آئی
بخار آیا ان کو بخاری نہ آئی

بنا عشق نبی جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار ان کو نہیں آتی بخاری

از:

خادم اہل سنت

ابوالرضا محمد داؤد رضوی

مرکز اہلسنّت زینت المساجد گوجرانوالہ

مدرس جامعہ رضویہ سراج العلوم

۲۰ ذیقعد ۱۴۳۱ھ/ ۱۹۔ اکتوبر ۲۰۱۱ء

بروز بدھ بعد نماز ظہر
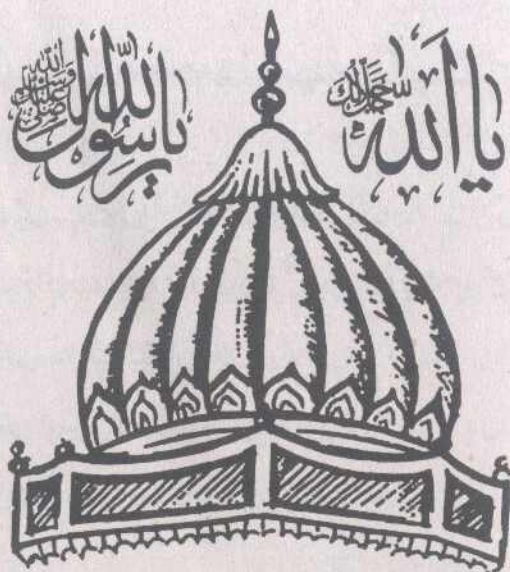
تقریظ مبارک

مناظر اسلام، ترجمان اہلسنّت، محقق دوراں

مصنف کتب کثیرہ، پیر طریقت، رہبر شریعت

حضرت علامہ ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

خلیفہ مجاز حضرت ابوالبیان، امیر اعلیٰ مرکزی ادارہ عاشقان مصطفیٰ ﷺ

الحمدلله رب العالمین والصلٰوة والسلام علی رحمة للعالمین اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو ہر لحاظ سے ساری مخلوق سے بلند مقام عطا فرمایا ہے آپ کے فضائل و کمالات بے حد و بے حساب ہیں۔ قدرت نے آپ کے علوم و معارف کی کثرت کو یوں بیان فرمایا ہے:

وعلمك مالم تکن تعلم وکان فضل الله علیك عظیما۔

(النسآء، ۱۱۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ وہ علوم عطا فرمادیئے جو پہلے آپ کے پاس نہیں تھے اور اس کا آپ پر بڑا فضل ہے۔

حدیث پاک میں ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنی (قدرت کی) ہتھیلی میرے کندھوں کے درمیان رکھی جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی

فعلمت مافی السمٰوٰت ومافی الارض۔

تو مجھے آسمانوں اور زمین کی ہر ہر چیز کا علم آ گیا۔

(ترمذی ج۲ص ۱۵۵، واللفظ لہٗ مشکوٰۃ ص ۷۰)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارگاہ رسالت میں اپنے عقیدہ کا یوں اظہار کرتے تھے:

الله ورسوله اعلم (بخاری ج ۱ص ۱۳، مسلم ج ۱ص ۴۴)

اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔

یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین رسول اللہ ﷺ کے علم مبارک کو کم نہیں بلکہ زیادہ اور وافر سمجھتے تھے۔ یہی عقیدہ بعد میں آنے والے مسلمانوں کا ہے۔ قصیدہ بردہ شریف جو بے شمار مسلمانوں کا وظیفہ ہے اس کا ایک شعر اس طرح ہے۔

فان من جودك الدنيا وضرتها

ومن علومك علم اللوح والقلم

یارسول اللہ ﷺ دنیا و آخرت آپ کے جود وکرم کی بدولت ہے اور لوح وقلم کا علم آپ کے علوم مقدسہ کا ایک حصہ ہے۔

علوم نبویہ کے کثیر، وافر، اور بے حد و بے حساب ہونے پر قرآن وحدیث، اقوال صحابہ، اور اقوال فقہاء ومحدثین کا ایک طویل ترین سلسلہ ہے جس پر مختلف علماء اہلسنت نے اپنی اپنی طبع نیاز مندانہ کے مطابق خامہ فرسائی کی ہے۔ فجزاهم الله خيرا

فاضل نوجوان، صوفی باصفا، خطیب ذیشان، حضرت مولانا محمد شریف القادری نے بھی اپنے آقا ومولیٰ رحمت دوجہاں، رسول کل زماں، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں ہدیہ محبت اور نذرانۂ عقیدت عرض کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں بخاری شریف سے ہی ایک مضبوط اور ناقابل انکار دستاویز تیار کردی ہے تاکہ ہر کوئی اپنے ذوق کی تسکین کر سکے۔

ظاہر ہے کہ یہ کاوش ماننے والوں کے لیے ہے کیونکہ انکار کرنے والے تو قرآن کو بھی ردّ کر دیتے ہیں۔العیاذباللہ تعالٰی منہ

راقم اپنی دینی مصروفیات کی بنا پر اصل مسودہ تو نہیں دیکھ سکا لیکن مولانا نے کئی مقامات پر مجھ سے صلاح و مشورہ کیا اور اس گنہگار کا طریقہ ہے اچھا اور مفید مشورہ دینے میں کبھی توقف نہیں کرتا۔اور خیر خاہی کی نیت سے اصلاح و نقد و نظر سے بھی گریز نہیں کرتا۔

بارگاہِ خداوندی میں گزارش ہے کہ وہ ہمیں اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے اور ہمارے امور کو نفس کی بجائے دین اور اسلام کے لیے خالص بنائے اور ہمیں بڑھ چڑھ کر دین اسلام اور مسلک حق اہلسنّت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اللہ تعالٰی مولانا محمد شریف القادری صاحب کو بھی اس کاوش پر اجر عظیم اور مزید عمل کی توفیق سے نوازے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین علیہ الصلٰوۃ والتسلیم

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

العبد الفقیر الی مولاہ الغنی

ابوالحقائق غلام مرتضٰی الساقی المجددی

۲۷ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ/۲دسمبر ۲۰۱۰ء، بروز جمعرات بعد نماز مغرب

❀❀ ❀❀❀❀❀

تقریظ جمیل

استاذی المکرّم، رئیس المناظرین، سند المدرسین، صوفی باصفا

حضرت علامہ مولانا **محمد یونس قادری** دامت برکاتہم العالیہ

مدرس مرکزی دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ۔اما بعد!

اس پرفتن دور میں جب کہ ہر طرف کئی لوگ دین کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو مسلک حق اہلسنّت وجماعت سے ہٹانے اور گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کررہے ہیں۔ اور غلامئ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پھیرنا چاہتے ہیں، لوگوں کے دلوں سے ادب و تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نکالنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملائے۔آمین

جب ایسے حالات ہوں تو علمائے کرام کے لیے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے جبکہ گمراہ کرنے والے باغیان عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے متحرک ہیں۔

تو حق والوں کو بھی ان کے شر سے بچانے کے لیے زیادہ محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ علمائے حق کے ذریعے عقائد اہلسنّت کی حفاظت فرمائے، دور حاضر میں جن علمائے کرام کو اللہ تعالیٰ نے محنت کی توفیق دی ہے ان میں فاضل جلیل، عالم نبیل، حضرت مولانا ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی بھی ہیں، جو کہ دارالعلوم چشتیہ رضویہ سے فیض حاصل کرنے والوں میں سے ہیں۔

عزیزم ہمارے تلمیذ بھی ہیں، تعلیمی دور سے ہی بہت سنجیدہ اور باعمل ہیں۔ ان

کی یہ کتاب مستطاب مفید شیخ وشاب ''فیض البخاری درمسئلہ علم محبوب باری ﷺ'' جس میں انہوں نے بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے صحیح بخاری شریف سے 210 احادیث مبارکہ علم غیب مصطفیٰ ﷺ کے مقدس موضوع پر اخذ کی ہیں، جبکہ شروع میں قرآنی آیات سے کتاب کو مزین و مدلل کیا ہے۔فقیر نے اس کتاب کو چیدہ چیدہ مقام سے دیکھا ہے ماشاء اللہ کتاب اپنے موضوع پر کتاب لاجواب ہے۔اوراس سے شیخ المحدثین حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ بھی ثابت ہوگیا کہ وہ بھی علم غیب کے معتقد تھے۔اسی لیے تو اپنی صحیح بخاری شریف میں علم غیب کی احادیث مبارکہ اتنی کثرت سے لائے ہیں۔

معلوم ہوا کہ امت کے عظیم محدثین بھی حضور ﷺ کے علم غیب کے قائل تھے۔اب بھی اگر کوئی حضور ﷺ کے علم غیب کا انکار کرے تو اس سے بڑی حماقت اور خباثت کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ناز میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور نافع خاص وعام بنائے۔اور یہ مولانا کی چھٹی تصنیف ہے بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے تلامذہ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی توفیق عطا فرمائی۔اللہ تعالیٰ ان کی تمام تصانیف کو قبولیت تامہ عطا فرمائے۔اور محنت سے دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے،اور ان کے علم وعمل وتحریر وتقریر وتدریس اور زندگی میں وافر برکات عطا فرمائے۔آمین......بحرمة سيدالمرسلين عليه الصلوٰة والتسليم

العبد: میاں محمد یونس قادری

مدرس مرکزی دارالعلوم چشتیہ رضویہ (خانقاہ ڈوگراں)

ایک حقیقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ ﷺ

وعلیٰ الك واصحابك یاحبیب اللہ ﷺ

تمام تعریفیں اللہ جل جلالہٗ کے لیے ہیں اور لاتعداد درودوسلام سیدالانبیاء حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے ہیں۔

حضرات گرامی ایک وہ وقت تھا کہ میں مخالفین اہلسنّت کے مدرسہ میں پڑھتا رہا۔ لیکن اب الحمدللہ تمام عقائد باطلہ سے توبہ کر کے مسلک حق اہلسنّت و جماعت میں شامل ہو چکا ہوں۔ اب بحمدللہ پکا سنی ہوں،

یہ سارا انقلاب اس وقت آیا جب میرا رابطہ حضرت علامہ مولانا پیر محمد شریف القادری رضوی سے ہوا، میں نے آپ سے چند عربی مضامین پڑھے، اور مختلف سورتوں کا ترجمہ پڑھا جو کہ میرے میٹرک کے نصاب، میں شامل تھیں۔ حضرت صاحب نے میری ایسی اصلاح فرمائی کہ میں باقاعدہ آپ کے شاگردوں میں شامل ہو گیا اور پورے قرآن پاک کا ترجمہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ اور آپ کی زندگی کے شب وروز کے معاملات سے ایسا متاثر ہوا کہ آپ سے بیعت کرنے کا ارادہ کرلیا۔

لیکن جب میں بیعت ہونے کے لیے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ

نے مجھے فرمایا کہ میں بیعت نہیں کرتا اس لیے کہ بیعت کی مجھے اجازت نہیں اور میرے علاوہ اور بھی کئی احباب نے آپ سے بیعت ہونے کو عرض کیا تو آپ نے ان سب کو بھی یہی فرمایا "مجھے بیعت کی اجازت نہیں"۔ لہٰذا تم کسی اور ہمارے سنی بزرگ سے رابطہ کرلو جس کا عقیدہ اور عمل صحیح ہو، اور وہ صاحب اجازت ہو۔

لیکن الحمدللہ کچھ عرصہ بعد ۲۰۱۰ء رمضان المبارک میں حضرت صاحب کے مرشد کامل پاسبان مسلک رضا، نائب محدث اعظم پاکستان، پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت، علامہ مولانا الحاج پیر مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان نے آپ کو سلسلہ کی اجازت فرمائی تو سب سے پہلے مجھے ہی یہ سعادت ملی کہ میں حضرت علامہ پیر ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی سے بیعت ہوکر سلسلہ قادریہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔

اور بیعت کے بعد الحمدللہ مجھے کافی برکتیں حاصل ہوئیں، اور میرے علاوہ کچھ ایسے احباب ہیں جن کو بیعت ہونے کے فوراً بعد انہیں دنوں میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ الحمدللہ رب العالمین

میں اپنے مرشد گرامی حضرت علامہ پیر ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی کا بہت زیادہ شکر گزار ہوں کہ ان کی نگاہ شفقت سے مجھے مسلک حق اہلسنّت وجماعت نصیب ہوا۔ اور مزید کچھ علم دین حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ میرے علاوہ کئی نوجوانوں کو اہلسنّت پر استقامت نصیب ہوئی، یہ سب حضرت کا فیضان ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور ہر شر سے بچائے اور آپ کے دینی مشن کو جاری وساری رکھے اور آپ کی تمام تصانیفات کو قبول فرمائے، بالخصوص آپ کی یہ

تصنیف جو کہ آٹھویں تصنیف ہے ''فیض البخاری درمسئلہ علم محبوب باری صلی اللہ علیہ وسلم'' کو نافع خاص وعام بنائے۔ آمین صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہ وبارك وسلم

منجانب!

خاکپائے مرشد گرامی

محمد یاسر قادری رضوی
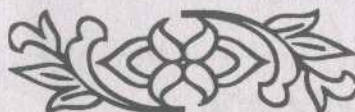
کلمات تشکر

الصلوة والسلام علیك یارسول الله ﷺ

وعلٰی الك واصحابك یاحبیب الله ﷺ

احقر برادر گرامی محسن خاص ،مناظر اسلام، پیر طریقت، رہبر شریعت، پیکر اخلاص، حضرت علامہ ابوالحقائق غلام مرتضٰی ساقی مجددی مدظلہ العالی کا بے حد شکر گزار ہے کہ وہ اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں۔ بالخصوص میں نے اپنی اس تصنیف ''فیض البخاری درمسئلہ علم محبوب باری ﷺ'' میں پچیس احادیث مبارکہ کا اضافہ حضرت ساقی صاحب کے مشورہ سے ہی کیا ہے۔آپ کا میں بہت زیادہ شکر گزار ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

اوران کے علاوہ برادر گرامی حضرت علامہ پروفیسر محمد نعیم اللہ خاں قادری صاحب زید مجدہٗ کا بھی شکر گزار ہوں کیونکہ وہ بھی بعض اوقات انتہائی مفید مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان حضرات کو دارین کی برکتوں سے نوازے،اور اللہ تعالیٰ ہمارے تمام علماء ومشائخ کو سلامت تا قیامت رکھے۔

آمین بجاه النبی الامین علیه الصلوة والتسلیم

دعاؤں کا طالب

/

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

عرض مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر کے اکتساب علم دین وسلسلہ طریقت کا کچھ تذکرہ۔ بندۂ ناچیز ان نفوس قدسیہ کا ساری زندگی شکریہ ادانہیں کرسکتا، اور میری زندگی کے ایک ایک لحہ میں ان کے کئی احسانات ہیں جن کی صحبت وتربیت سے خدمت دین کی سعادت حاصل ہوئی، اور میرے نزدیک میرے لیے یہ بہت عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے مجھ گنہگار کو علم دین کی تعلیم دی، اور بالخصوص خانقاہ ڈوگراں شریف مرکزی دارالعلوم جامعہ چشتیہ رضویہ آستانہ عالیہ حضور محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ، مربی من سیدی وسندی حضور پیر ابوالفیض حضرت علامہ محمد عبدالکریم محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ خودحیات تھے۔ جب میں حضرت کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوااور آپ کی زیارت سے مستفیض ہوا، اور درس نظامی کا فیض حاصل کیا، جب میں نے علم دین پڑھنا شروع کیا تقریباً ۱۹۹۶ء تھا مرکزی دارالعلوم چشتیہ رضویہ میں داخل ہونے کے بعد جن اساتذہ اکرام سے اکتساب علم دین کیاان کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

پیر طریقت، رہبر شریعت، قطب عالم حضور محدث ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے شہزادگان میں سے شیخ الحدیث والتفسیر حضرت صاحبزادہ مولانا پیر محمد نور المجتبیٰ چشتی صاحب جوکہ آج کل مرکزی دارالعلوم کے مفتی وشیخ الحدیث ہیں اور دیگر صاحبزادگان سے بھی کچھ اسباق پڑھے ہیں۔اور مناظر اسلام، رئیس المدرسین، صوفی باصفا حضرت علامہ مولانا میاں محمد یونس قادری صاحب مدظلہ العالی ۔اور مناظر

اسلام، رئیس المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد مقصود احمد قادری صاحب مدظلہ العالی۔
ان حضرات سے درس نظامی پڑھنے کا گنہگار کو شرف حاصل ہوا۔

اور اسی تعلیمی دور میں کسی مرشد کامل کے دست حق پرست پر بیعت کرنے کا ذہن بنا تو گوجرانوالہ شریف میں مشہور معروف بزرگ، علمی اور روحانی شخصیت، پیر طریقت، رہبر شریعت، عالم باعمل، ولی کامل، پیکر صدق وصفا، پاسبان مسلک امام احمد رضا، فیض یافتہ حضرت امیر ملت، نائب حضرت محدث اعظم پاکستان، حضرت علامہ الحاج سیدی مرشدی حضور پیر ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم القدسیہ، امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان، کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا، اسی طرح مجھ گنہگار کو سلسلہ قادریہ رضویہ میں آپ نے شامل فرمالیا۔ بعدازاں کچھ عرصہ ۲۰۱۰ء رمضان شریف میں حضور پیر صاحب نے سلسلہ کی اجازت بھی عنایت فرمادی۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میرے مرشد پاک اور آپ کے صاحبزادگان، حضرت صاحبزادہ محمد داؤد قادری رضوی اور حضرت صاحبزادہ محمد رؤف قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کو ابدی عظمتیں عطا فرمائے۔

آمین بحرمۃ سیدالعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

اور پھر اس کے بعد دورہ حدیث شریف کے لیے فیصل آباد شریف، مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ، مظہر اسلام، آستانہ عالیہ حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر ہوا، اور سند المحدثین، شیخ الحدیث والتفسیر، حضرت مولانا سیدی واستاذی حضور ابوالخیر حافظ غلام نبی صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم القدسیہ سے دورہ حدیث شریف

پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے تصدق سے میرے جملہ اساتذہ کرام ذوالاحتشام کو دارین کی برکات سے نوازے اور انہیں دائمی طور پر اللہ کی رضا حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

(آمین)

جن کی نگاہ شفقت سے مجھ گنہگار کو خدمت دین کی توفیق ملی۔

العبد الحقیر

/

ابو الفیض محمد شریف القادری رضوی
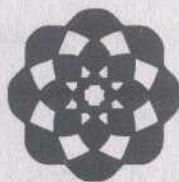
❁❁❁❁❁❁❁

اعتذار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلٰی آلہ والصحابہٖ اجمعین

احقر کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ فن تصنیف کی اہلیت وصلاحیت مجھ میں نہیں لہٰذا قارئین کرام سے التماس ہے بالخصوص اہل علم حضرات کی بارگاہ میں ملتمس ہوں کہ اس سیاہ کار کی کوتاہیوں سے چشم پوشی فرماتے ہوئے دامن عفو میں جگہ عنایت فرمائیں اور دعا خیر سے نوازیں اور اگر کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھیں اور اگر غلطی دیکھیں تو مطلع فرما کر اجر عظیم حاصل کریں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس غلطی کا ازالہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے ،اور پوری امت مسلمہ کو اس کا ثواب پہنچائے ،اللہ تعالیٰ مجھ سیاہ کار اور میرے والدین سمیت پوری امت مسلمہ کی بخشش فرمائے ۔آمین

بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین ،صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمد وعلیٰ آلہٖ وبارك وسلم اجمعین

محتاج دعا

/

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

علم غیب کے متعلق عقیدۂ اہلسنّت

اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی، زمین وآسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ جو علم غیب ان کو ہے اللہ کے دیئے سے ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا، اور علم عطائی اللہ عزوجل کے لیے محال ہے کہ اس کی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہوسکتا ہے، بلکہ ذاتی۔ جولوگ انبیاء بلکہ سید الانبیاء ﷺ سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں:

افتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض۔

یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔

کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے ان کا انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی واثبات دونوں حق ہیں کہ نفی ذاتی کی ہے کہ یہ خاصہ الوہیت ہے، اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء ہی کی شان ہے اور منافی الوہیت ہے اور یہ کہنا کہ ہر ذرہ کا علم نبی کے لیے مانا جائے تو خالق ومخلوق کی مساوات لازم آئے گی، باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزوجل کے لیے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہے گا مگر کافر۔

ذرات عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی، ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال ہے۔ کیونکہ خدا جہل سے پاک ہے، نیز ذاتی وعطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان واسلام کے خلاف ہے اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہوجایا کرے تو لازم کہ ممکن وواجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہوجائیں، کہ

ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر، کھلا شرک ہے۔

انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لیے ہی آتے ہیں۔ کہ جنت و نار و حشر ونشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں؟۔ ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے اولیاء کو بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے۔ (از بہار شریعت حصہ اول)

❀❀❀❀❀❀❀

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات قارئین ایک وہ دور تھا حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کو دیکھ کر لوگ مسلمان ہو جاتے تھے جس طرح حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملک شام دیکھے جانے والے خواب کو جب حضور اکرم ﷺ کی زبان نبوت سے سنا تو وہ ایمان لے آئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ جو مکہ مکرمہ میں بیٹھ کر ملک شام میں دیکھے جانے والے خواب کو بھی جانتا ہے اپنے وسیع علم سے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہے اس سے پتہ چلا کہ سب سے پہلا مسلمان حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کو دیکھ کر ایمان لایا اور اسی طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کو دیکھ کر ایمان لائے۔

جس طرح کہ وہ فدیہ دینے والا واقعہ مشہور اور با قاعدہ حوالے بھی موجود ہیں لیکن آج لوگوں نے الاعلان حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کا انکار کرنا شروع کر دیا ہے۔ صرف انکار ہی نہیں بلکہ جو خوش نصیب حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کو مانتے ہیں انہیں مشرک کہنا شروع کر دیا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے سب سے پہلے جو مسلمان ہوئے وہ تو حضور اکرم ﷺ کا علم غیب دیکھ کر مسلمان ہوئے لیکن آج حضور پاک ﷺ کے علم غیب کو ماننا کیسے شرک ہو سکتا ہے یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ انہوں نے صحابہ کے طریقے کو چھوڑ کر منافقوں کے طریقے کو اپنا لیا ہے کیونکہ اس وقت منافقین حضور پاک ﷺ کے علم غیب کا انکار کرتے تھے جس طرح کہ آگے یہ مسئلہ بحوالہ آئے گا۔

لیکن صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کا حضور پاک ﷺ کے علم غیب پر پختہ ایمان تھا

اسی لیے تو انہوں نے حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی حدیثوں کو آگے روایت کیا اگر ان کا علم غیب پر ایمان نہ ہوتا تو علم غیب کی حدیثوں کو آگے روایت نہ کرتے۔ حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی حدیثوں کو ان کا آگے روایت کرنا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کا حضور پاک ﷺ کے علم غیب پر پختہ ایمان تھا۔ اور صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے بہت زیادہ حدیثیں حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی آگے روایت کی ہیں اور لوگوں تک پہنچائی ہیں۔

حدیثیں اس بارے میں بہت زیادہ ہیں جن کی یہ کتاب متحمل نہیں ہے یہاں پر صرف بخاری شریف سے دو سو دس (210) حدیثیں درج کی ہیں اس سے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ بھی حضور پاک ﷺ کے علم غیب کے بارے میں ثابت ہوا اور یہ بھی پتہ چلا کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی حضور پاک ﷺ کے علم غیب پر پختہ ایمان تھا۔ اس لیے تو انہوں نے اپنی صحیح بخاری شریف میں اتنی کثرت سے حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی حدیثوں کو لکھا ہے اب اگر پھر بھی کسی کو حضور پاک ﷺ کے علم غیب کا مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو اس کی سمجھ کا قصور ہے ورنہ حدیثیں تو بہت موجود ہیں اور تمام محدثین نے اپنی اپنی تصنیفات میں حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی حدیثوں کو لکھا ہے اور قرآن پاک کی کئی آیات میں حضور پاک ﷺ کے علم غیب کا بیان موجود ہے یہاں پر ہم سب سے پہلے کچھ آیات حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی لکھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بہت وسیع علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں۔

اور یہ بات بھی سمجھنی چاہیئے کہ قرآن پاک میں دونوں طرح کی آیتیں موجود ہیں جن آیتوں میں علم غیب کی نفی ہے وہ ذاتی علم غیب کی نفی ہے۔ یعنی ذاتی طور پر اللہ

کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور جن آیتوں میں علم غیب کا ثبوت ہے وہ عطائی علم غیب ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمایا ہے اور ہمارے آقا حضور اکرم ﷺ کو عالم ما کان وما یکون بنایا ہے۔

اب ہم یہاں وہ آیات لکھتے ہیں جن میں حضور اکرم ﷺ کے علم غیب کا اللہ تعالیٰ نے خود ذکر فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ حق بات کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بحرمة سید المرسلین علیه الصلوٰت والتسلیم

❀❀❀❀❀❀❀

آیات قرآنی سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے علم غیب کا ثبوت

نحمدهٗ ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم اما بعد!

فاعوذبالله من الشیطٰن الرجیم ، بسم الله الرحمٰن الرحیم!

آیت نمبر 1:

علم الغیب فلا یظهر علی غیبهٖ احداً الا من ارتضٰی من رسول

(پارہ ۲۹ سورۃ الجن آیت نمبر ۲۶)

ترجمہ: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (کنز الایمان)

حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے (خازن وبیضاوی وغیرہ) یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلیٰ درجہ یقین کے ساتھ حاصل ہو تو انہیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کے لیے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر انبیاء کا علم باعتبار کشف وانجلاء اولیاء کے علم سے بہت بلند وبالا وارفع اعلیٰ ہے اور اولیاء

کے علوم انبیاء ہی کی وساطت اور انہیں کے فیض سے ہوتے ہیں۔ معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لیے علم غیب کا قائل نہیں۔ اس کا خیال باطل اور احادیث کثیرہ کے خلاف ہے۔ اور اس آیت سے ان کا تمسک صحیح نہیں۔

بیان مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کردیا گیا ہے۔ سید المرسلین خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے ہیں۔ جیسا کہ صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور ﷺ کے اور تمام مرتضیٰ رسولوں کے لیے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔

آیت نمبر 2:

وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبى من رسله من يشآء۔ (پارہ ۴ سورہ ال عمران آیت نمبر ۱۷۹)

ترجمہ: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں یعنی منافق کو مومن مخلص سے یہاں تک کہ اپنے نبی ﷺ کو تمہارے احوال پر مطلع کر کے مومن و منافق ہر ایک کو ممتاز فرما دے۔

شان نزول رسول اللہ نے فرمایا: کہ خلقت آفرینش سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی۔ اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی۔ جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا کون کفر کرے

گا۔ یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے از راہ استہزاء کہا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جولوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا۔ باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں، اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم ﷺ نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں۔ آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں۔ عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا یارسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا:...... حذافہ...... پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے، آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

کیا تم باز آؤ گے، پھر منبر سے اُتر آئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم ﷺ کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے۔ اور حضور ﷺ کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور حضور اکرم ﷺ تو ان برگزیدہ رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات وحدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کے معجزہ ہیں اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے۔

آیت نمبر 3:

وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيماً۔

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے (کنزالایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی قرآن کریم امور دین واحکام شرع وعلوم غیب مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب وحکمت کے اسرار وحقائق پر مطلع کیا ہے۔

آیت نمبر 4:

مافرطنا فی الکتاب من شئ۔ (پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت نمبر ۳۷)

ترجمہ: ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔ (کنزالایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی جملہ علوم اور تمام ماکان وما یکون کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے اس کتاب سے یہ قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ۔ (جمل وغیرہ)

آیت نمبر 5:

ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شئ۔

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت نمبر ۸۸)

ترجمہ: اور ہم نے تم پر قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ (کنز الایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: **مافرطنا فی الکتاب من شئ** اور ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم ﷺ نے پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی، صحابہ نے ان سے خلاص کا طریقہ دریافت کیا، فرمایا: کتاب اللہ میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمہارے مابین کا علم بھی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

جو علم چاہیئے وہ قرآن کو لازم کرلے اس میں اولین وآخرین کی خبریں ہیں۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

امت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں۔ اور حدیث قرآن کی اور یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو قرآن پاک سے مفہوم ہوا۔

ابوبکر بن مجاہد سے منقول ہے کہ انہوں نے ایک روز فرمایا کہ عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو اس پر کسی نے ان سے کہا سراؤں کا ذکر کہاں ہے فرمایا اس آیت میں **لیس علیکم جناح ان تدخلوا بیوتا غیر مسکونة فیها متاع لکم**۔

ابن ابوالفضل مرسی نے کہا کہ اولین وآخرین کے تمام علوم قرآن پاک میں ہیں۔ غرض یہ کتاب جامع ہے جمیع علوم کی، جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا اتنا ہی جانتا ہے۔

آیت نمبر 6:

تفصیل الکتاب لاریب فیه من رب العالمین۔

(پارہ ۱۱ سورہ یونس آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ (کنز الایمان)

تفسیر نور العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

قرآن میں لوح محفوظ کی پوری تفصیل ہے اور لوح محفوظ میں سارے علوم ہیں۔ اور سارا قرآن حضور ﷺ کے علم میں ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کو رب نے سارے علوم بخشے، اب جو اس آیت میں شک کرے کہ قرآن میں سارے علوم نہیں وہ اس آیت کا منکر ہے۔

اور جو اس میں شک کرے کہ حضور ﷺ کو قرآن کا پورا علم ہے وہ اس آیت کا منکر ہے الرحمن علم القرآن قرآن پاک کی عبارت اس کی ترتیب اعراب سب کچھ رب کی طرف سے ہے جو ترتیب سے انکار کرے وہ اس آیت کا منکر ہے۔

آیت نمبر 7:

الرحمن ○ علم القرآن ○ خلق الانسان ○ علمه البیان ○

(سورۃ الرحمٰن پارہ ۲۷ آیت ۴)

ترجمہ: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا، انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ما کان

وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔ (کنزالایمان)

تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

شان نزول جب آیت اسجدو اللرحمن نازل ہوئی کفار مکہ نے کہا کہ رحمن کیا ہے ہم نہیں جانتے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے رحمن نازل فرمائی کہ رحمن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا۔

اور ایک قول یہ ہے کہ اہل مکہ نے جب کہا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو کوئی بشر سکھاتا ہے ۔تو یہ آیت نازل ہوئی۔اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا کہ رحمن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو سکھایا۔(خازن)

انسان سے اس آیت میں سید عالم محمد مصطفیٰ ﷺ مراد ہیں اور بیان سے ما کان وما یکون کا بیان ہے۔کیونکہ نبی کریم ﷺ اولین وآخرین کی خبریں دیتے تھے۔

(خازن)

آیت نمبر 8:

وماهو على الغيب بضنين۔(سورۃ التکویر پارہ ۳۰ آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔(کنزالایمان)

تفسیر نورالعرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ نبی کریم ﷺ کو علم غیب دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ حضور ﷺ نے اس میں سے بہت کچھ بتا دیا۔ظاہر ہے کہ بخیل نہ ہونا سخی ہونا ،اس ہی کی صفت ہوسکتی ہے جس کے پاس چیز ہو اور وہ لوگوں کو دیتا رہے۔غیب سے

مراد مسائل شرعیہ ہیں جو عالم غیب سے آئے یا مراد گذشتہ و آئندہ زمانے کی غیبی حالات ہیں یا عالم غیب کی خبریں پہلی صورت میں دو فائدے حاصل ہوں گے۔ایک یہ کہ عالم کو شرعی مسائل چھپانا نہ چاہیں۔

دوسرے یہ کہ حضور ﷺ نے کوئی مسئلہ نہ چھپایا جو لوگ حدیث قرطاس سے اعتراض کرتے ہیں اس سے لازم آتا ہے کہ حضور نے تبلیغ مکمل نہ فرمائی۔نیز یہ کہ حضور نے بعض صحابہ سے دب کر بعض مسائل بیان نہ کیئے۔یہ عقیدہ اس آیت کے بھی خلاف ہے اور اس آیت کے بھی یایھا النبی بلغ ماانزل الیك من ربك نیز لازم آتا ہے کہ دین مکمل نہ پہنچا۔حالانکہ رب فرماتا ہے: الیوم اکملت لکم دینکم

دوسری تفسیر کی بنا پر معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو علم غیب دیئے اور حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو بتائے۔

آیت نمبر 9:

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔

(سورۃ الانعام پارہ ۸ آیت نمبر ۵۸)

ترجمہ: اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا ہو۔(کنزالایمان)

تفسیر نورالعرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

ہر ادنیٰ اعلیٰ چیز لوح محفوظ میں لکھی ہے اور یہ لکھنا اس لیے نہیں کہ رب تعالیٰ کو اپنے بھول جانے کا اندیشہ تھا لہذا لکھ لیا، بلکہ اپنے خاص مقرب بندوں کو بتانے کے لیے ہے جنکی نظر لوح محفوظ پر ہے۔

اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ علم غیب حساب سے عقل سے خاص نہیں ہوتا یہ تو رب کی خاص ملک ہے اس کے پاس ہے جسے وہ دے اسے ملے اور غیب کی کنجیوں سے مراد وہ علوم ہیں جو سورۃ لقمان کے آخرمین مذکور ہیں ''عندہٗ علم الساعۃ ''چونکہ یہ پانچ چیزیں لاکھوں غیبوں کے کھل جانے کا ذریعہ ہیں۔اس لیے انہیں غیب کی کنجیاں فرمایا گیا لوح محفوظ کو کتاب مبین یعنی ظاہر کردینے والی کتاب۔اس لیے فرمایا گیا کہ لوح محفوظ علوم غیبیہ ان حضرات پر ظاہر کردیتی ہے جن کی نظر اس پر ہے۔جیسے بعض فرشتے اور انبیاء واولیاء کرام اگر اس پر کسی کی نظر نہ ہو تو وہ کتاب مبین نہ ہوگی۔

مولانا فرماتے ہیں:

لوح محفوظ است پیش اولیاء

ازچہ محفوظ اندمحفوظ از خطاء

احادیث مبارکہ سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے علم غیب کا ثبوت

مرویات

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 1

حدثنا محمد بن کثیراً اخبرنا سفیان عن الاعمش عن خیثمة عن سوید بن غفلة قال قال علی رضی الله عنه اذا حدّثتکم عن رسول الله ﷺ فلان اخر من السمآء احب الیّ من ان اکذب علیه و اذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعة سمعت رسول الله ﷺ یقول یاتی فی اخر الزمان قوم حدثآء الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر قول البدیة یمرقون من الاسلام کمایمرق السهم من الرّمیّة لایجاوز ایمانهم حناجدهم فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فان قتلهم اجر لمن قتلهم یوم القیٰمة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ آپ کی جانب کسی بات کی غلط نسبت نہ کروں۔ اور جب کوئی ایسی بات کرو۔ جس کا تعلق میرے اور تمہارے جھگڑے سے ہے تو لڑائی دھوکا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو عمر کے لحاظ سے چھوٹے اور میزان عقل پر

کھوٹے ہوں گے وہ سرور کائنات کی حدیثیں بیان کریں گے، لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، تم جہاں بھی انہیں پاؤ وہیں قتل کر ڈالو، کیونکہ قیامت کے روز ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانے میں ہونے والے معاملات کا ذکر فرمایا۔ اور بعد میں آنے والوں کی خبریں دیں کہ کچھ کم عمر لوگ حدیثیں بیان کریں گے اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر۔ یہ سب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا کمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ عرصہ بعد میں ہونے والے لوگوں کا پہلے ہی بیان فرما دیا۔

حدیث نمبر 2

حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا سفیان حدثنا الاعمش عن خیثمة عن سوید بن غفلة قال علیّ رضی الله عنه سمعت النّبیّ ﷺ یقول یاتی فی اٰخر الزّمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر قول البریّة یمرقون من الاسلام کما یمرق السّهم من الرّمیّة لایجاوز ایمانهم حناجرهم فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فانّ قتلهم اجر لمن قتلهم یوم القیامة۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

ہوئے سنا کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو عمر کے چھوٹے اور عقل کے کھوٹے ہوں گے۔ان کی زبانوں پر سرورکون ومکان کی حدیثیں ہوں گی لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ان کے ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائیں گے۔تم انہیں جہاں بھی پاؤ توقتل کردینا کیونکہ ان کوقتل کرنے والا قیامت کے روز ثواب پائے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کچھ ایسے لوگوں کا بیان فرمایا جو کم عمر ہوں گے عقل کے کھوٹے ہوں گے فرمایا وہ حضور ﷺ کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے نکل گئے ہوں گے یہ گمراہ فرقوں کی طرف اشارہ ہے۔
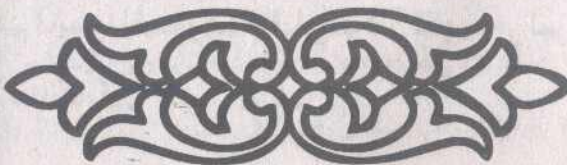
مرویات

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 3

حدثنا عمرو بن علی قال حدثنا یحی بن سعید قال حدثنا عبید الله بن الاخنس قال حدثنی ابن ابی ملیکة عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال کانی انظر اسود افحج یقلعها حجرا حجراً۔

(رواہ البخاری فی کتاب المناسک)

ترجمہ:

عمرو بن علی، یحی بن سعید، عبیداللہ بن اخنس ابن ابوملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

گویا میں اس کالے آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور پاک ﷺ نے غیب کی خبر دی ہے اور اس کالے آدمی کا بیان فرمایا ہے جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا اور جو سلوک اس نے کعبہ سے کرنا تھا آپ نے اس کا بھی بیان فرما دیا۔ اگر آپ کو علم غیب نہ ہوتا تو آپ کبھی بھی بیان نہ فرماتے۔

حدیث نمبر 4

حدثنا ابراھیم بن موسٰی اخبرنا عبدالوھّاب حدثنا خالد عن عکرمة ان ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لہ ولعلیّ بن عبداللہ ائتیا ابا سعید فاسمعا من حدیثہٖ فاتیناہ وھو واخوہ فی حآئطٍ لھما یسقیانہٖ فلما رانا جآئنا فاحتبٰی وجلس فقال کنا ننقل لبن المسجد لبنةً وکان عمّار ینقل لبنتین لبنتین فمر بہٖ النبیّ ﷺ ومسح عن رّاسہ الغبار وقال ویح عمّارٍ تقتلہ الفئة الباغیة عمار یدعوھم اِلی اللہ ویدعونہٗ الی النار۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہادوالسیر)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عکرمہ اور علی بن عبداللہ سے فرمایا کہ تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ، اوران سے حدیث کا سماع کرو۔پس ہم دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ، جبکہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ باغ کو پانی دے رہے تھے۔جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو ہمارے پاس تشریف لے آئے ،اوراحتباء کی حالت میں بیٹھ گئے۔

پھرفرمایا کہ جب مسجد نبوی کی تعمیر ہورہی تھی تو ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کرلاتے تھے لیکن حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو(۲) دو(۲) اینٹیں لاتے تھے۔جب نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے توان کے سر کا غبار جھاڑتے ہوئے فرمایا: عمار کی اس حالت پر افسوس ہے کہ ان کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔یہ انہیں اللہ کی طرف بلائیں گے......اور

وہ ان کو جہنم کی طرف۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے حضرت عمار کے بارے میں غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ ان کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔اس موقع پر آپ ﷺ نے کئی سال پہلے حضرت عمار کی شہادت کی خبر دی۔اور جن باغیوں نے شہید کرنا تھا ان کے بارے میں بھی بیان فرمادیا کہ باغی حضرت عمار کو شہید کریں گے۔یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 5

حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیٰن عن المغیرة بن النعمان عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ تحشرون حفاة عداة غراة لاثم قراء کما بدأنا اوّل خلق نعیدهٗ وعدا علینا انا کنا فٰعلین فاول من یکسٰی ابداهیم ثم یوخذ بدجال من اصحابی ذات الیمین وذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انهم لم یزالوا مرتدّین علٰی اعقابهم منذفارقتهم فاقول کما قال العبدا الصالح عیسٰی ابن مریم وکنت علیهم شهیداً مادمت فیهم فلما توفیتنی انت الرقیب علیهم وانت علٰی کل شیء شهید الٰی قولهٖ العزیز الحکیم قال محمد بن یوسف فذکر عن ابی عبدالله عن قبیعته قال هم المرتدّون

الذین ارتدّوا علی عهد ابی بکر فقاتلهم ابوبکر رضی الله عنه۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اکٹھے کیے جاؤ گے تو ننگے پاؤں ننگے جسم اور ختنہ کے بغیر ہو گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، ہم نے جیسے اسے پہلے بنایا تھا ایسے ہی پھر کردیں گے، یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ، ہم نے اس کو ضرور کرنا ہے، (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۴) پھر جن کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے۔

پھر دائیں اور بائیں جانب سے میرے چند ساتھیوں کو پکڑ لیا جائے گا میں کہوں گا...... یہ تو میرے صحابی ہیں ...... کہا جائے گا۔ بیشک یہ مرتد ہو گئے تھے اور آپ کے جدا ہوتے ہی یہ اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے۔ پس میں وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا: کہ

اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا۔ اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔ (الحکیم سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۱۷، ۱۱۸) محمد بن یوسف ابوعبداللہ قبیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ وہ مرتد ہونگے جن کو حضرت ابوبکرہ اپنے عہد خلافت میں قتل کروایا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے

قیامت کے بعد میں ہونے والی چیزوں کا بیان فرمادیا۔جس طرح کے اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 6

حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا شعبة عن الحكم عن مّجاهد عن ابن عباس رضى الله عنهما عن النبىّ ﷺ قال نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدّبور قال قال بن كثير عن سفيان عن ابيه عن ابن ابى نعم عن ابى سعيد رضى الله عنه قال بعث علىّ رضى الله عنه الى النبىّ ﷺ بزهيبة فقسمها بين الاربعة الاقرع بن حابس الحنظلّىّ ثم المجا شعىّ وعيينة بن بدر الفزارى وزيدن الطّائىّ ثم احدبنى نبهان وعلقمة بن علاثة العامرى ثم احدبنى كلاب فغضبت قريش والانصار قالوا يعطى مناديد اهل نجر ويدعنا قال انما اتألّفهم فاقبل رجل غائد العينين مشرف الوجنتين ناتى الجبين كثّ اللّحية محلوق الرّاس فقال اتق الله يامحمد فقال من يّطع الله اذا عصيت ايا مننى الله علٰى اهل الارض فلا تامنونى فسالهٗ رجل قتلهٗ احسبهٗ خالد بن الوليد فمنعه فلما ولّٰى قال انّ من ضئفى هذا اوفى عقب هذا قوم يّقرون القرأن لايجاور حناجدهم يمرقون من الدّين مدوق السّهم من الدّميّة يقتلون اهل السلام ويدعون اهل الاوثان لئن انا اوركتهم لاقتلنهم قتل عاد۔

(رواه البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری مدد مشرقی ہوا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور قوم عاد مغربی ہوا سے ہلاک کی گئی تھی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا: آپ نے وہ چار (۴) آدمیوں میں تقسیم کردیا یعنی اقرع بن حابس حنظلی پھر مجاشی، عیینہ بن بدر الغزاری، زید طائی جو بعد میں بنو یہیان میں شامل ہوگئے، علقمہ بن علاثہ عامری جو پھر بنو کلاب میں جا شامل ہوئے کو دیا۔ یہ بات قریش (مہاجرین) وانصار پر گراں گزری کہ نجد کے سرداروں کو مال دیا گیا اور ہمیں چھوڑ دیا گیا، آپ نے فرمایا میں انہیں تالیف قلوب کے لیے دیتا ہوں پھر ایک آدمی آگے بڑھا، جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، رخسار لٹکے ہوئے تھے، پیشانی آگے نکلی ہوئی، داڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا (ٹنڈ) کہنے لگا، اے محمد! اللہ سے ڈر، آپ نے فرمایا، اگر میں خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کی اطاعت کون کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اہل زمین کی امانت میرے سپرد فرمائی ہے لیکن تم مجھے امین ہی نہیں سمجھتے۔ ایک شخص نے اسے قتل کر دینے کی اجازت طلب کی، میرا خیال ہے شاید وہ حضرت خالد بن ولید تھے، لیکن آپ نے منع فرما دیا جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل میں یا اس کے پیچھے ایسی جماعت ہے جو قرآن کریم کو خوب پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کیا کریں گے۔ اور بت پرستوں سے صلح رکھیں

گے، اگر میں ان لوگوں (گاندھویوں وغیرہ) کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کردوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے ایک گستاخ کے اعتراض کرنے پر آپ ﷺ نے اس کی نسل سے جو بعد میں ہونے والے گستاخ ہوں گے، ان کا بیان فرمایا اور ان کی علامتیں بھی بیان فرمائی، اور کافی چیزوں کا بیان فرمایا، جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔ اللہ ایسے گستاخوں سے بچائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 7

حدثنا عبداللہ ابن مسلمة عن مالك عن زید بن اسلم عن عطآء بن یسار عن ابن عباس قال النّبیّ ﷺ اریت النّار فاذا اکثر اھلھا النّسآء یکفرن قیل ایکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الٰی احدٰ ھنّ الدّھر ثم رات منك شیئًا قالت ما رایت منك خیر اقطّ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الایمان)

ترجمہ:

عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے دوزخ دکھائی گئی تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں کیونکہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی کہ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی اور احسان کا انکار کردیتی ہیں۔ اگر تم کسی کے ساتھ عمر بھر بھی نیکیاں کرو، پھر تم سے ایک

تکلیف پہنچ جائے تو کہہ دے گی کہ میں نے آپ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ نے جہنم کا اور اس کے بارے میں فرمایا اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ایک تو جہنم غیب ہے جس کو ہم نے نہیں دیکھا اور نہ یہاں دیکھ سکتے ہیں۔لیکن حضور ﷺ نے اپنی نبوت کی آنکھ سے دیکھ لیا۔معلوم ہوا جو غیب عام لوگ نہیں دیکھ سکتے، نبی پاک ﷺ نبوت کی آنکھ سے اس غیب کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب دیا ہے۔

حدیث نمبر 8

حدثنا مسدّد حدثنا حصین بن نمیر عن حصین بن عبدالرّحمٰن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال خرج علینا النّبیّ ﷺ یومًا قال عرضت علیّ الامم ورایت سوادا کثیر سرّ الافق فقیل ھٰذا موسٰی فی قومہٖ۔(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ پر امتیں پیش فرمائی گئیں تو میں نے ایک بہت بڑے گروہ کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم (امت) میں ہیں۔

گے، اگر میں ان لوگوں (گاندھویوں وغیرہ) کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کردوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے ایک گستاخ کے اعتراض کرنے پر آپ ﷺ نے اس کی نسل سے جو بعد میں ہونے والے گستاخ ہوں گے، ان کا بیان فرمایا اور ان کی علامتیں بھی بیان فرمائی، اور کافی چیزوں کا بیان فرمایا، جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔ اللہ ایسے گستاخوں سے بچائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 7

حدثنا عبدالله ابن مسلمة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطآء بن يسار عن ابن عباس قال النّبيّ ﷺ اريت النّار فاذا اكثر اهلها النّسآء يكفرن قيل ايكفرن بالله قال يكفرن العشير ويكفرن الاحسان لواحسنت الٰى احدٰ هنّ الدّهر ثم رات منك شيئًا قالت ما رايت منك خير اقطّ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الایمان)

ترجمہ:

عطاء بن یسار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے دوزخ دکھائی گئی تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں کیونکہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی کہ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی اور احسان کا انکار کردیتی ہیں۔ اگر تم کسی کے ساتھ عمر بھر بھی نیکیاں کرو، پھر تم سے ایک

تکلیف پہنچ جائے تو کہہ دے گی کہ میں نے آپ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ نے جہنم کا اور اس کے بارے میں فرمایا اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ ایک تو جہنم غیب ہے جس کو ہم نے نہیں دیکھا اور نہ یہاں دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن حضور ﷺ نے اپنی نبوت کی آنکھ سے دیکھ لیا۔ معلوم ہوا جو غیب عام لوگ نہیں دیکھ سکتے، نبی پاک ﷺ نبوت کی آنکھ سے اس غیب کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب دیا ہے۔

حدیث نمبر 8

حدثنا مسدّد حدثنا حصین بن نمیر عن حصین بن عبدالرّحمٰن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال خرج علینا النّبیّ ﷺ یومًا قال عرضت علیّ الامم ورایت سوادا کثیر سرّالافق فقیل هٰذا موسٰی فی قومہٖ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ پر امتیں پیش فرمائی گئیں تو میں نے ایک بہت بڑے گروہ کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم (امت) میں ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب اور نگاہ نبوت کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے وہ امتیں جو کئی سال پہلے گزر چکی تھیں، آپ نے اپنی نگاہ نبوت سے ان کا بھی مشاہدہ فرمالیا۔ (سبحان اللہ) یہ ہے آپ کی نگاہ نبوت کا بیان، اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ آنکھیں عطا فرمائیں ہیں جو ما کان و ما یکون کا مشاہدہ فرماتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو آپ کی عظمت وشان کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 9

حدثنا محمد بن المثنیٰ قال ثنا محمد بن حازم قال ثنا الاعمش عن مّجاهدٍ عن طاؤس عن ابن عبّاسٍ قال مرّالنّبیّ ﷺ بقبرين فقال انهما ليعذبان وما يعذ بان فی كبيرامّا احدهما فكان لا يستتر من البول وامّا الأخر فكان يمشى بالنّميمة ثم اخذ جديدة رّطبة فشقها نصفين فغرز فی كل قبر وّاحدة قالوا يارسول الله لم فعلت هذا قال لعلّه يخفّف عنهما مالم ييبسا قال ابن المثنیٰ وحدّثنا وكيع قال حدّثنا الاعمش سمعت مجاهد مثلهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الوضوء)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دو (۲) قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ انہیں عذاب ہورہا ہے اور کسی کبیر گناہ کے باعث نہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا

چغلیاں کھاتا پھرتا تھا۔ پھر ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔ ابن مثنیٰ، وکیع، اعمش نے مجاہد سے ایسا ہی سنا ہے۔

فائدہ:

یہ حدیث عجائبات میں سے ہے کہ نگاہ مصطفیٰ ﷺ کا حال بیان کر رہی ہے کہ پروردگار عالم کے محبوب اکرم نائب اعظم ﷺ کی نگاہوں سے قبر اور برزخ کے حالات بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔ (۲) دو قبر والوں کو ملاحظہ فرمالیا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا کہ کن برائیوں کے باعث انہیں عذاب ہو رہا تھا۔ غور طلب بات ہے کہ ان دونوں کے متعلق جو خدا نے فیصلہ کیا اس کے محبوب خدا کو کیسے پتہ چلا؟ جب اس حقیقت کو جان اور مان لیا جائے گا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خداداد کمالات کا انکار کرنے کی گنجائش ہی نہیں رہے گی۔

دوسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی کہ مردے کو قبر میں عذاب ہوتا ہے یا راحت ہوتی ہے۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب مردہ برزخ میں عذاب یا راحت دیا جاتا ہے تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا کہ اس کے حواس باقی رہتے ہوں۔ یعنی مردہ سنتا اور دیکھتا ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کا واضح بیان موجود ہے۔ جن کا انکار کرنا زندہ حقیقت کو جھٹلانا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہر مدعیٔ اسلام کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حدیث نمبر 10

حدثنا عمران ابن میسرة حدثناابن فضیل حدثنا حصین وحدثنی اسید بن زید حدثنا هشیم عن حصین قال کنت عند سعید بن جبیر فقال حدثنی ابن عباس قال قال النّبیّ ﷺ عرضت علیّ الامم فاخذ النّبیّ یمرّمعه الامّه والنّبیّ یمدّمعه النفر والنّبیّ یمدّمعه العشرة والنّبیّ یمدّ معه الخمسة والنّبیّ یمدّ وحده فنظرت فاذا سواد کثیر قلت یا جبریل هٰؤلآء امتی قال لا ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد کثیر قال هٰؤلآء امّتك وهٰؤلآء سبعون الفًا قدّ امهم لاحساب علیهم ولا عذاب،قلت ولم؟قال:

کانو الایکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلٰی ربهم یتوکلون فقام الیه عکّاشة بن محصن قال ادع الله ان یجعلنی منهم قال اللّٰهم اجعله منهم ثم قام الیه رجل اٰخر قال ادع الله ان یجعلنی منهم قال سبقك بها عکّاشة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، پس ایک ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی، ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک ہی امتی تھا، ایک نبی کے ساتھ دس (۱۰) آدمی، ایک نبی کے ساتھ پانچ سو، ایک نبی صرف تنہا، میں نے نظر دوڑائی تو

ایک بڑی جماعت نظر آئی، میں نے پوچھا، اے جبرائیل! کیا یہ میری امت ہے کہا کہ یہ نہیں بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں...... میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی، کہا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر (۷۰) ہزار ان کے آگے ہیں ان کا نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا کہ کس وجہ سے؟ کہا کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے، شگون نہیں لیتے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیئے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے، آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرما، پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمالے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کافی غیب کی باتوں کا ذکر فرمایا۔ جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 11

حدثنی حامد بن عمر عن بشر بن المفضل حدثنا حمیر حدثنا انس ان عبداللہ بن سلام بلغه مقدم النّبیّ االمدینة فاتاه یسالهٗ عن اشیآء فقال انی سائلك عن ثلاث لایعلمهن الا نبی ماأوّل اشراط السّاعة ومآ اوّل طعام یّاکلهٗ اهل الجنّة وما بال الولد ینزع الٰی ابیه او الٰی امّهٖ؟قال اخبرنی بهٖ جبریل انفا قال ابن سلام ذاك عروّ الیهود من الملآئکة قال امّااوّل

اشراط السّاعة فنار تحشرهم من المشرق الى المغرب،واما اول طعام يّأكلهٔ اهل الجنّة فزيادة كبر الحوت واما الولد فاذا سبق مآء الرّجل مآء المرأة نزع الولد واذا سبق مآء المرأة مآء الرّجل نذعت الولد قال اشهدان لّااله الّاالله وانّك رسول الله قال يارسول الله انّ اليهود قوم بهت فاسالهم عنّى قبل ان يعلموا باسلامى فجآء ت اليهود فقال النّبىّ ﷺ اىّ رجل عبدالله بن سلام فيكم قالوا خيرنا وابن خيرنا وافضلنا وابن افضلنا فقال النّبىّ ﷺ ارايتم ان اسلم عبدالله بن سلام قالوا اعاذه الله من ذٰلك فاعاد عليهم فقالو مثل ذٰلك فخرج اليهم عبدالله فقال اشهدان لّااله الا الله وانّ محمد ارسول الله قالوا شرّنا وابن شرّنا وتنقصوه قال هذا اكنت اخاف يارسول الله۔ (رواہ البخاری فی کتاب المناقب)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ جا کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو عبداللہ بن سلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ کچھ پوچھیں،انہوں نے عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوادوسرانہیں جانتا۔

﴿۱﴾ قیامت کی سب سے پہلی نشانی

﴿۲﴾ اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا

﴿۳﴾ بچہ کبھی باپ کی شکل پر اور کبھی ماں کی صورت پر کیوں ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا: کہ مجھے جبرئیل نے ابھی بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں، بہرحال آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے گھیر کر مغرب کو لے جائے گی، اور وہ کھانا جس کو جنتی لوگ سب سے پہلے کھائیں گے مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ رہی بچے والی بات تو جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ عورت کی شکل پر ہوتا ہے۔ اس نے کہا...... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر وہ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ!

یہود بڑی فتنہ انگیز قوم ہے پس آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمایئے، اس سے پہلے کہ انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو، پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے وہ ہم میں بہترین آدمی کا بیٹا ہے۔ نیز ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل آدمی کا بیٹا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوجائے تو پھر؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا اور انہوں نے یہی جواب دیا تو حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے یہ ہم میں بدترین آدمی اور بدترین آدمی کا بیٹا ہے اور نقص نکالنے

لگے۔ وہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! مجھے ان سے اسی بات کا خدشہ تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ سے جو جو عبداللہ بن سلام نے پوچھا۔ آپ نے سب بیان فرمادیا اور اسی آپ کے علم غیب کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 12

حدثنا احمر بن واقد حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن حمیر ابن ھلال عن انس رضی اللہ عنہ انّ النّبیّ ﷺ نعٰی زیدًاو جعفر وابن رواحۃ للنّاس قبل ان یّاتیھم خبرھم فقال اخذا الرّایۃ زید فاصیب ثم اخذ جعفر فاصیب ثم اخذ ابن رواحۃ فاصیب وعیناہ تذرفان حی اخذھا سیف من سیوف اللہ حتی فتح اللہ علیھم۔ (رواہ البخاری فی کتاب المناقب)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر، اور حضرت ابن رواحہ کے بارے میں لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی بتادیا تھا۔ چنانچہ فرمایا: اب جھنڈے کو زید نے سنبھالا، پس وہ شہید ہو گئے، پھر جعفر نے اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے، پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور وہ ھی جام شہادت نوش کر گئے اور آپ کی دونوں آنکھیں اشک بار تھیں، یہاں تک کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے پکڑا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مرحمت فرمائی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے مقام پر بیٹھ کر دور دراز کے فاصلہ کے باوجود جنگ موتہ کے حالات بیان فرمائے۔ اس کو اگر علم غیب نہ کہیں تو اور کیا ہے۔ یہ سب علم غیب کا کمال ہے۔ جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 13

حدثنا یحیٰ حدثنا وکیع عن الاعمش قال سمعت مجاهدًا یّحدث عن طاوٗس عن ابن عبّاس رضی الله عنهما قال مرّ رسول الله ﷺ علٰی قبرین فقال انّهما لیعذّبان وما یعذّبان فی کبیر امّا هٰذا فکان لا یستتر من بوله وامّا هٰذا فکان یمشی بالنّمیمة ثم دعا بعسیب رطب فشقّهٗ باثنین فغرس علٰی هٰذا واحدا وّعلٰی هٰذا واحدا ثم قال لعلّهٗ یخفّف عنهما ما لم ییبسا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الادب)

ترجمہ:

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں مردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیئے جا رہے، ان میں یہ تو پیشاب کے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اور وہ غیبت کیا کرتا تھا، پھر آپ نے ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اس کے دو حصے کر دیئے ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اس قبر پر نصب کر دیا۔ پھر

فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ان دو قبروں والوں کی زندگی میں جو انہوں نے عمل کیے تھے اس چیز کا بھی ذکر فرما دیا۔ جس کی وجہ سے انہیں عذاب ہو رہا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور پاک ﷺ ہر آدمی کی زندگی کو بھی جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے

❀❀❀❀❀❀❀❀
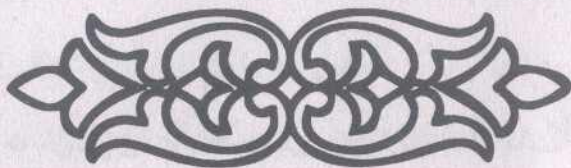
روایت

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 14

حدثنا عبدالله بن يوسف اخبرنا مالك عن هشام بن عدوة عن ابيه عن عبدالله بن الزبير عن سفيان بن ابى زهير انه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول يفتح اليمن فيأتى قوم يبسون فيتحملون باهلهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون ويفتح الشام فيأتى قوم يبسون فيتحمّلون باهلهم ومن اطاعهم والمدينة خيرلهم لو كانوايعلمون ويفتح العراق فيأتى قوم يبسّون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوايعلمون۔

(رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمدہ)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح ہوجائے گا۔تو ایک قوم سواریاں لے کرآئے گی۔تو اپنے گھروالوں اور پیروکاروں کوسوار کر کے لے جائے گی۔اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔شام فتح ہوجائے گا۔تو ایک قوم سواریاں لے کرآئے گی اوراپنے گھروالوں اور پیروکاروں کوسوار کر کے لے جائے گی اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے،اگر وہ جانیں۔عراق فتح ہوجائے گا،تو ایک قوم

سواریاں لے کر آئے گی اور اپنے گھر والوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائے گی۔اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کیونکہ آپ نے تین ملکوں کے فتح ہونے کی خبر دی۔سبحان اللہ! یہ آپ کے علم غیب کا مقام ہے کہ ابھی کئی سال بعد وہ ملک فتح ہونے تھے تو آپ ﷺ نے وہ پہلے ہی بیان فرمادیا۔اگر یہ کہہ دیا جائے کہ معاذ اللہ آپ کو علم غیب نہیں۔تو پھر آپ نے یہ کیسے بیان کر دیا۔آپ کا بیان فرمانا کئی سال پہلے ان چیزوں کو جو بعد میں ہونے والی تھیں۔یہ سب آپ کے علم غیب کا ثبوت ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀
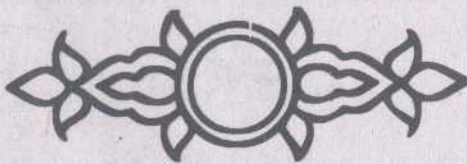
مرویات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 15

حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا انس بن عياض قال حدثنی عبيدالله عن حبيب بن عبدالرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال ان الايمان ليازر الى المدينة كما تأزر الحية الى جحرها۔ (رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، حبیب بن عبدالرحمن حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا، جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ نے علم غیب کی خبر دی ہے۔ جس چیز کا ظہور قرب قیامت میں ہونے والا تھا۔ اس کا بیان فرما دینا۔ یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے

حدیث نمبر 16

حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن شهاب عن ابن المسيب انه سمع اباهريرة يقول قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بيده

لیوشکن ان ینزل فیکم بن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لایقبلهٗ احد۔

(رواہ البخاری فی کتاب البیوع)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے۔ جو انصاف پسند ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کردیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

فائدہ:

قیامت سے پہلے اور خروج دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا جو اب زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ آپ دجال کو قتل کریں گے۔ اور امت محمدیہ ﷺ کے ایک فرد کی طرح شریعت محمدیہ ﷺ پر عمل کریں گے۔ اور امام زمانہ کے طور پر حکم شرع کا نفاذ کریں گے۔ آپ شریعت محمدیہ ﷺ پر اجتہاد کریں گے اور آپ کا اجتہاد فقہ حنفی سے بڑی حد تک مطابقت رکھے گا۔ اسی لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات امام ربانی میں تصریح فرمائی ہے۔ کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم اتنا بلند بالا ہے کہ فہم نبوت سے قریب تر ہے۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے اجتہاد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں بڑی حد تک مطابقت ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث نمبر 17

قال عثمان بن الهيثم ابو عمر وحدثنا عوف عن محمد بن سيرين عن ابى هريرة قال وكلنى رسول الله ﷺ بحفظ زكوٰة رمضان فاتانى اٰتٍ فجعل يحثوا من الطعام فاخزته وقلت والله لارفعنك الٰى رسول الله ﷺ قال انى محتاج وعلىّ عيال ولى حاجة شديدة قال فخليت عنه فاصبحت فقال النبى ﷺ يا اباهريرة مافعل اسيرك البارحة قال قلت يارسول الله شكاحاجة شديدة وعيالا فرحمتهٗ فخلّيت سبيلهٗ قال اما انهٗ قد كذبك وسيعود فعرفت انه سيعود لقول رسول الله ﷺ انهٗ سيعود فرصدته فجآء يحثو من الطعام فاخزته فقلت لارفعنّك الٰى رسول الله ﷺ قال دعنى فانى محتاج وعلى عيال لا اعود فرحمتهٗ فخليت سبيلهٗ فاصبحت فقال لى رسول الله ﷺ يا اباهريرة مافعل اسيرك فقلت يارسول الله شكاحاجة شديدة وعيالا فرحمتهٗ فخليت سبيلا قال اما انهٗ قد كذبك وسيعود فرصدتهٗ الثالثة فجآء يحثو من الطعام فاخزتهٗ فقلت لارفعنّك الٰى رسول الله ﷺ وهٰذا اٰخر ثلٰث مراتٍ انّك تزعم لاتعودثمّ تعودقال دعنى اعلمك كلمٰتٍ ينفعك الله بها قلت ماهو قال اذا اويت الٰى فراشك فاقرء اٰية الكرسى الله لا اله الا هوا لحى القيوم تختم الاية فانك لن يزال عليك من الله حافظ ولا يقربنّك شيطان حتى تصبح فخليت سبيله فاصبحت فقال لى رسول الله ﷺ

مافعل اسیرك البارحة قلت یارسول الله زعم انه یعلمنی کلمات ینفعنی الله بها فخلیت سبیلهٗ قال ماهی قلت قال اذا اویت الٰی فراشك فاقرء اٰیة الکرسی من اوّلما حتی تختم الله لا اله الا هوالحی القیوم وقال لی لن یّزال علیك من الله حافظ ولا یقربك شیطان حتی تصبح وکانوا احرص شیء علی الخیر فقال النبی ﷺ اما انه قد صدقك وهو کذوب تعلم من تخاطب منذ ثلٰث لیالٍ یااباهریرة قال لا قال ذاك شیطان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الوکالہ)

ترجمہ:

عثمان بن ہیثم ابوعمروعوف، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے ابوہریرہ! رات تم نے اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آگیا۔ لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا...... فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا...... پس میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا۔ چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا...... تو میں نے اسے پکڑ لیا، اور کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ

ﷺ کی بارگاہ میں ضرور لے جاؤں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور بال بچے دار ہوں۔ پھر نہیں آؤں گا۔ پس مجھے ترس آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

ابو ہریرہ اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا اور اسے چھوڑ دیا، فرمایا کہ اس نے تم سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات اس کا منتظر رہا تو وہ آ کر اناج لینے لگا پس میں نے اسے پکڑ لیا۔ اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔ کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے تم ہر دفعہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا، مگر آتے رہے، کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو نفع دیں گے میں نے کہا وہ کیا ہیں کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

تم نے اپنے رات کے چور کا کیا بنایا، عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے مجھے ایسے کلمات سکھانے کا دعویٰ کیا جو مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اسے چھوڑ دیا، فرمایا کہ وہ کیا ہیں، عرض گزار ہوا کہ اس نے کہا جب تم بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت میں رہو گے۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ اور وہ حضرات نیک کاموں کے بڑے حریص تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بات اس نے سچی کہی ہے جبکہ وہ آپ جھوٹا ہے۔ اے

ابو ہریرہ جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا؟ میں عرض گزار ہوا نہیں...... فرمایا...... کہ وہ شیطان تھا۔

فائدہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال زکوٰۃ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تو رات کو چور آیا جس کو انہوں نے پکڑ لیا اس نے مجبوری ظاہر کی تو انہوں نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صبح کو خود پوچھا:

ابو ہریرہ! تمہارے رات کے چور کا کیا بنا؟ علاوہ بریں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور اگلی رات بھی آئے گا۔ تینوں رات آپ اسی طرح پوچھتے رہے اور ہر روز اس کے پھر آنے کی خبر بھی دیتے رہے۔ اور آخری روز بتا دیا کہ وہ شیطان تھا۔ درحقیقت پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں، جن سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھی۔ اس اسلامی وایمانی عقیدے کو ایک دانائے راز نے شعر کے قالب میں ڈھال کر یوں بیان فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

حدیث نمبر 18

حدثنی سعد بن حفص حدثنا شیبان عن یحیٰ عن ابی سلمة انه سمع اباهریرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال من انفق زوجین فی سبیل الله دعا خزنة الجنة کل خزنه بابٍ ای فل هلم قال ابوبکر یارسول الله ذاك الذی لاتویٰ علیه فقال النبی ﷺ انی لارجو آان تکون منهم۔ (رواه البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جوراہ خدا میں ڈبل چیز خرچ کرے تو جنت ہر دروازے کا منتظم اسے جنت میں داخل ہونے کے لیے اپنے دروازے کی طرف بلائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ! پھر اس شخص کوتو کوئی خوف نہیں ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے توی امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں ہو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے ہو، جن کو جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ یہ آپ ﷺ کا علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 19

حدثنا سعید بن محمد حدثنا یعقوب حدثنا ابی عن صالح عن الاعراج قال قال ابوھریرۃ قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا الترك صغار الاعین حمر الوجوہ ذلف الانوف کائن وجوھھم المجانّ المطرقۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوماً نعالھم الشعر۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے لڑائی نہ کرلو۔ ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے۔ گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، قیامت قائم ہونے سے پہلے تم ترکوں سے جنگ کرو گے۔ اور آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں اور چہروں کا بھی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 20

حدثنا عبداللہ بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن ھمام عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال ھلك كسرٰی ثم لاتكون كسرٰی بعدہٗ وقيصر اليھلكن ثم لايكون قيصر بعدہٗ ولتقسمن كنوزھا فی سبيل اللہ وسمّٰی الحرب خدعۃ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہادوالسیّر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہوگیا، اوراس کے بعدکوئی کسریٰ نہیں ہوگا اورعنقریب قیصر بھی ہلاک ہوجائے گا پھراس کے بعدکوئی قیصر نہیں ہوگا اورتم ان کے خزانوں کوراہ خدا میں تقسیم کروگےاورلڑائی کودھوکے کانام دیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہوگیا۔اب کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔اور قیصر کی ہلاکت کی بھی آپ ﷺ نے خبر دی اور یہ بھی فرمایا کہ اس کے بعدکوئی قیصر نہیں ہوگا۔اور یہ بھی فرمادیا کہ تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔یہ سب باتیں ابھی کئی سال بعد میں ہونے والی تھیں۔

حدیث نمبر 21

حدثنا اسحٰق اخبرنا یعقوب بن ابراهیم حدثنا ابی عن صالح عن ابن شهاب ان سعید بن المسیب سمع اباهریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لایقبلهٗ احد حتی تکون السجدة الواحده خیر من الدنیا وما فیها ثم یقول ابوهریرة واقرء و ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیومنن بهٖ قبل موتهٖ ویوم القیٰمة یکون علیهم شهیدا۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ کو دنیا و مافیھا سے بہتر خیال کیا جائے گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو اور کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہو گا۔ (سورہ نساء آیت نمبر ۱۵۹)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی خبر دی، حالانکہ انہوں نے قرب قیامت میں آنا ہے اور بھی کئی چیزوں کا بیان فرمایا، جس طرح کے اس حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 22

حدثنا عبدالعزيز بن عبدالله قال حدثنی سليمان بن بلال عن ثور بن زيد عن ابی الغيث عن ابی هريرة رضی الله عنه من النبی ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی ڈنڈے کے ذریعے لوگوں پر حکومت نہ کرے (یعنی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے ایک حاکم کا ذکر فرمایا۔فرمایا وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے آئے گا اور ڈنڈے سے حکومت کرے گا۔یہ بھی حضور ﷺ کا علم غیب ہے۔جس حاکم نے کئی سو سال بعد میں پیدا

ہونا ہے آپ ﷺ پہلے ہی ذکر فرما رہے ہیں حالانکہ بہت عرصہ بعد میں اس نے پیدا ہونا ہے۔

حدیث نمبر 23

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لاتقوم الساعۃ حتی تقاتلوا اقوماً نعالھم الشعر وحتی تقاتلوا الترك صغار الاعین حمر الوجوہ وتجدون من خیر الناس اشرھم ذلف الانوف کان وجوھھم المجان المطرقۃ وتجدون من خیر الناس اشرھم کراھیۃ لھٰذا الامر حتی یقع فیہ والناس معادن خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام ولیاتین علی احدکم زمان لان یرانی احب الیہ ان یکون لہٗ مثل اھلہٖ ومالہٖ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک ایسی قسم سے تمہاری لڑائی نہ ہو جائے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے اور جب تک ترکوں سے نہ لڑو۔

جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر نیچے ڈھالیں اور اس وقت تم جس کو بہترین آدمی شمار کرو گے وہ حکمران بننے سے بہت ہی نفرت کرتا ہوگا ماسوائے اس کے کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی

طرح ہیں۔ جو دور جاہلیت میں اچھے تھے، وہی عہد اسلام میں اچھے ہیں اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال و جان کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے کئی سال بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 24

حدثنا عبدالعزیز الاویسی حدثنا ابراھیم عن صالح بن کیسان عن ابن شھاب عن المسیّب وابی سلمة بن عبدالرحمٰن ان اباھریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ستکون فتن القاعد فیھا خیر من القائم والقائم فیھا خیر من العاشی والماشی فیھا خیر من الساعی ومن یّشرف لھا تستشرفہ ومن وجد ملجئاً او معاذا فلیعزبہٖ وعن ابن شھاب حدثنی ابوبکر بن عبدالرحمٰن ابن الحارث عن عبدالرحمٰن بن مطیع بن الاسود عن نوفل بن معاویة مثل حدیث ابی ھریرة ھٰذا الا ان ابا بکر یزید من الصلٰوة صلٰوة من فاتتہ فکانّما وتر اھلہٗ ومالہٗ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

عنقریب فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جوان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنے اسے اپنی جانب کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیئے۔

اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں ابوبکر بن عبدالرحمن نے یہ بھی کہا ہے کہ نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہوگی، گویا اس کے اہل وعیال اور مال ومنال سب چھن گئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے کئی فتنوں کا ذکر فرمایا جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 25

حدثنی احمد بن محمد المکی حدثنا عمرو یحیٰ ابن سعید الاموی عن جدہٖ قال کنت مع مروان وابی ہریرۃ فسمعت اباہریرۃ یقول سمعت الصادق المصدوق یقول ہلاك امتی علٰی یدی غلمۃ من قریش فقال مروان غلمۃ قال ابوہریرۃ ان شئت ان اسمّیہم بنی فلان وبنی فلان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق ومصدوق ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چندلڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔مروان نے بھی لڑکے ہی کہا ہے۔حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگرتم چاہوتو میں ان میں سے ہرایک کا نام اورنسب بتاسکتا ہوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔کہ آپ ﷺ جن لڑکوں کا ذکرفرمارہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ اپنے علم غیب سے انہیں جانتے ہیں اس لیے تو آپ نے ان کی طرف اشارہ فرمادیا۔

حدیث نمبر 26

حدثنی عبداللہ بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنامعمر عن همام عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال لاتقوم الساعة حتی یقتتل فئتان فیکون بینهما مقتلة عظیمة دعواهما واحدة ولا تقوم الساعة حتی یبعث دجّالون کذّابون قریباً من ثلاثین کلّهم یزعم انّهٗ رسول الله۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو (۲) جماعتوں کی آپس میں لڑائی نہ ہوجائے، پس ان کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا دعویٰ (مؤقف) بھی ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دجّال اور کذاب منظر عام پر نہ آجائیں، جن کی تعداد تیس (۳۰) کے لگ بھگ ہے۔ان میں سے ہرایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث پاک میں بھی کئی بعد میں ہونے والی چیزوں کا بیان فرمایا، اور دجالوں کا بھی ذکر فرمایا، اور آپ ﷺ نے ان کی تعداد بھی بیان فرمائی۔اگر علم غیب نہ ہوتا تو کیسے بیان کر سکتے تھے۔

حدیث نمبر 27

حدثنا یحی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شھاب قال اخبرنی ابن المسیّب عن ابی ھریرۃ انہٗ قال قال رسول اللہ ﷺ اذاھلك کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ھلك قیصر فلا قیصر بعدہٗ والّذی نفس محمد بیدہٖ لتنفقن کنوز ھما فی سبیل اللہ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب کسریٰ ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیصر و کسریٰ کی ہلاکت کی خبر دی حالانکہ انہوں نے کافی عرصہ بعد میں ہلاک ہونا تھا اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو یہ بھی فرمادیا کہ تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

حدیث نمبر 28

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعراج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا ھلك کسرٰی فلا کسرٰی بعدہٗ و اذا ھلك قیصر فلا قیصر بعدہٗ والذی نفسی بیدہ لتنفقنّ کنوز ھما فی سبیل اللہ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔اور جب قیصر تباہ ہوگیا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا۔اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔

حدیث نمبر 29

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن ابی الزناد عن لاعرج عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال النبیّ ﷺ کل بنی ادم یطعن الشیطان فی جنبیه باصبعهٖ حین یولد غیر عیسٰی بن مریم ذهب یطعن فطعن فی الحجاب۔ (رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بھی کسی آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے، تو شیطان اس کے پہلو میں انگلی چبھوتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے کہ انگلی چبھونے گیا تھا لیکن صرف پردے پر انگلی مار سکا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک بھی میں حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کے وقت شیطان کا ان کے پاس جانا اور پردہ پر انگلی مارنا اس بات کا بیان آپ نے فرمایا، حالانکہ آپ ﷺ اس وقت ظاہری طور پر ان کے پاس موجود نہ تھے اور یہ آپ کی ولادت سے پہلے کا واقعہ ہے، اس سے معلوم ہوتا

ہے جو آپ کی آمد سے پہلے ہو چکا وہ بھی آپ جانتے ہیں، اور جو بعد میں ہوگا وہ بھی آپ جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 30

حدثنا ابو نعیم حدثنا شیبان عن یحی عن ابی سلمة سمعت ابا هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الا احدّثکم حدیثا عن الدّجال ما حرث بهٖ نبی قومهٗ انّه اعور وانّهٗ یجیٓء معه بمثال الجنّة والنّار فالّتی یقول انّها الجنّة هی النّار وانّی انذرکم کما انذربهٖ نوح قومهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
کیا میں تمہیں دجّال کے بارے میں ایسی بات نہ بتادوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، بے شک دجّال کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لائے گا لیکن جسے جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی۔ اور بے شک میں تمہیں اس کے پھندے میں پھنسنے سے ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ نے دجّال کے بارے میں بیان فرمایا، میں ایسی بات بتانے والا ہوں جو کسی نے نہیں بتائی، فرمایا دجّال ایک آنکھ سے کانا ہوگا یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔

حدیث نمبر 29

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن ابی الزناد عن لاعرج عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال النبیّ ﷺ کل بنی اٰدم یطعن الشیطان فی جنبیه باصبعهٖ حین یولد غیر عیسٰی بن مریم ذهب یطعن فطعن فی الحجاب۔ (رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب بھی کسی آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے، تو شیطان اس کے پہلو میں انگلی چبھوتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے کہ انگلی چبھونے گیا تھا لیکن صرف پردے پر انگلی مار سکا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک بھی میں حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کے وقت شیطان کا ان کے پاس جانا اور پردہ پر انگلی مارنا اس بات کا بیان آپ نے فرمایا، حالانکہ آپ ﷺ اس وقت ظاہری طور پر ان کے پاس موجود نہ تھے اور یہ آپ کی ولادت سے پہلے کا واقعہ ہے، اس سے معلوم ہوتا

ہے جوآپ کی آمد سے پہلے ہو چکاوہ بھی آپ جانتے ہیں،اور جو بعد میں ہوگا وہ بھی آپ جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 30

حدثنا ابو نعیم حدثنا شیبان عن یحی عن ابی سلمة سمعت ابا هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الا احدّثکم حدیثا عن الدّجال ما حرث بهٖ نبی قومهٗ انّه اعور وانّهٗ یجیٓء معه بمثال الجنّة والنّار فالّتی یقول انّها الجنّة هی النّار وانّی انذرکم کما انذربهٖ نوح قومهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں دجّال کے بارے میں ایسی بات نہ بتادوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کونہیں بتائی، بے شک دجّال کانا ہےاور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لائے گالیکن جسے جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی۔اور بے شک میں تمہیں اس کے پھندے میں پھنسنے سے ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کوڈرایا تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ نے دجّال کے بارے میں بیان فرمایا، میں ایسی بات بتانے والا ہوں جو کسی نے نہیں بتائی،فرمایا دجّال ایک آنکھ سے کانا ہوگا یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے، جواللہ تعالیٰ نے آپ کوعطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 31

حدثنا مسرّد قال حدثنا اسمٰعیل بن ابراهیم اخبرنا ابو حیّان التیمیّ عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال كان النّبیّ ﷺ بارزًا یومًا للنّاس فاتاه رجل فقال مالایمان قال الایمان ان تؤمن بالله وملٰئكته وبلقآئه ورسله وتؤمن بالبعث قال ماالاسلام قال الاسلام ان تعبد الله ولا تشرك به وتقیم الصلٰوة وتؤدّی الزّكٰوة المفروضة و تصوم رمضان قال مالاحسان قال ان تعبدالله كانّك تداه فان لّم تكن تداه فانّه یداك قال متی السّاعة قال مالمسؤول باعلم من السّآئل وساخبرك عن اشراطها اذا ولدت الامة ربّها واذا تطاول رعاة الابل البهم فی البنیان فی خمس لایعلمهنّ الا الله ثم تلا النّبیّ ﷺ انّ الله عنده علم السّاعة الایة ثم ادبر فقال ردّوه فلم یرو شیئًا فقال هٰذا جبریل جآء یعلّم النّاس دینهم قال ابو عبدالله جعل ذٰلك كله من الایمان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الایمان)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہوکر عرض گزار ہوا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا:

ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر یقین رکھو اور اس کے فرشتوں پر اور اس سے ملنے پر

اور اس کے رسولوں پر اور تمہیں دوبارہ زندہ ہونے پر یقین ہو۔عرض گزار ہوا کہ اسلام کیا ہے؟ فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ شرک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو، عرض گزار ہوا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا:

تم اللہ کی عبادت کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔عرض گزار ہوا کہ قیامت کب ہے؟ فرمایا: کہ مسئول سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تمہیں اس کی نشانیاں بتاتا ہوں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے اور جب چرواہے عالی شان عمارتوں میں رہنے لگیں اور پانچ چیزیں ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا مگر اللہ پھر نبی کریم ﷺ نے **ان اللہ عندہ علم السّاعۃ** (۳۱،۳۴) والی آیت پڑھی، پھر وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا:

اسے واپس بلاؤ لیکن کوئی نظر نہ آیا۔فرمایا وہ جبرائیل تھے۔جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔امام بخاری نے فرمایا کہ ان سب کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور اکرم ﷺ نے کئی ان چیزوں کا ذکر فرمایا: جو بعد میں ہونے والی ہیں۔جن کا تعلق غیب سے ہے کیونکہ وہ مستقبل میں ہونے والے امور ہیں۔لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ علم غیب عطا فرمایا ہے۔اس لیے تو آپ ﷺ نے ان چیزوں کا ذکر فرمایا، جو علامات قیامت میں سے

ہیں۔اوران کا وقوع بہت دیر بعد یعنی قرب قیامت میں ہونے والا ہے۔

حدیث نمبر 32

حدثنا المکّیّ بن ابراهيم قال انا حنظلة عن سالم قال سمعت اباهريرة عن النّبیّ ﷺ قال يقبض العلم ويظهر الجهل والفتن ويكثر الهجرج قيل يارسول الله وما الهرج فقال هكذا بيده فحر كها كانّه يريد القتل۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علم اٹھالیا جائے گا، جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج کی کثرت ہوجائے گی؟ عرض کی گئی کہ یارسول اللہ ﷺ ہرج کیا ہے؟ تو دست مبارک کواس طرح حرکت دے کر فرمایا گویا کہ آپ ﷺ قتل مراد لے رہے تھے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور پاک ﷺ آنے والے وقت کا بیان فرمارہے ہیں۔یقیناً آنے والا وقت غیب ہے تو ثابت ہوا کہ حضور پاک ﷺ کو علم غیب ہے۔

حدیث نمبر 33

حدثنا عبدالله بن يوسف قال انا مالك عن ابی الذناد عن الاعرج عن ابی هريرة انّ رسول الله ﷺ قال هل ترون قبلتی ههنا فوالله

مایخفی علیّ خشوعکم ولا رکوعکم انّی لاراکم مّن ورّآء ظھری۔ (رواہ البخاری فی کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے؟ خدا کی قسم مجھ پر نہ تمہارا خشوع وخضوع پوشیدہ ہےاور نہ تمہارے رکوع۔ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

فائدہ:

رحمت دو عالم ﷺ کا فرمانا کہ مجھ پر تمہارے خشوع ورکوع پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس میں آپ نے خود نگاہ مصطفیٰ کا عالم بیان فرمایا ہے۔ کیونکہ رکوع تو ظاہری اور جسمانی فعل کا نام ہے۔ جو دوسروں کو بھی نظر آتا ہے۔ لیکن خشوع تو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے جو خوف خدا سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث میں نگاہ مصطفیٰ کے (۲) دو معجزے بیان فرمائے گئے۔ کہ آپ پیٹھ پیچھے سے صحابۂ کرام کے رکوع بھی ملاحظہ فرمالیتے اور ان کے دلوں کی خشوع وخضوع والی کیفیت بھی ان نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہتی تھی۔ جن میں دست قدرت نے مازاغ البصر وما طغٰی والا سرمہ لگایا ہوا تھا۔ یہ ہر شخص جانتا ہے کہ دیکھنا اس نور کا کام ہے۔ جو پروردگار عالم نے ہر دیکھنے والے کی آنکھوں میں رکھا ہوا ہے خدائے ذوالمنن اس نور سے کسی کو محروم نہ کرے۔ آمین

لیکن جس ہستی کو خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے سراپا نور بنایا ہو وہ دیکھنے کے

لیے اپنی آنکھوں کے نور کے محتاج نہ تھے بلکہ آنکھوں کی طرح ہر طرف سے دیکھتے تھے۔اور خدا نے ان کے لیے آگے پیچھے اور نزدیک ودور وغیرہ کے فرق ہٹا دیئے تھے۔وہ پیچھے کی چیزوں کو بھی اسی طرح دیکھتے تھے۔جیسے ان چیزوں کو دیکھتے جو آگے ہوتیں۔دور والی چیزوں کو نزدیک والی چیزوں کی طرح ملاحظہ فرما لیتے۔اندھیرے میں بھی اسی طرح دیکھ لیتے جیسے اجالے میں دیکھتے،دلوں کی کیفیتوں کا بھی اسی طرح معائنہ فرما لیتے جیسے ظاہری اور جسمانی اعمال وافعال کو دیکھتے،نیز ماضی اور مستقبل کے حالات بھی خدا نے آپ پر اسی طرح روشن فرما دیئے تھے جیسے حال میں نگاہوں کے سامنے وقوع وپذیر ہونے والے حالات وواقعات۔ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث دلالت کرتی ہیں۔اوران کا انکار کرنے کی کوئی مسلمان جرأت نہیں کرسکتا۔

واللہ تعالی اعلم۔

حدیث نمبر 34

حدثنا ابوالیمان قال اخبرنا شعیب عن الزّھریّ قال اخبرنی سعید بن المسیّب وعطآء بن یزید اللّیثیّ انّ اباھریرۃ اخبرھما انّ النّاس قالوا یارسول اللہ ھل نری ربّنا یوم القیمۃ قال ھل تمارون فی القمر لیلۃ البدر لیس دونہٗ سحاب قالوالا یارسول اللہ قال فھل تمارون فی الشّمس لیس دونھا سحاب قالوالا قال فانّکم تدونہٗ کذٰلک یحشر النّاس یوم القیامۃ فیقول من کان یعبد شیئا فلیتّبعہ فمنھم من یّتبع الشّمس ومنھم من یّتبع القمر ومنھم مّن یّتبع الطّواغیت وتبقٰی ھذہ

الامّة فیها منافقوها فیأتیهم الله فیقول انا ربکم فیقولون هذا مکاننا حتی یأتینا ربنا فاذا جآء ربنا عدفناه فیاتیهم الله عزّوجلّ فیقول انا ربکم فیقولون انت ربنا فیدعوهم ویضرب الصراط بین ظهرانی جهنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامّتهٖ ولا یتکلم یومئذاحد الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللهم سلم وفی جهنم کلالیب مثل شوك السعدان هل رایتم شوك السعدان قالوانعم فانها مثل شوك السعدان غیر انّهٗ لا یعلم قدر عظمها الا الله تخطف النّاس باعمالهم فمنهم من یوبق بعملهٖ ومنهم من یخردل ثم ینجوا حتی اذا ارادالله رحمة مّن اراد من اهل النّار امرالله الملٰئکة ان یخرجوا من کان یعبدالله فیخرجونهم ویعرفونهم باٰثار السّجود وحرّم الله علی النار ان تأکل اثرالسّجود فیخرجون من النار فکل ابن اٰدم تأکلهٗ النّار الا اثر السّجود فیخرجون من النّار قد امتحشوافیصبّ علیهم مّآء الحیاة فینبتون کمنا تنت لعبة فی حمیل السیل ثم یفرغ الله من القضآء بین العباد ویبقٰی رجل بین الجنّة والنّار وهو اٰخر اهل النّار دخولًا الجنّة مقبلًا بوجههٖ قبل النّار فیقول یاربّ اصرف وجهی عن النّار فقد قشبنی ریحها واحدقنی ذکآئها فیقول هل عسیت ان فعل ذٰلك بك ان تسئل غیر ذٰلك فیقول لا وعزّتك فیعطی الله عزّوجلّ مایشآء من عهدٍ ومیثاق فیصرف الله وجههٗ عن النّار فاذا اقبل بهٖ الی الجنة راٰی بهجتها سکت ماشآء الله ان یّسکت ثم قال یارب قدّمنی عند باب الجنّة فیقول الله لهٗ الیس قد اعطیت

العهود والميثاق ان لاتسئل غير الّذى كنت سالت فيقول يارب لااكون اشقٰى خلقك فيقول فما عسيت ان اعطيت ذٰلك ان لاتسئال غيرهٗ فيقول لاوعزّتك لااسئلك غير ذٰلك فيعطى ربهٗ ماشآء من عهد وّميثاق فيقدّمهٗ الٰى باب الجنة فاذا بلغ بابها فراٰى زهرتها وما فيها من النّضرة والسّرور فيسكت ماشآء الله ان يّسكت فيقول يارب ادخلنى الجنة فيقول الله عزّوجلّ ويحك يا ابن اٰدم مآاغررك اليس قد اعطيت العهد والميثاق ان لاتسئال غير الّذى اعطيت فيقول يارب لاتجعلنى اشقٰى خلقك فيضحك الله منه ثم يأذن لهٗ فى دخول الجنّة فيقول تمنّ فيتمنّٰى حتى اذاانقطع امنتيهٗ قال الله عزّوجلّ زدمن كذا وكذا اقبل يذكره ربّهٗ حتى اذا انتهت به الامانىّ قال الله لك ذٰلك ومثلهٗ معه وقال ابوسعيد الخدرىّ لابى هريرة انّ رسول الله ﷺ قال قال الله عزّوجلّ لك ذلك وعشرة امثالهٖ قال ابوهريرة لم احفظه من رّسول الله ﷺ الا قولهٗ لك ذٰلك ومثلهٗ معه قال ابوسعيد انّى سمعتهٗ يقول ذلك وعشرة امثالهٖ۔ (رواه البخاری فی کتاب الاذان)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے۔ فرمایا کہ چودھویں رات کو جبکہ بادل نہ ہوں کیا تم چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ

یارسول اللہ نہیں، فرمایا کہ جب بادل نہ ہوں تو کیا تم سورج کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض کی نہیں، تو تم اسی طرح دیکھو گے کہ جبکہ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ فرمائے گا کہ جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے ہو جائے ان میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے، کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے اور یہی امت باقی رہ جائے گی۔ جس میں اس کے منافق بھی ہوں گے، پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس آکر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔...... وہ عرض کریں گے کہ ہم اسی جگہ پر رہیں گے۔ یہاں تک کہ ہمارا رب آئے...... جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس آکر کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، عرض کریں گے کہ واقعی تو ہمارا رب ہے۔ پس انہیں بلائے گا اور جہنم کے اوپر پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پس پہلا میں ہوں جو اپنی امت کو لے کر گزروں گا۔ اور رسولوں کا کلام اس روز یہی ہوگا کہ اے اللہ بچا بچا جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے ...... ہاں...... پس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے کوئی اپنے اعمال کے باعث ہلاک ہوگا اور کوئی ریزہ ریزہ، پھر نجات پائے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی جہنمی پر رحم فرمانا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اسے نکال لو جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ پس وہ انہیں نکال لیں گے اور سجدوں کی نشانیوں سے انہیں پہچانتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کیا ہے کہ سجدے کی نشانی کو کھائے، پس وہ جہنم سے نکالے جائیں گے۔ اور

آدمی کے تمام اعضاء کو جہنم کھائے گی سوائے سجدوں کی نشانی کے۔

جب وہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو کوئلے کی طرح ہوں گے۔ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو ایسے اُگیں گے جیسے دانہ سیلاب کی جگہ میں پھوٹتا ہے۔پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرکے فارغ ہو جائے گا۔اور جنت ودوزخ کے درمیان میں ایک آدمی باقی رہ جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہونے والا آخری جہنمی ہوگا۔جہنم کی طرف منہ کرکے کہے گا اے رب! میرے چہرے کو جہنم سے پھیر دے کیونکہ اس بدبو نے مجھے مار دیا اور اس کی تپش نے مجھے جلا دیا،فرمائے گا کہ اگر یہ کر دیا تو اس کے سوا اور کچھ تو نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم نہیں۔پس اللہ تعالیٰ سے عہد و میثاق کرے گا جو وہ چاہے گا۔پس اللہ تعالیٰ اس کا منہ جہنم سے پھیر دے گا جس سے اس کا منہ جنت کی طرف ہو جائے گا اور اس کی شادابی دیکھے گا،تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہے گا،پھر عرض گزار ہوگا اے رب! مجھے جنت کے دروازے پر پہنچا دے،اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کیا تو نے مجھ سے عہد و میثاق نہیں کیا کہ اس کے سوا نہیں مانگوں گا جو تو نے مانگا تھا،عرض کرے گا:

اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بد بخت نہیں ہونا چاہتا،فرمائے گا اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا،عرض گزار ہوگا کہ تیری عزت کی قسم اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گا۔پس اس کا رب جو چاہے گا عہد و میثاق لے کر اسے جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا۔جب دروازے پر پہنچے گا اور اس کی رونق کو دیکھے گا اور جو اس میں تازگی اور سامان مسرّت ہے تو جب تک اللہ چاہے خاموش رہ کر کہے گا اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے،اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے

بیٹے! تجھ پر افسوس ہے تو کتنا وعدہ خلاف ہے کیا تو نے یہ پکا وعدہ نہیں کیا جو کچھ تجھے دیا ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا، عرض گزار ہوگا، اے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بدبخت نہ رکھ، پس اس پر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہنس پڑے گا، پھر اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے گا اور فرمائے گا تمنا کر...... وہ تمنائیں کرے گا، یہاں تک کہ اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ بھی اور یہ بھی اس کا رب اسے یاد کروائے گا۔ یہاں تک کہ سب تمنائیں ختم ہو جائیں گی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ حضرت ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یاد نہیں۔ مگر یہی ارشاد کہ تیرے لیے یہ ہے اور اتنا ہی مزید۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ نے آخرت کے کچھ حالات بیان فرمائے ہیں۔ یعنی جو آخرت میں قیامت کے بعد ہوگا کچھ اس کا بیان فرمایا ہے ان سب چیزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔ اس لیے تو آپ نے علم غیب سے یہ سب چیزیں بیان فرمائی۔ اگر آپ کو علم غیب نہ ہوتا تو آپ کبھی مستقبل کا بیان نہ فرماتے۔

حدیث نمبر 35

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن عبدالرحمٰن عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال :لاتقوم السّاعة حتی تطلع الشمس من مغربها فاذا طلعت فراٰها النّاس اٰمنوا اجمعون فذٰلك حین لاینفع نفسًا ایمانهالم تکن اٰمنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرًا ولتقومن السّاعة وقد نشر الرّجلان ثوبهما بینهما فلا یتبایعانهٖ ولا یطویانهٖ ولتقومن السّاعة وقد انصرف الرّجل بلبن لقحتهٖ فلا یطعمهٗ ولتقومنّ السّاعة وهو یلیط حوضهٗ فلا یسقی فیه ولتقومن السّاعة وقد رفع اکلتهٗ الیٰ فیه فلا یطعمها۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے، پس جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سارے ایمان لے آئیں گے۔لیکن اس وقت کا ایمان آدمی کے کام نہیں آئے گا۔جب تک پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ساتھ پہلے بھلائی نہ کمائی ہو اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو(۲) آدمیوں نے کوئی چیز لینے کے لیے کپڑے پھیلائے ہوئے ہوں گے لیکن خریدنے اور کپڑوں کو لپیٹنے نہیں پائیں گے، اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ

ایک آدمی دودھ نکال کر لے چلا ہوگا لیکن اسے پینے نہیں پائے گا، اور قیامت یوں قائم ہوجائے گی کہ ایک آدمی جانوروں کو پانی پلانے کے لیے حوض پر لے جائے گا لیکن پلانے نہیں پائے گا، اور قیامت یوں قائم ہوجائے گی کہ ایک آدمی نے کھانے کے لیے لقمہ اٹھایا ہوگا مگر اسے کھانے نہیں پائے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے کافی بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا۔ جس طرح کے اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 36

حدثنا محمد بن عبیداللہ حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عنابی سلمة بن عبدالرّحمٰن عن ابی ھریرۃ قال ابراھیم وحدثنی صالح بن کیسان عن ابن شھاب عن سعید بن المسیّب عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ستکون فتن القاعد فیھا خیر من القآئم والقآئم فیھا خیر من الماشی فیھا خیر من السّاعی، من تشرّف لھا تستشرفمن وجد فیھا ملجأ اومعاذًا فلیعذبہ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

محمد بن عبیداللہ، ابراہیم، سعد، ان کے والدابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن

شہاب، سعید بن مسیّب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عنقریب ایک ایسا فتنہ آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس کی طرف جھانکے گا وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ جس کو ان دنوں کوئی بچاؤ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اس میں پناہ لے لینی چاہیئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے فتنہ کا ذکر کیا اور اگر آپ ﷺ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے بیان کر سکتے تھے۔ آپ ﷺ کا بیان فرمانا آپ ﷺ کے علم غیب جاننے پر دلالت کرتا ہے۔

حدیث نمبر 37

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزّھری قال اخبرنی سعید بن المسیّب انّ اباھریرۃ رضی اللہ عنہ قال شھدنا خیبر فقال رسول اللہ ﷺ لرجل مّمّن مّعہٗ یدّعی الاسلام ھٰذا من اھل النّار فلمّا حضر القتال قاتل الرّجل اشدّ القتال حتی کثرت بہ الجراحۃ فکاد بعض النّاس یرتاب فوجد الرّجل الم الجراحۃ فاھوٰی بیدہ الٰی کنانتہٖ فاستخرج منھا اسھمًا فنحربھا نفسہٗ فاشتدّرجال مّن المسلمین فقالوا یارسول اللہ

حدیث نمبر 15

حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا انس بن عياض قال حدثنى عبيدالله عن حبيب بن عبدالرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابى هريرة ان رسول الله ﷺ قال ان الايمان ليازر الى المدينة كما تأزر الحية الى جحرها۔ (رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، حبیب بن عبدالرحمٰن حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا، جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ نے علم غیب کی خبر دی ہے۔ جس چیز کا ظہور قرب قیامت میں ہونے والا تھا۔ اس کا بیان فرما دینا۔ یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے

حدیث نمبر 16

حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن ابن شهاب عن ابن المسيب انه سمع اباهريرة يقول قال رسول الله ﷺ والذى نفسى بيده

شہاب، سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عنقریب ایک ایسا فتنہ آئے گا کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس کی طرف جھانکے گا وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ جس کو ان دنوں کوئی بچاؤ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اس میں پناہ لے لینی چاہیئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے فتنہ کا ذکر کیا اور اگر آپ ﷺ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے بیان کر سکتے تھے۔ آپ ﷺ کا بیان فرمانا آپ ﷺ کے علم غیب جاننے پر دلالت کرتا ہے۔

حدیث نمبر 37

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزّہری قال اخبرنی سعید بن المسیّب انّ اباھریرۃ رضی اللہ عنه قال شھدنا خیبر فقال رسول اللہ ﷺ لرجل مّمّن مّعهٗ یدّعی الاسلام ھٰذا من اھل النّار فلمّا حضر القتال قاتل الرّجل اشدّ القتال حتی کثرت به الجراحة فکاد بعض النّاس یرتاب فوجد الرّجل الم الجراحة فاھوٰی بیدہ الٰی کنانتهٖ فاستخرج منھا اسھمًا فنحربھا نفسهٗ فاشتدّ رجال مّن المسلمین فقالوا یارسول اللہ

حدیث نمبر 15

حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا انس بن عیاض قال حدثنی عبیدالله عن حبیب بن عبدالرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی ھریرة ان رسول الله ﷺ قال ان الایمان لیازر الی المدینة کما تأزر الحیة الی جحرھا۔ (رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبیداللہ، حبیب بن عبدالرحمن حفص بن عاصم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا، جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ نے علم غیب کی خبر دی ہے۔ جس چیز کا ظہور قرب قیامت میں ہونے والا تھا۔ اس کا بیان فرما دینا۔ یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے

حدیث نمبر 16

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اللیث عن ابن شھاب عن ابن المسیب انه سمع اباھریرة یقول قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده

لیوشکن ان ینزل فیکم بن مریم حکماً مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لایقبلهٗ احد۔

(رواہ البخاری فی کتاب البیوع)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے۔ جو انصاف پسند ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کردیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ لینے والا کوئی نہ ہوگا۔

فائدہ:

قیامت سے پہلے اور خروج دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا جواب زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ آپ دجال کو قتل کریں گے۔ اور امت محمدیہ ﷺ کے ایک فرد کی طرح شریعت محمدیہ ﷺ پر عمل کریں گے۔ اور امام زمانہ کے طور پر حکم شرع کا نفاذ کریں گے۔ آپ شریعت محمدیہ ﷺ پر اجتہاد کریں گے اور آپ کا اجتہاد فقہ حنفی سے بڑی حد تک مطابقت رکھے گا۔ اسی لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات امام ربانی میں تصریح فرمائی ہے۔ کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم اتنا بلند بالا ہے کہ فہم نبوت سے قریب تر ہے۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے اجتہاد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں بڑی حد تک مطابقت ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث نمبر 17

قال عثمان بن الهيثم ابو عمر وحدثنا عوف عن محمد بن سيرين عن ابى هريرة قال وكلنى رسول الله ﷺ بحفظ زكوٰة رمضان فاتانى اتٍ فجعل يحثوا من الطعام فاخزته وقلت والله لارفعنك الٰى رسول الله ﷺ قال انى محتاج وعلىّ عيال ولى حاجة شديدة قال فخليت عنه فاصبحت فقال النبى ﷺ يا اباهريرة مافعل اسيرك البارحة قال قلت يارسول الله شكاحاجة شديدة وعيالا فرحمتهٗ فخلّيت سبيلهٗ قال اما انهٗ قد كذبك وسيعود فعرفت انه سيعود لقول رسول الله ﷺ انهٗ سيعود فرصدته فجآء يحثو من الطعام فاخزته فقلت لارفعنّك الٰى رسول الله ﷺ قال دعنى فانى محتاج وعلى عيال لا اعود فرحمتهٗ فخليت سبيلهٗ فاصبحت فقال لى رسول الله ﷺ يا اباهريرة مافعل اسيرك فقلت يارسول الله شكاحاجة شديدة وعيالا فرحمتهٗ فخليت سبيلا قال اما انهٗ قد كذبك وسيعود فرصدتهٗ الثالثة فجآء يحثو من الطعام فاخزتهٗ فقلت لارفعنّك الٰى رسول الله ﷺ وهٰذا اٰخر ثلٰث مراتٍ انّك تزعم لاتعودثمّ تعودقال دعنى اعلمك كلمٰتٍ ينّفعك الله بها قلت ماهو قال اذا اويت الٰى فراشك فاقرء اٰية الكرسى الله لا اله الا هوا لحى القيوم تختم الاية فانك لن يزال عليك من الله حافظ ولا يقربنّك شيطان حتى تصبح فخليت سبيله فاصبحت فقال لى رسول الله ﷺ

مافعل اسيرك البارحة قلت يارسول الله زعم انه يعلمنى كلمات ينفعنى الله بها فخليت سبيلهٗ قال ماهى قلت قال اذا اويت الٰى فراشك فاقرء اية الكرسى من اوّلها حتى تختم الله لا اله الا هوا لحى القيوم وقال لى لن يّزال عليك من الله حافظ ولا يقربك شيطان حتى تصبح وكانوا احرص شيء على الخير فقال النبى ﷺ اما انه قد صدقك وهو كذوب تعلم من تخاطب منذ ثلٰث ليالٍ ياابا هريرة قال لا قال ذاك شيطان۔
(رواہ البخاری فی کتاب الوکالہ)

ترجمہ:

عثمان بن ہیثم ابوعمروعوف، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اناج میں سے لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! رات تم نے اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا۔ لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا...... فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا...... پس میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق ضرور آئے گا۔ چنانچہ وہ پھر آیا اور اناج میں سے لے جانے لگا...... تو میں نے اسے پکڑ لیا، اور کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ

ﷺ کی بارگاہ میں ضرور لے جاؤں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور بال بچے دار ہوں۔ پھر نہیں آؤں گا۔ پس مجھے ترس آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

ابو ہریرہ اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے ترس آ گیا اور اسے چھوڑ دیا، فرمایا کہ اس نے تم سے غلط کہا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری رات اس کا منتظر رہا تو وہ آ کر اناج لینے لگا پس میں نے اسے پکڑ لیا۔ اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔ کیونکہ آج آخری اور تیسری رات ہے تم ہر دفعہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا، مگر آتے رہے، کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو نفع دیں گے میں نے کہا وہ کیا ہیں کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی آخر تک پڑھ لیا کرو تو ساری رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آ سکے گا۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

تم نے اپنے رات کے چور کا کیا بنایا، عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ اس نے مجھے ایسے کلمات سکھانے کا دعویٰ کیا جو مجھے اللہ کے پاس فائدہ دیں تو میں نے اسے چھوڑ دیا، فرمایا کہ وہ کیا ہیں، عرض گزار ہوا کہ اس نے کہا جب تم بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو تم برابر اللہ کی حفاظت میں رہو گے۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ اور وہ حضرات نیک کاموں کے بڑے حریص تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بات اس نے سچی کہی ہے جبکہ وہ آپ جھوٹا ہے۔ اے

ابو ہریرہ جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا؟ میں عرض گزار ہوا نہیں......فرمایا......کہ وہ شیطان تھا۔

فائدہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال زکوٰۃ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تو رات کو چور آیا جس کو انہوں نے پکڑ لیا اس نے مجبوری ظاہر کی تو انہوں نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صبح کو خود پوچھا:

ابو ہریرہ! تمہارے رات کے چور کا کیا بنا؟ علاوہ بریں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جھوٹا ہے اور اگلی رات بھی آئے گا۔ تینوں رات آپ اسی طرح پوچھتے رہے اور ہر روز اس کے پھر آنے کی خبر بھی دیتے رہے۔ اور آخری روز بتا دیا کہ وہ شیطان تھا۔ درحقیقت پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں، جن سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھی۔ اس اسلامی وایمانی عقیدے کو ایک دانائے راز نے شعر کے قالب میں ڈھال کر یوں بیان فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

حدیث نمبر 18

حدثنی سعد بن حفص حدثنا شیبان عن یحیٰ عن ابی سلمة انه سمع اباھریرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال من انفق زوجین فی سبیل الله دعا خزنة الجنة کل خزنه بابٍ ای فل ھلم قال ابوبکر یارسول الله ذاك الذی لاتوٰی علیه فقال النبی ﷺ انی لارجو آن تکون منھم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیَر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جوراہ خدا میں ڈبل چیز خرچ کرے تو جنت ہر دروازے کا منتظم اسے جنت میں داخل ہونے کے لیے اپنے دروازے کی طرف بلائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ! پھر اس شخص کو تو کوئی خوف نہیں ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے قوی امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں ہو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں فرمایا کہ تم ان لوگوں میں سے ہو، جن کو جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ یہ آپ ﷺ کا علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 19

حدثنا سعید بن محمد حدثنا یعقوب حدثنا ابی عن صالح عن الاعراج قال قال ابوھریرۃ قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا الترك صغار الاعین حمر الوجوہ ذلف الانوف کائن وجوھھم المجانّ المطرقۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوماً نعالھم الشعر۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے لڑائی نہ کرلو۔ان کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہے۔گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا، قیامت قائم ہونے سے پہلے تم ترکوں سے جنگ کرو گے۔اور آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں اور چہروں کا بھی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 20

حدثنا عبدالله بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال هلك كسرٰی ثم لاتكون كسرٰی بعدهٗ وقیصر الیهلكن ثم لایكون قیصر بعدهٗ ولتقسمن كنوزها فی سبیل الله وسمّٰی الحرب خدعة۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہوگیا، اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم ان کے خزانوں کو راہ خدا میں تقسیم کروگے اور لڑائی کو دھوکے کا نام دیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہوگیا۔اب کوئی کسریٰ نہیں ہوگا۔اور قیصر کی ہلاکت کی بھی آپ ﷺ نے خبر دی اور یہ بھی فرمایا کہ اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔اور یہ بھی فرمادیا کہ تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔یہ سب باتیں ابھی کئی سال بعد میں ہونے والی تھیں۔

حدیث نمبر 21

حدثنا اسحق اخبرنا یعقوب بن ابراهیم حدثنا ابی عن صالح عن ابن شهاب ان سعید بن المسیب سمع اباهریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لایقبلهٗ احد حتی تکون السجدة الواحده خیر من الدنیا وما فیها ثم یقول ابوهریرة واقرء و ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیومنن بهٖ قبل موتهٖ ویوم القیٰمة یکون علیهم شهیدا۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کردیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ کو دنیا و مافیہا سے بہتر خیال کیا جائے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو اور کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔ (سورہ نساء آیت نمبر ۱۵۹)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی خبردی،حالانکہ انہوں نے قرب قیامت میں آنا ہےاور بھی کئی چیزوں کا بیان فرمایا،جس طرح کے اس حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 22

حدثنا عبدالعزیز بن عبدالله قال حدثنی سلیمان بن بلال عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة رضی الله عنه من النبی ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاه۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی ڈنڈے کے ذریعے لوگوں پرحکومت نہ کرے(یعنی لوگوں کواپنی لاٹھی سے ہانکے گا)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے ایک حاکم کا ذکرفرمایا۔فرمایا وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے آئے گا اور ڈنڈے سے حکومت کرے گا۔یہ بھی حضور ﷺ کا علم غیب ہے۔جس حاکم نے کئی سو سال بعد میں پیدا

ہونا ہے آپ ﷺ پہلے ہی ذکر فرمارہے ہیں حالانکہ بہت عرصہ بعد میں اس نے پیدا ہونا ہے۔

حدیث نمبر 23

حدثنا ابوالیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابوالزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال لاتقوم الساعة حتی تقاتلوا اقوماً نعالهم الشعر وحتی تقاتلوا الترك صغار الاعین حمر الوجوه وتجدون من خیر الناس اشرهم ذلف الانوف کان وجوههم المجان المطرقة وتجدون من خیر الناس اشرهم کراهیة لهٰذا الامر حتی یقع فیه والناس معادن خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام ولیاتین علی احدکم زمان لان یرانی احب الیه ان یکون لهٗ مثل اهلهٖ ومالهٖ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک ایسی قسم سے تمہاری لڑائی نہ ہوجائے جن کے جوتے بالوں کے ہونگے اور جب تک ترکوں سے نہ لڑو۔

جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر نیچے ڈھالیں اور اس وقت تم جس کو بہترین آدمی شمار کرو گے وہ حکمران بننے سے بہت ہی نفرت کرتا ہوگا ماسوائے اس کے کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی

طرح ہیں۔ جو دور جاہلیت میں اچھے تھے، وہی عہد اسلام میں اچھے ہیں اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال وجان کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے کئی سال بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 24

حدثنا عبدالعزیز الاویسی حدثنا ابراهیم عن صالح بن کیسان عن ابن شهاب عن المسیّب وابی سلمة بن عبدالرحمٰن ان اباهریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ستکون فتن القاعد فیها خیر من القائم والقائم فیها خیر من العاشی والماشی فیها خیر من الساعی ومن یّشرف لها تستشرفه ومن وجد ملجئاً او معاذا فلیعزبهٖ وعن ابن شهاب حدثنی ابوبکر بن عبدالرحمٰن ابن الحارث عن عبدالرحمٰن بن مطیع بن الاسود عن نوفل بن معاویة مثل حدیث ابی هریرة هٰذا الا ان ابا بکر یزید من الصلٰوة صلٰوة من فاتته فکانّما وتر اهلهٗ وما لهٗ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

عنقریب فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنے اسے اپنی جانب کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیئے۔

اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں ابو بکر بن عبدالرحمن نے یہ بھی کہا ہے کہ نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہوگی، گویا اس کے اہل وعیال اور مال ومنال سب چھن گئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے کئی فتنوں کا ذکر فرمایا جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 25

حدثنی احمد بن محمد المکی حدثنا عمرو یحیٰ ابن سعید الاموی عن جده قال کنت مع مروان وابی هریرة فسمعت اباهریرة یقول سمعت الصادق المصدوق یقول هلاك امتی علٰی یدی غلمة من قریش فقال مروان غلمة قال ابوهریرة ان شئت ان اسمّیهم بنی فلان وبنی فلان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق ومصدوق ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چندلڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔مروان نے بھی لڑکے ہی کہا ہے۔حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگرتم چاہوتو میں ان میں سے ہرایک کا نام اورنسب بتاسکتا ہوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔کہ آپ ﷺ جن لڑکوں کا ذکرفرمارہے ہیں۔یقیناً آپ ﷺ اپنے علم غیب سے انہیں جانتے ہیں اس لیے توآپ نے ان کی طرف اشارہ فرمادیا۔

حدیث نمبر 26

حدثنی عبداللہ بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنامعمرعن همام عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنه عن النبی ﷺ قال لاتقوم الساعة حتی یقتتل فئتان فیکون بینهما مقتلة عظیمة دعواهما واحدة ولا تقوم الساعة حتی یبعث دجّالون کذّابون قریباً من ثلاثین کلّهم یذعم انّهٗ رسول اللہ۔(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو (۲) جماعتوں کی آپس میں لڑائی نہ ہو جائے، پس ان کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا دعویٰ (مؤقف) بھی ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دجال اور کذاب منظر عام پر نہ آجائیں، جن کی تعداد تیس (۳۰) کے لگ بھگ ہے۔ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث پاک میں بھی کئی بعد میں ہونے والی چیزوں کا بیان فرمایا، اور دجالوں کا بھی ذکر فرمایا، اور آپ ﷺ نے ان کی تعداد بھی بیان فرمائی۔اگر علم غیب نہ ہوتا تو کیسے بیان کر سکتے تھے۔

حدیث نمبر 27

حدثنا یحی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی ابن المسیّب عن ابی هریرة انهٗ قال قال رسول الله ﷺ اذاهلك کسریٰ فلا کسریٰ بعدهٗ واذا هلك قیصر فلا قیصر بعدهٗ والّذی نفس محمد بیدهٖ لتنفقن کنوز هما فی سبیل الله۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اسے سچا جان لے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، بے شک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو حقیر پونجی کے بدلے بیچتے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے ان بدنصیبوں کا ذکر فرمایا جن پر اللہ تعالیٰ نگاہ رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک فرمائے گا۔

حدیث نمبر 50

حدّثنا هشام بن عمّار حدّثنا يحى بن حمزة حدّثنا الزّبيدىّ عن الزّهرىّ عن عبيدالله بن عبدالله انّهٗ سمع اباهريرة عن النّبىّ ﷺ قال كان تاجر يّداين النّاس فاذا رأى معسرًا قال لفيتانهٖ تجاوزوا عنه لعلّ الله ان يّتجاوز عنّا فتجاوز الله عنه۔ (رواہ البخاری فی کتاب البیوع)

ترجمہ:

ہشام بن عمار یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، زہری عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے خادموں سے کہتا اس سے درگزر کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے پس اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے اس تاجر کی بخشش کا ذکر فرمایا۔

حدیث نمبر 51

حدثنا یحیٰی بن قذعة حدثناابراھیم بن سعد عن ابن شھاب عن ابی سلمة بن وعبدالرّحمٰن عبدالرّحمٰن الاعرج عن ابی ھریرة قال استبّ رجلان رجل مّن المسلمین ورجل مّن الیھود قد فقال المسلم والّذی اصطفٰی محمّدا علی العٰلمین فقال الیھود والّذی اصطفٰی موسٰی علی العٰلمین فرفع المسلم یدهٗ عندذٰلك فلطم وجه الیھودیّ فذھب الیھودیّ الی النّبیّ ﷺ فاخبرهٗ بما کان من امرهٖ وامر المسلم فدعا النّبیّ ﷺ المسلم فسالهٗ عن ذٰلك فاخبرهٗ فقال النّبیّ ﷺ لاتخیّرونی علٰی موسٰی فانّ النّاس یصعقون یوم القیامة فاصعق معھم فاکون اوّل من یّفیق فاذا موسٰی باطش جانب العرش فلآ ادریٓ اکان فیمن صعق فافاق قبلی او کان ممّن استثنی الله۔ (رواہ البخاری فی کتاب الخصومات)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دوآدمیوں میں تو تو میں میں ہوئی جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا، مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا، یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس

نے حضرت موسیٰ کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا، اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا، پس یہودی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جو واقعہ اس کے اور مسلمان کے درمیان ہوا تھا، وہ عرض کیا، پس نبی کریم ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور اس سے یہ بات پوچھی اس نے عرض کردی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا، سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ان میں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا کہ وہ قیامت کے دن عرش کا پایہ پکڑے ہونگے۔

حدیث نمبر 52

حدثنا محمّد بن سلام اخبرنا مخلد اخبرنا ابن جريج قال اخبرني موسى بن عقبة عن نافع قال قال ابوهريرة رضي الله عنه عن النّبيّ ﷺ وتابعهٗ ابوعاصم عن ابن جريج قال اخبرني موسٰى ابن عقبة عن نافع عن ابي هريرة عن النّبيّ ﷺ قال اذا احبّ الله نادٰى جبريل انّ الله

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے اس تاجر کی بخشش کا ذکر فرمایا۔

حدیث نمبر 51

حدثنا یحیٰی بن قذعة حدثناابراھیم بن سعد عن ابن شھاب عن ابی سلمة بن وعبدالرّحمٰن عبدالرّحمٰن الاعرج عن ابی ھریرة قال استبّ رجلان رجل مّن المسلمین ورجل مّن الیھود قد فقال المسلم والّذی اصطفٰی محمّدا علی العٰلمین فقال الیھود والّذی اصطفٰی موسٰی علی العٰلمین فرفع المسلم یدہٗ عندذٰلك فلطم وجه الیھودیّ فذھب الیھودیّ الی النّبیّ ﷺ فاخبرہٗ بما کان من امرہٖ وامر المسلم فدعا النّبیّ ﷺ المسلم فسالهٗ عن ذٰلك فاخبرہٗ فقال النّبیّ ﷺ لاتخیّرونی علٰی موسٰی فانّ النّاس یصعقون یوم القیامة فاصعق معھم فاکون اوّل من یّفیق فاذا موسٰی باطش جانب العرش فلآ ادریٓ اکان فیمن صعق فافاق قبلی اوکان ممّن استثنی الله۔ (رواہ البخاری فی کتاب الخصومات)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دوآدمیوں میں تو تو میں میں ہوئی جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا، مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا، یہودی نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس

نے حضرت موسیٰ کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا، اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا، پس یہودی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جو واقعہ اس کے اور مسلمان کے درمیان ہوا تھا، وہ عرض کیا، پس نبی کریم ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور اس سے یہ بات پوچھی اس نے عرض کردی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہوجاؤں گا، سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ان میں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مثتنیٰ رکھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا کہ وہ قیامت کے دن عرش کا پایہ پکڑے ہونگے۔

حدیث نمبر 52

حدثنا محمّد بن سلام اخبرنا مخلد اخبرنا ابن جريج قال اخبرني موسى بن عقبة عن نافع قال قال ابوهريرة رضى الله عنه عن النّبيّ ﷺ وتابعهٗ ابوعاصم عن ابن جريج قال اخبرني موسٰى ابن عقبة عن نّافع عن ابى هريرة عن النّبىّ ﷺ قال اذا احبّ الله نادٰى جبريل انّ الله

یحبّ فلانا فاحببه فیحبه جبریل فینادی جبریل فی اهل السّمآء ان الله یحب فلانا فاحبوه فیحبه اهل السمآء ثم یوضع له القبول فی الارض۔ (رواہ البخاری فی کتاب بدء الخلق)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس کی متابعت ابو عاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ نافع حضرت ابوہریرہ نے کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، پس حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر حضرت جبرائیل آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے جو ندا آسمانوں میں کی جاتی ہے اس کا اپنے علم غیب سے بیان فرمایا۔

حدیث نمبر 53

حدثنا قتیبة حدثنا اللّیث عن جعفر ابن ربیعة عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انّ النّبیّ ﷺ قال اذا سمعتم صیاح الدیکة فاسالو اللہ من فضلہٖ فانّھا دات ملکا و اذا سمعتم نھیق الحمار فتعوّذوا باللہ من الشیطان فانّہٗ رای شیطانا۔ (رواہ البخاری فی کتاب بدءالخلق)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل وکرم مانگو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہوتا ہے اور جب گدھے کو رینگتے ہوئے سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ نے غیب کی خبر دی کہ مرغ فرشتہ دیکھ کر بولتا ہے اور گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔

حدیث نمبر 54

حدثنا اسماعیل بن عبداللہ قال اخبرنی اخی عندالحمید عن ابن ابی ذئب عن سعید المقبریّ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النّبیّ ﷺ قال یلقٰی ابراھیم اباہ اٰزر یوم القیٰمة وعلٰی وجہ اٰذر قترۃ وغبرۃ

فیقول لہٗ ابراھیم الم اقل لّك لا تعصنی فیقول فالیوم الآ اعصیك فیقول ابراھیم یا ربّ انّك وعدتّنی ان لا تخذینی یوم یبعثون فایّ خذیٍ اخذٰی من ابی الابعد فیقول الله تعالیٰ انّی حرّمت الجنّة علی الکٰفرین ثم یقال یآابراھیم ماتحت رجلیك فینظر فاذا ھو بذبح ملتطخ فیؤخذ بقوآئمہ فیلقٰی فی النّار۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ (چچا) آزر سے ملیں گے اور آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد چھائی ہوئی ہوگی، حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میرے نافرمانی نہ کیجیئے، جواب دیا: آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا، حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض گزار ہوں گے: اے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز تجھے رسوانہیں کروں گا، حالانکہ بد بخت باپ کی ذلت سے بڑھ کر اور کون سی ذلت ہوگی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے کافروں پر جنت حرام کی ہوئی ہے، پھر فرمایا جائے گا، اے ابراہیم! ذرا اپنے پیروں کے نیچے دیکھو کیا ہے دیکھا تو ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھڑا ہوا پڑا ہے، پس اسے ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں پھینک دیا گیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ

آپ ﷺ نے جو گفتگو حضرت ابرہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن کریں گے اس کا بھی آپ نے علم غیب سے بیان فرمادیا۔

مرویات

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 55

حدثنا علی حدثنا سفیٰن حدثنا ابن شهاب قال اخبرنی عدوة سمعت اُسامة قال اشرف النبی ﷺ علیٰ اطم من اٰطام المدینة فقال هل تدون ماارٰی انی اری مواقع الفتن خلال بیوتکم کمواقع القطر تابعهٗ معمر وسلیمٰن بن کثیر عن الزهریّ۔ (رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:
نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے مکانات میں سے ایک اونچے مکان پر چڑھے تو فرمایا:
کہ کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھتا ہوں۔ بیشک میں تمہارے گھروں پر فتنوں کے گرنے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں۔ جیسے بارش کے قطروں کے گرنے کے مقامات، متابعت کی اس کی معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے۔

فائدہ:

اس لحدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے فتنوں کا ذکر فرمایا۔

مرویات

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 56

حدثنا عبدالعزیز بن عبدالله قال حدثنی ابراهیم بن سعید عن ابیه عن جده عن ابی بکرة عن النبی ﷺ قال لا یدخل المدینة رعب المسیح الدجال لها یومئذ سبعة ابوابٍ علیٰ کل بابٍ ملکان۔

(رواہ البخاری فی کتاب العمرہ)

ترجمہ:

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دجال کا رعب مدینہ منورہ کے اندر داخل نہیں ہوگا۔ اس کے ان دنوں سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو (۲) فرشتے ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ نے دجال کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔ جو کہ قرب قیامت میں ہوگا۔ اور آپ ﷺ نے اس کی کیفیت کو بھی بیان فرمایا، اور اس کے بارے میں فرمایا کہ اس کا رعب مدینہ پاک میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے اور جو چیزیں قیامت کے قریب ہونے والی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کو بھی بیان فرما دیا۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو کبھی بھی بیان نہ فرماتے۔

حدیث نمبر 57

حدثنی عبداللہ بن محمد حدثنا یحی بن آدم حدثنا حسین الجعفیّ عن ابی موسیٰ عن الحسن عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ اخرج النبیّ ﷺ ذات یومٍ الحسن فصعد بہٖ علی المنبر فقال ابنی ھذا سید ولعلّ اللہ ان یصلح بین فئتین من المسلمین۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ اپنے ہمراہ امام حسن کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے، پھر فرمایا، میرا یہ بیٹا سردار ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو (۲) گروہوں میں صلح کروادے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ مسلمانوں کے دوگروہوں میں صلح کروادے گا۔

حدیث نمبر 58

حدثنا علی بن عبداللہ حدثنا محمد بن بشر حدثنا مسعد حدثنا سعد بن ابراھیم عن ابیہ عن ابی بکرۃ عن النبیّ ﷺ قال لا یدخل

المدينة رعب المسيح لها يومئذ سبعة ابواب على كل باب ملكان قال وقال ابن اسحاق عن صالح بن ابراهيم عن ابيه قال قدمت البصرة فقال لى ابو بكرة سمعت النبىّ ﷺ بهٰذا (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے اندر دجال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا۔ ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو ﴿۲﴾ فرشتے ہوں گے۔ ابن اسحاق، صالح بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ جب بصرے گیا تو مجھ سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: کہ دجّال کا رُعب مدینہ پاک میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: اس روز مدینہ پاک کے سات دروازے ہوں گے۔ یہ سب حضور پاک ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

حدیث نمبر 60

حدثنی محمد بن بشار حدثنا یحییٰ عن سعید ع
ان انس بن مالك رضی الله عنه حدّثهم ان النبیّ ﷺ صعد احدًا
وّعمر وعثمان فوجف بهم فقال اثبت احد فانما علیك نبی
وشهیدان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کری
حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان ایک روز احد پہاڑ پر چڑھے تو ان
اسے وجد آ گیا، آپ نے فرمایا: اُحد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک ص
دو (۲) شہید ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے
ﷺ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان دونوں کو آپ ﷺ
فرمایا حالانکہ ابھی انہوں نے کافی عرصہ بعد جام شہادت نوش کرنا تھا، لیکن آپ
پہلے ہی خبر دے دی۔

مرویات

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 59

حدثنا ابراهيم بن المنذر حدثنا الوليد حدثنا ابو عمر وحدثنا اسحق حدثنى انس بن مالك عن النبى ﷺ قال ليس من بلد الا سيطؤه الدجال الا مكة والمدينة ليس له من نقابها نقب الا عليه الملئكة صافين يحرسونها ثم ترجف المدينة باهلها ثلث رجفات فيخرج الله كل كافر ومنافقٍ۔ (رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال برباد نہیں کردے گا۔ سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ ان کے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں ہوگا جس پر صف بستہ فرشتے حفاظت نہ کر رہے ہوں گے۔ پھر مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو تین جھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اس سے) نکال دے گا۔

فائدہ:

مدینہ منورہ دنیا کا وہ خوش نصیب شہر ہے جس میں پروردگار عالم کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ آرام فرما ہیں۔ آپ خالق اور مخلوق سب کے محبوب ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اہل محبت کو وہ جگہ سب سے پیاری محسوس ہوتی ہے جہاں ان کا محبوب جلوہ افروز ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 60

حدثنی محمد بن بشار حدثنا یحیٰ عن سعید عن قتادة ان انس بن مالك رضی الله عنه حدّثهم ان النبیّ ﷺ صعد احدًا ابوبكر وّعمر وعثمان فوجف بهم فقال اثبت احد فانما علیك نبی وّصدیق وشهیدان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان ایک روز احد پہاڑ پر چڑھے تو ان کے باعث اسے وجد آ گیا، آپ نے فرمایا: اُحد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو (۲) شہید ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان دونوں کو آپ ﷺ نے شہید فرمایا حالانکہ ابھی انہوں نے کافی عرصہ بعد جام شہادت نوش کرنا تھا، لیکن آپ ﷺ نے پہلے ہی خبر دے دی۔

حدیث نمبر 61

حدثنا محمد بن سلام اخبرنا الفزاریّ عن حمیر عن انس رضی الله عنه قال بلغ عبدالله بن سلام مقدم رسول الله ﷺ المدینة فاتاه فقال انّی سائلك عن ثلاث لّا یعلمهنّ الا نبیّ اوّل اشراط السّاعة وما اوّل طعام یّا کلهٗ اهل الجنّة ومن ایّ شیءٍ یّنزع الولد الی ابیه ومن ایّ شیءٍ یّنزع الی اخواله فقال رسول الله ﷺ خبّرنی بهنّ انفًا جبریل فقال عبدالله ذاك عدوّ الیهود من الملٰئکة فقال رسول الله ﷺ امّا اوّل اشراط السّاعة فنار تحشر الناس من المشرق الی المغرب وامّا اوّل طعام یّاکلهٗ اهل الجنّة فزیاده کبر حوتٍ وامّا الشّبه فی الولد فانّ الرّجل اذا غشی المرائة فسبقها ماؤه کان الشّبه له واذا سبق مآؤها کان الشآبه لها قال اشهد انّك رسول الله۔ ثم قال یارسول الله انّ الیهود قوم بهت ان علموا باسلامی قبل اتسالهم بهتونی عندك فجآئت الیهود ودخل عبدالله البیت فقال رسول الله ﷺ ایّ رجل فیکم عبدالله ابن سلام قالوا اعلمنا وابن اعلمنا واخبرنا وابن اخیرنا فقال رسول الله ﷺافرایتم ان اسلم عبدالله قالوا اعاذه الله من ذٰلك فخروج عبدالله الیهم فقال اشهد ان لّا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا ووقعوافیه۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

۱

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن سلام کو رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا علم ہوا تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، میں آپ سے تین ایسی باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں جن کا علم نبی کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔

ا......قیامت کی سب سے پہلی نشانی کون سی ہے؟

۲......وہ کھانا کون سا ہے جس کو جنتی سب سے پہلے کھائیں گے؟

۳......کس وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ اور کس وجہ سے اپنے ماموں وغیرہ کے مشابہ ہوتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ باتیں تو مجھے جبرئیل ابھی بتا کر گئے ہیں۔
عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ سارے فرشتوں میں سے یہود کے یہی تو دشمن ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے، جو لوگوں کو مشرق سے مغرب میں لے جائے گی۔ اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا نچلا حصہ ہوگا۔

اور بچے کی مشابہت کا معاملہ یوں ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستر ہوتا ہے تو آدمی کو پہلے انزال ہو جائے تو بچہ اس کے مشابہ ہوگا اور عورت کو اگر پہلے انزال ہو تو اس سے مشابہت رکھتا ہوگا۔

وہ عرض گزار ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔

عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے اگر انہیں میرے اسلام لانے کے متعلق پتہ چل گیا، اس سے پہلے کہ آپ ان سے دریافت فرمائیں تو وہ مجھ پر الزام تراشی کریں گے۔ پس یہودی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن سلام گھر میں چھپ گئے، رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں؟ یہودی کہنے لگے وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں وہ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور سب سے بہتر آدمی کے بیٹے ہیں، پس رسول اللہ نے فرمایا:

اگر تم یہ دیکھو عبداللہ مسلمان ہو گئے ہیں تو؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بچائے، اس پر حضرت عبداللہ نکل کر ان کے پاس آ گئے اور کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، وہ کہنے لگے یہ ہم میں بُرا آدمی ہے اور بُرے آدمی کا بیٹا ہے، پھر ان پر لعن طعن کرنے لگے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے اور آپ ﷺ کے اسی علم غیب کو دیکھ کر حضرت عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گئے اور انہوں نے جب آپ سے پوچھا کہ میں تین ایسی باتیں آپ سے پوچھتا ہوں جن کو سوائے نبی کے اور کوئی نہیں جانتا اس سے معلوم ہوتا ہے ان کا عقیدہ تھا کہ نبی کے پاس علم غیب ہوتا ہے اور سب صحابہ کا بھی یہی عقیدہ تھا، کہ آپ ﷺ کے پاس علم غیب ہے اس لیئے تو انہوں

نے علم غیب کی روایات کو آگے بیان کیا، اگر ان کا یہ عقیدہ نہ ہوتا تو علم غیب کی روایتوں کو بیان نہ کرتے۔ جس طرح کہ آج کل کے منکر لوگ علم غیب کی روایتوں کو چھوڑ جاتے ہیں ،آگے بیان نہیں کرتے۔ (استغفار اللہ) اللہ ایسے لوگوں سے بچائے۔

حدیث نمبر 62

حدثنا عمران بن میسرۃ قال حدثنا عبدالوارث عن ابی التیاح عن انس قال قال رسول الله ﷺ ان من اشراط السّاعة ان یّرفع العلم ویثبت الجهل وتشرب الخمر ویظهر الزّنا۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت مسلط ہو جائے گی، شراب پی جانے لگے گی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کا علم غیب ثابت ہو رہا ہے کیونکہ حضور ﷺ نے قیامت آنے کے وقت کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں جو کہ یقیناً بہت دیر بعد کی باتیں ہیں جو کہ غیب ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

نے علم غیب کی روایات کو آگے بیان کیا، اگر ان کا یہ عقیدہ نہ ہوتا تو علم غیب کی روایتوں کو بیان نہ کرتے۔ جس طرح کہ آج کل کے منکر لوگ علم غیب کی روایتوں کو چھوڑ جاتے ہیں ،آگے بیان نہیں کرتے۔(استغفار اللہ) اللہ ایسے لوگوں سے بچائے۔

حدیث نمبر 62

حدثنا عمران بن میسرة قال حدثنا عبدالوارث عن ابی التیاح عن انس قال قال رسول الله ﷺ ان من اشراط السّاعة ان یّرفع العلم ویّثبت الجهل وتشرب الخمر ویظهر الزّنا۔(رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت مسلط ہو جائے گی ،شراب پی جانے لگے گی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کا علم غیب ثابت ہو رہا ہے کیونکہ حضور ﷺ نے قیامت آنے کے وقت کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں جو کہ یقیناً بہت دیر بعد کی باتیں ہیں جو کہ غیب ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 63

حدثنا ابو الیمان قال انا شعیب عن الزهریّ قال اخبرنی انس بن مالك انّ رسول الله ﷺ خرج فقام عبدالله بن حذافة فقال من ابی قال ابوك حذافة ثم اکثر ان یّقول سلونی فبرك عمر علٰی رکبتیه فقال رضینا بالله ربّاوّبالاسلام دینًا وّبمحمد ﷺ نبیّا ثلثًا فسکت۔

(رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے: میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ حذافہ۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو، پس حضرت عمر اپنے زانو تہ کر کے عرض گزار ہوئے، ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ تین دفعہ کہا تو آپ نے سکوت اختیار فرمایا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔

۲...... بد بخت ہے یا نیک بخت، یعنی جنتی ہے یا جہنمی۔

۳...... اس کا دنیاوی رزق کتنا ہے۔

۴...... اس کی دنیاوی عمر کتنی ہے جس کے بعد موت آجائے گی، جو باتیں وہ فرشتہ لکھتا ہے اسی کی طرح آج تک کروڑ در کروڑ فرشتے ہر پیدا ہونے والے انسان کے متعلق لکھتے رہے ہوں گے حالانکہ یہ چاروں باتیں ان غیوب خمسہ سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۂ لقمٰن کی آخری آیات میں فرمایا:

ان اللہ عندہٗ علم السّاعۃ ...... (الآیۃ) اس آیت مقدسہ کے پیش نظر مسلمانوں کا ایک گروہ اس بات پر مصر ہے اور ڈنکے کی چوٹ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان غیوب خمسہ کا علم مطلقاً کسی کو نہیں دیتا خواہ کوئی ولی ہو یا نبی۔ حتیٰ کہ ساری مخلوق کے سردار سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی غیوب خمسہ کا علم نہیں دیا اور وہ کہتے ہیں کہ ان پانچ باتوں کا علم بعطائے الٰہی ماننے والا خاطی بلکہ مشرک ہے اور اس عقیدے کا اظہار انہوں نے اپنی متعدد کتابوں میں پورے زور و شور سے دلائل دیتے ہوئے کیا ہے۔ لیکن اس حدیث اور ایسی ہی بے شمار احادیث کو دیکھیں تو ان لوگوں کا دعویٰ درست نظر نہیں آتا کیونکہ مذکورہ چاروں باتیں جو بچے کے متعلق فرشتہ شکم مادر میں لکھتا ہے یہ چاروں باتیں غیوب خمسہ ہی کی جزئیات ہیں۔ جبکہ فرشتے کو اللہ تعالیٰ غیوب خمسہ کی بعض جزئیات کا علم عطا فرما دیتا ہے تو اولیاء و انبیاء کو بتانے میں کیا رکاوٹ پیش آجاتی ہے؟

معلوم ہوا کہ اس آیت کا وہی مفہوم درست ہے جو مفسرین کرام اور دیگر اکابرین امت نے بتایا کہ یہ حصر صرف بایں وجہ ہے کہ ان پانچ باتوں کا علم کسی کو بھی تعلیم الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا لہٰذا انبیائے کرام میں سے جس کو اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا غیوب خمسہ

حدیث نمبر 64

حدثنا مسدّد قال حدثنا حمّاد عن عبیداللہ ابن ابی بکر عن انس ابن مالك عن النبیّ ﷺ قال انّ اللہ تبارك وتعالٰی وکل بالرّحم ملکًا یّقول یاربّ نطفۃ یّاربّ علقۃ یّاربّ مضغۃ فاذا اراد اللہ ان یّقضی خلقہٗ قال اذکر ام انثٰی شقی ام سعید فما الرّزق وما الاجل قال فیکتب فی بطن امّہ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الحیض)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو کہتا ہے اے نطفہ کے رب، اے جمے ہوئے خون کے رب، اے لوتھڑے کے رب، جب اللہ تعالٰی کو وہ پیدا کرنا منظور ہوتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ نر یا مادہ، بد بخت یا نیک بخت، رزق کتنا ہے، اور عمر کتنی ہے، پس وہ اس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی جب بچے کی تخلیق یعنی شکل وصورت مکمل کر دیتا ہے تو ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے جو رب تعالٰی سے معلوم کر کے اس بچے کے متعلق چار باتیں لکھ دیتا ہے۔ حالانکہ بچہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں۔

۱...... یہ بچہ نر ہے یا مادہ، یعنی لڑکا ہے یا لڑکی۔

کا علم عطا فرمایا اور ان کے توسط سے اولیائے کرام کو بھی اعلیٰ قدر مراتب، جبکہ اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو تو ساری کائنات کے مجموعی علم سے بھی زائد مرحمت فرمایا۔ اور ان سے کوئی چیز چھپائی ہی نہیں، جیسا کہ ایک دانائے راز نے کیا خوب فرمایا ہے:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

حدیث نمبر 65

حدثنا ابو الیمان قال حدثنا شعیب عن الزّھریّ قال اخبرنی انس بن مالك انّ رسول الله ﷺ خرج حین زاغت الشّمس فصلّی الظھر فقام علی المنبر فذکر السّاعة وذکر انّ فیھا امورًا عظامًا ثم قال من احبّ ان یّسئل عن شیءٍ فلیسئل فلا تسئالونی عن شیءٍ الّا اخبرتکم مّادمت فی مقامی ھذا فاکثر النّاس فی البکآء واکثر ان یقول سلونی فقام عبدالله بن حذافة السّھمیّ فقال من ابی قال ابوك حذافة ثم اکثر ان یّقول سلونی فبرك عمر رضی الله عنه علٰی رکبتیه فقال رضینا بالله ربّاوّ بالاسلام دینًا وّ محمدٍ نّبیًا فسکت ثم قال عرضت علیّ الجنّة والنّار اٰنفًا فی عرض ھذا الحآئط فلم ار کا الخیر والشّرّ۔

(رواہ البخاری فی کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورج ڈھلنے پر

رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھی، پھر منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر کیا، اور بتایا کہ اس میں بڑے بڑے امور ہیں، پھر فرمایا کہ جو کسی چیز کے متعلق مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اسی جگہ پر بتادوں گا، پس لوگ بہت زیادہ روئے اور آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو، پس حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، میرا باپ کون ہے؟ فرمایا:

تمہارا باپ حذافہ ہے، پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو، پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے، ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تو آپ خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ ابھی مجھ پر جنت وجہنم اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئیں میں نے ایسی بھلی اور بری چیز نہیں دیکھیں۔

فائدہ:

یہ حدیث اس جگہ پر اگرچہ پوری بیان نہیں کی گئی ہے۔ پھر بھی رسول اللہ ﷺ کی علمی خصوصیت ظاہر کر رہی ہے۔ حضور ﷺ کا صحابۂ کرام کے سامنے اعلان فرمانا کہ تم مجھ سے اس جگہ میں کوئی چیز نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں بتادوں گا، پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ کا نام اس کے سوال پر بتایا، نیز مسجد نبوی کی ایک دیوار کے اندر جنت ودوزخ آپ کو مثالی صورت میں دکھائی گئیں۔ ان تینوں باتوں پر اگر ٹھنڈے دل ودماغ سے غور کیا جائے تو علم مصطفیٰ کی خداداد وسعتوں کی جھلک سامنے

آجاتی ہے۔اور کوئی مسلمان اس کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا، ہاں انجام کا رہدایت اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے۔

حدیث نمبر 66

حدثنا ابو معمر حدثنا عبدالوارث حدثنا ایّوب عن حمیر بن بلالٍ عن انس بن مالك رضی الله عنه قال قال النبیّ ﷺ اخذ الرّاية زيد فاصيب ثم اخذها جعفر فاصيب ثم اخذها عبدالله ابن رواحة فاصيب وانّ عينى رّسول الله ﷺ لتذر فان ثم اخذها خالد بن الوليد من غير امرة ففتح لهٔ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجنائز)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جھنڈا زید نے لیا وہ شہید کردیئے گئے، پھر جعفر نے لیا وہ بھی شہید کردیئے گئے، پھر عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ بھی شہید کردیئے گئے، اور رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ پھر بغیر امیر بنائے اسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اسے فتح رحمت فرمادی گئی۔

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں بیٹھ کر جنگ موتہ کے علمبرداروں کی خبر دیتے رہے کہ اب جھنڈا فلاں نے سنبھال لیا ہے اب وہ شہید ہوگئے ہیں غرض یہ کہ آخر تک

آجاتی ہے۔اور کوئی مسلمان اس کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا،ہاں انجام کا رہدایت اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے۔

حدیث نمبر 66

حدثنا ابو معمر حدثنا عبدالوارث حدثنا ایّوب عن حمیر بن بلالٍ عن انس بن مالك رضی الله عنه قال قال النبیّ ﷺ اخذ الرّایة زید فاصیب ثم اخذها جعفر فاصیب ثم اخذها عبدالله ابن رواحة فاصیب وانّ عینی رّسول الله ﷺ لتذر فان ثم اخذها خالد بن الولید من غیر امرة ففتح لهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجنائز)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جھنڈا زید نے لے لیا وہ شہید کردیئے گئے، پھر جعفر نے لے لیا وہ بھی شہید کردیئے گئے، پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا وہ بھی شہید کردیئے گئے،اور رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔پھر بغیر امیر بنائے اسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اسے فتح رحمت فرمادی گئی۔

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں بیٹھ کر جنگ موتہ کے علمبرداروں کی خبر دیتے رہے کہ اب جھنڈا فلاں نے سنبھال لیا ہے اب وہ شہید ہوگئے ہیں غرض یہ کہ آخر تک

وہیں سے بتا دیا کہ اب سیف اللہ (حضرت خالد بن ولید) نے جھنڈا اٹھالیا ہے حالانکہ انہیں سپہ سالار بنایا نہیں گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح دے دی ہے یہ نگاہ مصطفیٰ کی معجز نمائی ہے کہ آپ کی نگاہوں میں دور و نزدیک کا معاملہ قدرت نے یکساں کر دیا تھا۔ جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اُسی طرح دور کی چیزیں بھی آپ کو نظر آتی تھیں۔ یہاں تک کہ زمین پر بیٹھ کر جنت و دوزخ کا بھی مشاہدہ فرمالیا کرتے تھے۔ جیسا کہ بعض احادیث مطہرہ میں ایسے مشاہدوں کا ذکر آیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث نمبر 67

حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حمّاد عن عبيد الله ابن ابى بكر بن انس عن انس بن مالك رضى الله عنه عن النّبىّ ﷺ قال: وكلّ الله بالرّحم ملكًا فيقول اى رب نطفة اى رب علقة اى رب مضغة فاذا اراد الله ان يقضى خلقها قال اى، ربّ ذكر ام انثٰى اشقى ام سعيد فما الرزق فما الاجل فيكتب كذٰلك فى، بطن امهٖ۔

(رواہ البخاری فی کتاب القدر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عورت کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ تو نطفہ ہے، یہ تو خون کو بوٹی ہے، یہ تو گوشت کا لوتھڑا ہے، پس جب اللہ تعالیٰ

اسے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! یہ نر ہے یا مادہ؟ بد بخت یا نیک بخت، اس کا رزق کتنا ہے، اس کی عمر کتنی ہے؟ پس بتانے کے مطابق اس کی والدہ کے پیٹ میں لکھ دیتا ہوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس بات کی خبر دی جس کا علم بغیر آپ ﷺ کے بتائے کسی کو نہیں ہوسکتا، دوسرا یہ کہ ماں کے پیٹ میں جو فرشتہ اس کا رزق اس کی زندگی موت اس کا نیک بخت ہونا یا بد بخت ہونا یعنی ساری زندگی کے اس کے حالات اتنا علم غیب اس فرشتہ کو بھی حاصل ہے جو لکھنے والا ہے تو جو حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کہے کہ معاذ اللہ آپ کو کل کی بھی خبر نہیں ہے یہ کیسے درست ہوسکتا ہے ایسا کہنے والا قرآن وحدیث سے ناواقف ہے۔

حدیث نمبر 68

حدثنی اسحاق اخبرنا حبّان حدثنا ھمّام حدثنا قتادة حدثنا انس بن مالك رضی الله عنه انّهٗ سمع النّبیّ ﷺ یقول اتمّوا الرّکوع والسجود فوالّذی نفسی بیده انی لاراکم من بعد ظهری اذا ما رکعتم واذا ماسجدتم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الایمان والنذور)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ

کوفرماتے ہوئے سنا ہے۔ رکوع اور سجود پوری طرح کیا کرو کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جبکہ تم رکوع کرتے ہو یا سجدہ کرتے ہو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے آگے دیکھتا ہوں۔

حدیث نمبر 69

حدثنا ادم حدثنا شیبان حدثنا قتادة عن انس بن مالك قال النّبیّ ﷺ لاتزال جهنم تقول هل من مّزید حتی یضع ربّ العزّة فیها قدمهٗ فتقول قط قط وعزّتك ویزوی بعضها الی بعض رواه شعبة عن قتادة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الایمان والنذور)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جہنم برابر اور مطالبہ کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم (جو اس کی شان کے لائق ہے) رکھے گا۔ تو جہنم کہے گی، تیری عزت کی قسم، بس بس، اس کے بعض حصے دوسرے بعض حصوں سے مل جائیں گے۔ اس کی شعبہ نے قتادہ سے بھی روایت کی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بعد کی خبریں دیں اور جہنم جو اس وقت اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گی اس کو آپ ﷺ نے پہلے ہی بیان فرمایا۔ سبحان اللہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔ جو بات جہنم نے ہزاروں سال بعد کہنی تھی۔ حضور پاک ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرمادی۔

حدیث نمبر 70

حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن انسؓ عن النّبیّ ﷺ وقال لی خليفة حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة عن انس عن النّبیّ ﷺ قال يجتمع المؤمنون يوم القيٰمة فيقولون لو استشفعنا الٰى ربنا فيأتون اٰدم فيقولون انت ابو النّاس خلقك الله بيدهٖ واسجد لك ملآئكتهٗ وعلّمك اسمآء كل شیء فاشفع لنا عند ربّك حتى يريحنا من مكاننا هٰذا فيقول لست هٰهنا كم ويذكر ذنبهٗ فيستحیٖ ائتوا نوحًا فانّهٗ اوّل رسول بعثه الله الى اهل الارض فيأتونهٗ فيقول لست هناكم ويذكر سوالهٗ ربّهٗ ماليس لهٗ بهٖ علم فيستحیٖ يقول أتوا خليل الرّحمٰن فيأتونهٗ فيقول لست هناكم ائتوا موسى عبدًا كلّمه الله واعطاه التورٰة فيأتونهٗ فيقول لست هناكم ويذكر قتل النّفس بغير نفس فيستحى من ربّه فيقول ائتوا عيسٰى عبدالله ورسولهٗ وكلمة الله وروحهٗ فيقول

لست هنا كم ائتوا محمد ﷺ عبد غفر الله لهٗ ماتقدم من ذنبهٖ وما تاخر فياتونى فانطلق حتى استاذن علٰى ربّى فيؤذن فاذا رايت ربى وقعت ساجدًا فيد عنى ماشآء الله ثم يقال ارفع راسك وسل تعطه وقل يسمع واسمع تشفّع فارفع رأسى فاحمره بتحمير يعلّمنيه ثم اشفع فيحدلى حدًا فادخلهم الجنّة ثماعود اليه فاذا رايت ربّى مثله ثم اشفع فيحدّ لى حدّا فادخلهم الجنّة ثم اعود الربعة فاقول ما بقى فى النار الا من حسبه القراٰن ووجب عليه الخلود قال ابو عبد الله الا من حسبه القراٰن يعنى قول الله تعالٰى خٰلدين فيها۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دوسندوں کے ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اہل ایمان جمع ہو کر کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کس سے شفاعت کروائیں؟ پس یہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا، آپ کے لیے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، لہٰذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں، تا کہ ہمیں راحت ملے، اور اس مصیبت سے نجات پائیں، وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے نہیں نکلے گا مجھے اپنی لغزش جس کے باعث میں شرمسار ہوں، تم حضرت نوح کی خدمت میں حاضر

ہو جاؤ، کیونکہ وہ ایسے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا تھا۔

پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ غرض مجھ سے پوری نہیں ہوگی، پھر اپنے اس سوال کو یاد کریں گے جو اپنے رب سے کیا اور جس کا انہیں علم نہ تھا پس اس پر شرمسار ہو کر فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل کی خدمت میں چلے جاؤ۔ یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے یہ کام نہیں ہوگا، تم حضرت موسیٰ کی خدمت میں جاؤ......وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا اور انہیں توریت عطا فرمائی۔

پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا اور انہوں نے بغیر کسی وجہ سے جو ایک آدمی کو مار ڈالا تھا اسے یاد کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے شرمائیں گے، پھر فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کی خدمت میں چلے جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ کا ایک کلمہ اور اس کی جانب کی روح ہیں۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں نکلے گا۔ تم محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں کے اور ان کے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔

پس میں سب کو لے کر بارگاہ خداوندی کی طرف چل پڑونگا یہاں تک کہ میں اپنے پروردگار سے اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں چلا جاؤں گا۔ پھر سجدے میں رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمہیں دیا جائے گا......کہو

سنا جائے گا......اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمدیں بیان کروں گا۔ جن کی مجھے تعلیم فرمائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا۔ جس کی میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں ایک گروہ کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر میں اپنے رب کو دیکھ کر حسب سابق کروں گا۔ حکم ہوگا شفاعت کرو، اور میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں دوسرے گروہ کو جنت میں داخل کر کے واپس لوٹ آؤں گا۔ پھر تیسری دفعہ اسی طرح واپس آؤں گا۔ پھر چوتھی مرتبہ اسی طرح واپس لوٹوں گا۔ اس کے بعد میں کہوں گا کہ اب جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن کریم نے روک رکھا ہے اور جن پر ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے روکنے سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بعد کا ذکر فرمایا۔ اس وقت لوگوں کی جو حالت ہوگی اس حالت کا بھی ذکر فرمایا۔ اور جن جن نبیوں کے پاس لوگ جائیں گے۔ ان نبیوں کے نام بھی بتائے اور جو جواب لوگوں کے فریاد کرنے پر نبیوں نے دینے ہیں اس کو بھی بیان فرمادیا۔ مزید اور حدیث دیکھیئے غور سے مطالعہ کریں کہ (سبحان اللہ) کتنا وسیع علم غیب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے علم غیب کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 71

حدثنا عبدالله بن منیر سمع عبدالله بن بکر قال حدثنا حمیر عن انس رضی الله عنه قال سمع عبدالله بن سلام بقدوم رسول الله ﷺ وهوفی ارض یخترف فاتی النّبیّ ﷺ فقال انّی سآئلك عن ثلاث لا یعلمهنّ الا نبیّ فما اوّل اشراط السّاعة وما اوّل طعام اهل الجنّة وما ینزع الولد الٰی ابیه الٰی امّه قال اخبرنی بهنّ جبریل اٰنفًا قال جبریل قال نعم قال ذاك عدوّ الیهود من الملئکة فقرء هذه الایة من کان عدوّ الّجبریل فانّه نزّلهٗ علٰی قلبك امّا اوّل اشراط السّاعة فنار تحشر النّاس من المشرق الی المغرب وامّا اوّل طعام اهل الجنّة فزیادة کبر حوت واذا سبق مآء ارّجل مآء المرئة نزع الولد واذا سبق مآء المرأة نزعت قال اشهد ان لّااله الّا الله واشهد انّك رسول الله یارسول الله انّ الیهود قوم بهت وّانّهم ان یعلموا باسلامی قبل ان تسالهم یبهتونی فجآئت الیهود فقال النّبیّ ﷺ ایّ رجل عبد الله فیکم قالوا خیرنا وابن خیرنا وسیّدنا وابن سیّدنا قال اریتم ان اسلم عبدالله بن سلام فقالوا اعاذه الله من ذٰلك فخرج عبدالله فقال اشهد ان لّااله الّاالله وانّ محمد رسول الله فقال شرّنا وابن شرّنا وانتقصوه قال فهٰذ الّذی کنت اخاف یارسول

اللہ۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن سلام نے پھل چنتے ہوئے یہ سنا کہ رسول اللہ ﷺ اس سرزمین پر تشریف لے آئے ہیں تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے میں آپ سے تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ جنہیں نبی کے سوا دوسرا نہیں جانتا۔

(۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی کونسی ہے؟

(۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟

(۳) بچہ اپنے باپ یا ماں سے کیوں مشابہت رکھتا ہے؟

آپ نے فرمایا:

جبرائیل نے مجھے ابھی ابھی ان کے جواب بتائے ہیں پوچھا کہ جبرائیل نے؟ فرمایا، ہاں کہنے لگے کہ فرشتوں میں سے وہ تو یہود کے دشمن ہیں۔ پس آپ نے یہ آیت پڑھی، تم فرماؤ کہ جبرائیل کا دشمن ہے تو اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۹۷) پھر فرمایا:

(۱) کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے دھکیل کر مغرب میں لے جائے گی۔

(۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا۔

(۳) اور جب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجاتا ہے تو بچہ باپ کے

مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب آجائے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں پھر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! قوم یہود بڑی بہتان تراش ہے۔ آپ میرے متعلق دریافت فرما لینے سے پہلے اگر انہیں میرے مسلمان ہوجانے کا علم ہوگیا تو مجھ پر الزام تراشی کریں گے جب یہودی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبداللہ تمہارے اندر کیسا آدمی ہے کہنے لگے کہ وہ ہم میں اچھا آدمی ہے اور اچھے آدمی کا بیٹا ہے۔ وہ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ فرمایا...... اگر تم دیکھو کہ عبداللہ بن سلام مسلمان ہوگیا ہے تو؟ کہنے لگے اللہ تعالیٰ اسے ایسا کرنے سے بچائے، پس حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہنے لگے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد مصطفےٰ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

کہنے لگے کہ یہ ہم میں برا آدمی ہے اور برے آدمی کا بیٹا ہے اور توہین و تنقیص کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! میں نے اسی ڈر سے یہ گزارش کی تھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن سلام کے کہنے پر آپ ﷺ نے بعض غیب کی چیزوں کا بیان فرمایا اور انہوں نے فرمایا کہ میں آپ سے تین چیزیں ایسی پوچھتا ہوں جن کو سوائے نبی

کے کوئی نہیں جانتا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا بھی عقیدہ تھا کہ نبی کو غیب کا علم اللہ نے عطا فرمایا ہے۔اگر یہ نبی ہوں گے تو یقیناً علم غیب ان کے پاس ہوگا۔یہی وجہ ہے کہ جب آپ ﷺ نے بیان فرمایا، تو وہ مسلمان ہو گئے۔یعنی آپ ﷺ کے علم غیب کو دیکھ کر انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔جس طرح اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 72

حدثنا عبدالله بن محمد حدثنا یونس بن محمدالبغدادی حدثنا شیبان عن قتادة حدثنا انس بن مالك رضی الله عنه انّ رجلًا قال یا نبی الله یحشر الکافر علٰی وجهہٖ یوم القیٰمة قال الیس الّذی امشاه علی الرجلین فی الدنیا قادرا علٰی ان یمشیہٗ علٰی وجهہٖ یوم القیٰمة قال قتادة بلٰی وعزّة ربنا۔(رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا، یا نبی اللہ! کیا کافر کو قیامت میں منہ کے بل چلایا جائے گا؟ فرمایا:

جو ذات دنیا میں پیروں سے چلاتی ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ قیامت میں منہ کے بل چلائے۔حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمارے رب کی عزت کی قسم کیوں نہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ

ﷺ نے کفار کے قیامت کے دن چلنے کی کیفیت کو بیان فرمایا۔ فرمایا کافروں کو منہ کے بل چلایا جائے گا۔ حالانکہ ابھی انہوں نے قیامت کے بعد چلنا ہے۔ لیکن آپ ﷺ پہلے ہی اللہ کی عطا سے جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 73

حدثنا عبدالله بن ابی الاسود بحدثنا حرمی حدثنا شعبة عن قتادة انس رضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ قال یلقٰی فی لنّار وتقول هل من مذید حتی یضع قدمهٗ فتقول قط قط۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب لوگ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ کہے گی، کیا اور بھی ڈالے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم (جس کی حقیقت وہ خود جانے) رکھ دے گا تو وہ کہے گی، بس، بس۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ سے جو جہنم نے اس وقت کہنا ہے آپ نے اس کا ذکر فرمایا۔ کہ وہ اس طرح کہے گی، اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے اس کو بیان فرما سکتے تھے۔

حدیث نمبر 74

حدثنا حفص بن عمر الحوضی حدثناهشام عن قتادة عن انس قال الاحدثتكم حديثا سمعتهٗ من رسول الله ﷺ يحرثكم بهٖ احد غيری سمعت رسول الله ﷺ يقول ان من اشراط السّاعة ان يرفع العلم ويكثر الجهل ويكثر الزّنا ويكثر شرب الخمر ويقل الرّجال ويكثر النّسآء حتی يكون لخمسين امراة القيّم الواحد۔

(رواہ البخاری فی کتاب النکاح)

ترجمہ:

قتادہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میرے سوا اس حدیث کو تم سے کوئی بیان بھی نہیں کرسکتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت پھیل جائے گی، زنا اور شراب پینے کی کثرت ہو جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے، عورتیں بڑھ جائے گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی دیکھ بھال کرنے والا صرف ایک مرد ہوگا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے حالات کا پہلے ہی ذکر فرما دیا، یہ بھی آپ ﷺ کے علم غیب کی دلیل ہے۔

حدیث نمبر 75

حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن انس رّضى الله عنه قال سمعت من رّسول الله ﷺ حديثا لا يحرثكم به غيرى قال بمن اشراط السّاعة ان يظهر الجهل ويقلّ العلم ويظهر الزّنا وتشرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النّساء حتى يكون لخمسين امراة قيّمهنّ رجل وّاحد۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاشربہ)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جو تمہیں میرے سوا اور کوئی نہیں بتا سکتا، فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جہالت غالب آجائے گی اور علم گھٹ جائے گا، زنا عام ہو جائے گا اور شراب پی جائے گی، مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہو گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی ایسے امور کا ذکر فرمایا جو کافی عرصہ بعد میں ہونے والے ہیں۔ یہ سب حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

حدیث نمبر 76

حدثنا حفص بن عمر حدثنا هشام عن قتادة عن انس رضی الله عنه سالوارسول الله ﷺ حتی احفوه المسئلة ففضب فصعدالمنبر فقال :لا تسالونی الیوم عن شیء الا بیّنتهٗ لکم فجلعت انظر یمیناً وّ شمالا فاذا کلّ رجل ّلاف رأسهٗ فی ثوبهٖ یبکیه،فاذا رجل کان اذالاحی الرّجال یرعٰی لغیر ابیه فقال یارسول الله من ابی قال حذافة ثم انشأعمر فقال رضینا بالله ربًّا وبالاسلام دیناً وبمحمدٍ ﷺ رسولا نفودبالله من الفتن فقال رسول الله ﷺ مارایت فی الخیر والشّر کالیوم م قطّ انّهٗ صورت لی الجنّة والنّار حتی رایتهما ورآء الحآئط وکان قتادة یذکر عندھٰذا الحدیث ھذاه الایة یٰایّها الّذین امنوا لا تسالوا عٍن اشیا ان تبدلکم تسؤهم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الدعوات)

ترجمہ:

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ست روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یہاں تک کہ سوالات کا سلسلہ دراز ہوگیا تو آپ ناراض ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر آپ نے فرمایا: آج تم مجھ سے کوئی ایسی چیز نہیں پوچھو گے جو میں تمہیں بتا نہ دوں، آپ نے دائیں بائیں توجہ فرمائی تو ہر شخص کپڑے میں اپنا سر چھپا کر رو رہا تھا۔ چنانچہ ایک شخص جس کو لوگ اس کے باپ کے سوا دوسرے کی جانب نسبت کرتے تھے عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا:

حذافہ۔۔ پھر حضرت عمر گویا ہوئے اور عرض کی...... ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں ہم فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں آج کی طرح بھلائی اور برائی کو پہلے نہیں دیکھا۔ بے شک مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئیں۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں اس دیوار کے پرے دیکھا، قتادہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اس آیت کو بھی پڑھا کرتے: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۰۱)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کچھ غیب کی باتیں بیان فرمائی اور یہ بھی فرمایا جو چاہو مجھ سے پوچھ لو اس سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کا علم غیب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔ اس لیے تو آپ نے فرمایا جو چاہو پوچھ لو۔

حدیث نمبر 77

خروج النّار وقال انس قال النّبیّ ﷺ اوّل اشراط السّاعة نار تحشر النّاس من المشرق الی المغرب۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

حضرت انس نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانیوں میں سے آگ ہے جو مشرق کے لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب میں لے جائے گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کی سب سے پہلی نشانیوں میں سے ایک نشانی کا ذکر فرمایا حالانکہ وہ کافی عرصہ بعد میں ہونے والی ہے۔

حدیث نمبر 78

حدثنا سعد بن حفص حدثنا شیبان عن یحیٰ عن اسحاق بن عبدالله بن ابی طلحة عن انس عن مالك قال قال النبیّ ﷺ یجیء الدّجال حتی ینزل فی ناحیة المدینة ثم ترجف المدینة، ثلاث رجفات فیخرج الیه کل کافر ومنافق۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دجّال آئے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے ایک جانب آپڑے گا، پھر تو مدینہ طیبہ میں تین جھٹکے آئیں گے جن کے باعث ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دجّال مدینہ منورہ کے ایک جانب آپڑے گا۔ مدینہ منورہ میں تین

جھٹکے آئیں گے۔سبحان اللہ۔۔۔جو کئی سو سال بعد میں آنے والے جھٹکے تھے حضور ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرما دیا اور یہ بھی فرمایا سارے منافق مدینہ سے نکل جائیں گے۔

حدیث نمبر 79

حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبة عن قتادة عن انس رضی الله عنه قال قال النبیّ ﷺ مابعث نبی الا انذر امته الاعور الکذاب الا انهٗ اعور وانّ ربّکم لیس باعور وانّ بین عینیه مکتوب کافر فیه ابو هریرة وابن عبّاس عن النبیّ ﷺ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاحکام)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا، آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوگا۔اگر حضور پاک ﷺ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے

بیان کر سکتے تھے۔

حدیث نمبر 80

قال انس قال النّبیّ ﷺ تقول جهنم قط قط وعزّتك وقال ابوهريرة عن النّبیّ ﷺ يبقٰى رجل بين الجنّة والنّار اٰخر اهل النار دخولا الجنّة فيقول ربّ اصرف وجهی عن النّار لا وعزّتك لا اسالك غيرها قال ابو سعيد ان رسول الله ﷺ قال قال الله عزّوجلّ لك ذٰلك وعشرة امثالہٖ۔ (رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنم کہے گی کہ تیری عزت کی قسم بس بس۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو جہنمیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری ہوگا۔ وہ کہے گا کہ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے۔

تیری عزت کی قسم، میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور دس گنا مزید۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے جہنم کے بارے میں غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: کہ جہنم کہے گی کہ تیری

عزت کی قسم بس بس حالانکہ یہ سب کچھ قیامت کے بعد میں ہونا ہے لیکن حضور پاک ﷺ نے پہلے ہی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 81

حدثنا ابن ابی الا سود حدثناحرمی حدثنا شعبة عن قتادة عن انس عن النّبیّ ﷺ قال یلقٰی فی النّار وقال لی خلیفة حدثنا یزید ابن زریع حدثنا سعید عن قتادة عن انس وّعن معتمر سمعت ابی عن قتادة عن انس عن النّبیّ ﷺ قال لا یزال یلقٰی فیها وتقول هل من مزید حتّٰی یضع فیها ربّ العٰلمین قدمهٗ فینزوی بعضها الٰی بعض ثم تقول قد قد بعزتك وكدمك ولا تزال الجنّة تفضل حتی ینشئی الله لها خلقا فیسكنهم فضل الجنّة۔ (رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے خلیفہ یزید بن زریع، سعید، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے معتمر ان کے والد، قتادہ، حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ برابر جہنم میں ڈالے جارہے ہوں گے اور وہ کہے گی کہ کیا مزید اور ہیں؟ یہاں تک کہ پروردگار عالم اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اس کے بعض حصے سمٹ کر دوسرے بعض سے مل جائیں گے، پھر وہ کہے گی کہ تیری عزت اور کرم

کی قسم، بس بس اور جنت میں بالآخر جگہ باقی رہ جائے گی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مخلوق پیدا کرے گا اور اس کے ساتھ اس باقی جگہ کو آباد کرے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بعد کی خبریں دیتے ہوئے جنت اور جہنم کے حالات بیان فرمائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو بہت وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 82

حدثنا مسلم بن ابراهیم قال حدثنا هشام قال حدثنا قتادة عن انس عن النّبیّ قال یخرج من النّار من قال لااله الا الله وفی قلبه وزن شعيرة من خیرویخرج من النار من قال لا آله الا الله وفی قلبهٖ وزن برّۃٍ مّن خیروّیخرج من النّار من قال لا اله الا الله فی قلبهٖ وزن ذرّۃٍ مّن خیر قال ابو عبدالله قال ابان حدّثنا قتادة حدثنا انس مّن النّبیّ ﷺ من الایمان مکان خیر۔ (رواہ البخاری فی کتاب الایمان)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لاالٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جَو کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لاالٰہ الا اللہ کہا اور

اس کے دل میں دانہ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم سے اسے بھی نکال لیا جائے جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوگی۔

امام بخاری، ابان، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم ﷺ سے خیر کی جگہ ایمان روایت کیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو جن میں کچھ بھی ایمان کا حصہ ہوگا ان کا ذکر فرمایا کہ وہ قیامت کے دن جہنم سے نکالے جائیں گے۔

حدیث نمبر 83

حدثنا عیّاش حدثنا عبدالاعلیٰ حدثنا سعید قال وقال لی خلیفة حدثنا بن زریع حدثناسعید عن قتادة عن انس رّضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ قال العبد اذاوضع فی قبره وتولّی وذهب اصحابه حتّٰی انّهٗ لیسمع قدع نعالهم اتاه ملکان فاقعداه فیقولان لهٗ ماکنت تقول فی هٰذالرّجل محمد ﷺ فیقول اشهد انّهٗ عبدالله ورسولهٗ فیقال انظر الٰی مقعدك عن النّار ابدالك الله به مقعدًا مّن الجنّة قال النّبیّ ﷺ فیراهما جمیعا وّامّا الکافر اوالمنافق فیقول لا ادری کنت اقول مایقول النّاس فیقال لاادریت ولا تلیت ثم یضرب بمطرقة مّن حدید ضربة بین اذنیه فیصیح صیحة یّسمعها من یّلیه الّا الثّقلین۔ (رواه البخاری فی کتاب الجنائز)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس چل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آکر اسے بٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کہ اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

دونوں دکھائے جاتے ہیں، اور اگر وہ کافر یا منافق ہے تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے اس سے کہا جائے گا کہ نہ تو نے جانا اور نہ سمجھا پھر اسے لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے کانوں کے درمیان تو چیختا چلاتا ہے جس کو نزدیک والے سب سنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قبر میں ہونیوالے سوالوں کا ذکر فرمایا اور یہ بھی فرمایا جو مجھے پہچانے وہ بخشا جائے گا اور جو نہیں پہچانے گا اسے لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جائے گا۔

اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ کامیابی کا دارومدار پیارے آقا حضور اکرم ﷺ کی پہچان پر ہے جو خوش نصیب پہچان گیا وہ جنتی ہو گیا اللہ تعالیٰ ہم سب کو پہچان نصیب

فرمائے۔آمین۔۔۔ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وّعلی الہ وبارك وسلم

حدیث نمبر 84

حدثنا محمّد بن عبداللہ حدثنا حسین بن محمّد ابو احمد حدثنا شیبان عن قتادۃ حدثنا انس بن مالك انّ امّ الرّبیع بنت البرآء وھی امّ حارثۃ بن سراقۃ اتت النّبیّ ﷺ فقالت یا نبیّ اللہ الا تحدّثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر اصابہٗ سھم غرب فان کان فی الجنّۃ صبرت وان کان غیر ذٰلك اجتھدتّ علیہ فی البکآء قال یاامّ حارثۃ انّھا جنان فی الجنّۃ وانّ ابنك اصاب الفردوس الاعلٰی۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجھادوالیسر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ کی والدہ محترمہ حضرت ام الربیع بنت براُدر بارنبوت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں، یانبی اللہ مجھے حارثہ کا حال بتایئے جو بدر کی لڑائی میں مارا گیا تھا۔جبکہ اسے نامعلوم تیر لگا تھا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں۔

اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں دل کھول کر اس پر گریہ وزاری کروں، ارشادفرمایا: اے اُمّ حارثہ وہ جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرے لخت جگر نے فردوس اعلیٰ پائی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ جنت کے باغوں میں ہے۔

حدیث نمبر 85

حدثنا علیّ بن عبدالله حدثنا ازهر بن سعد حدثنا ابن عون قال انبئانی موسی ابن انس ابن مالك رضی الله عنه ان النبی ﷺ افتقد ثابت بن قیس فقال رجل یارسول الله انا اعلم لك علمهٔ فاتاه فوجدهٔ جالسا فی بیتهٖ منکسا راسهٗ فقال ماشئانك فقال شر کان یرفع صوتهٗ فوق صوت النبیّ ﷺ فقد حبط عملهٗ وهو من اهذ النار فاتی الرجل فاخبرهٗ انّه قال کذا و کذا فقال موسیٰ بن انس فرجع المرّة الاٰخرة ببشارة عظیمة فقال اذهب الیه فقل لهٗ انك لست من اهل النار ولکن من اهل الجنة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے ایک آدمی عرض گزار ہوا، یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں،۔ پوچھا، آپ کا کیا حال ہے جواب دیا کہ برا حال ہے

کیونکہ میں نبی کریم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز اونچی کر بیٹھا تھا۔ لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے ہوں گے۔ اور جہنمیوں میں میرا شمار ہو گیا۔ اس آدمی نے آ کر آپ کے گوش گزار کیا کہ وہ یہ کچھ کہتے ہیں۔

پس حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا۔ آپ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس کو اپنے علم غیب سے جنتی فرمایا حالانکہ جنت اور جہنم کا فیصلہ قیامت کے بعد ہونا ہے دوسرا یہ معلوم ہوا صحابہ کرام کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ حضور پاک ﷺ علم غیب جانتے ہیں اس لیے تو کسی صحابی نے اس بات پر اعتراض نہیں کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے اسے کیسے جنتی فرمادیا حالانکہ یہ فیصلہ قیامت کے بعد ہونا ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے پہلے ہی جنتی فرمادیا۔

حدیث نمبر 86

حدثنا یوسف بن یعقوب الصفار حدثنا اسمٰعیل بن علیه عن ایّوب عن حمیر بن ملالٍ عن انس بن مالكٍ رضی الله عنه قال خطب النبی ﷺ فقال اخذا لرایة زید فاصیب ثم اخذا جعفر فاصیب ثم اخذها عبدالله بن رواحة فاُصیب ثم اخذها خالد بن الولید عن غیر امرة ففتح لهٗ وقال مایسر نا انهم عندنا قال ایّوب اوقال مایسر هم انهم عندنا

وعيناه تذر فان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے (غزوہ موتہ کے روز) فرمایا: (لشکر اسلام کا) جھنڈا زید نے سنبھالا تو انہیں شہید کردیا گیا۔ پھر جعفر (بن ابوطالب) نے سنبھالا تو انہیں شہید کردیا گیا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو انہیں شہید کردیا گیا۔ ان کے بعد خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ انہیں امیر لشکر بنایا جاتا جھنڈا سنبھال لیا۔ تو وہ فتح سے نوازے گئے۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا:

کیا ہم اس بات پر خوش نہ تھے کہ ہوہ ہمارے پاس رہتے۔ ایوب (راوی) فرماتے ہین یا آپ نے یہ فرمایا: کیا یہ بات ان کے لیے باعث مسرت نہ تھی۔ کہ وہ ہمارے پاس رہتے۔ (اور یہ فرماتے ہوئے) آپ کی چشمان مبارک اشک بار تھیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اپنے مقام پر بیٹھ کر جنگ موتہ کے حالات بیان فرمائے۔ اور بعد میں فتح کی خبر بھی دے دی۔ اور حالانکہ مدینہ پاک سے کافی فاصلہ تھا اگر آپ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے بیان فرماتے، اور کسی صحابی نے بھی آپ پر اعتراض نہ کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ یہاں ہیں اور کیسے اتنی دور دراز کی خبریں دے رہے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ کہ حضور ﷺ کے پاس علم غیب ہے۔اس لیے تو انہوں نے یہ علم غیب والی روایتیں آگے بیان فرمائی۔ کیونکہ ان سب کا عقیدہ تھا کہ ہمارے آقا نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو حضور ﷺ کی محبت عطا فرمائے۔اور صحابہ کرام کی طرح ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

حدیث نمبر 87

حدثنا عبداللہ بن یوسف عن مالک عن اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحة عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ ﷺ یدخل علٰی اُم حرام بنت ملحان فتطعمہ و کانت ام حرام تحت عبادة بن الصامت فدخل علیھا رسول اللہ ﷺ فاطعمتہ جعلت تفلی راسہٗ صنام رسول اللہ ﷺ ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت وما یضحکُک یارسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاةً فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھٰذا البحر ملوکاً علی الاسرة اومثل الملوک علی الاسرّة شک اسحق قالت یارسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم فدعا لھا رسول اللہ ﷺ ثم وضع راسہٗ ثم استیقظ وھو یضحک فقلت وما یضحک یارسول اللہ قال ناس من اُمّتی عرضوا علیّ غزاة فی سبیل اللہ کما قال فی الاول قالت فقلت یارسول اللہ ادع اللہ ان یجلعنی منھم قال انت من الاولین فرکبت البحرفی زمان معٰویة بن ابی سفیان

فصرعت عن دآبتها حین خرجت من البحر فهلكت۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (گاہے بگاہے) حضرت ام حرام بنت ملحان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتیں اور حضرت ام حرام حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر جلوہ افروز ہوئے اور انہوں نے کھانا کھلایا اور آپ کے سر مبارک میں شانہ کرنے لگیں۔رسول اللہ ﷺ کو نیند آگئی۔پھر ہنستے ہوئے آپ بیدار ہوئے وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یارسول اللہ ﷺ! کس بات نے آپ کو ہنسایا ہے؟ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے۔جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہونگے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں (حدیث میں) مثل الملوك علی الاسرة ہے (یا) الملوك علی الاسرة اس میں اسحاق راوی کو شک ہے۔وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمالے تو ان کے لیے رسول اللہ نے دعا کی۔اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔

پس میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ اور لوگ پیش کئے گئے۔جو پہلوں کی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے

لیے سمندر کے سینے پر سوار ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیئے کہ مجھے ان میں شامل فرمادے ارشاد فرمایا:

تم پہلے گروہ میں شامل ہو چکی ہو یہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے عہد میں جہاز پر سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری کے جانور سے گر پڑیں اور جان بحق ہو گئیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ کیونکہ آپ نے ان چیزوں کا بیان فرمایا جو کئی سال بعد میں ہونے والی تھیں۔ اگر آپ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو کبھی بیان نہ فرماتے۔ آپ ﷺ کا بعد میں ہونے والے واقعات بیان فرمانا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کے پاس علم غیب ہے۔ جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حق بات کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حدیث نمبر 88

حدثنا یعقوب ابن ابراھیم حدثنا ابن علیّة عن ایّوب عن حمیر بن ھلالٍ عن انس ابن مالك رضی الله عنه قال خطب رسول الله ﷺ فقال اخذ الرّایة زید فاصیب ثم اخذھا جعفر فاصیب ثم اخذ عبدالله ابن رواحة فاصیب ثم اخذھا خالد بن الولید عن غیر امرة ففتح علیه وما یسرنی اوقال مایسر ھم انّھم عندنا وقال وانّ عینیه لتذر فان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے (جنگ موتہ کے دنوں میں) فرمایا: لشکر اسلام کا جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھایا، مگر وہ شہید ہو گئے، پھر اسے جعفر بن ابو طالب نے سنبھالا تو انہیں بھی شہید کر دیا گیا، پھر عبداللہ بن رواحہ نے یہ علم بلند کیا تو انہیں بھی جام شہادت نوش کرنا پڑا۔

پھر یہ جھنڈا خالد بن ولید نے لہرایا، حالانکہ انہیں امیر لشکر بنایا نہیں گیا تھا تو ان کے ذریعے فتح یاب ہو گئے۔ مجھے مسرت نہیں ہے یا یہ فرمایا کہ وہ اس پر مسرور نہیں ہیں کیونکہ وہ ہمارے پاس تھے، حضرت انس کا بیان ہے کہ یہ فرماتے وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔

مرویات

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 89

حدثنا یحی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی عبیدالله بن عبدالله بن عتبة ان ابا سعید الخدری قال حدثنا رسول الله ﷺ حدثنا طویلاً عن الدجال فکان فیما حدثنا به ان قال یأتی الدجال وهو محرم علیه ان یدخل نقاب المدینة بعض السباح بالمدینة فیخرج الیه یومئذ رجل وهو خیرالناس اومن خیر الناس فیقول اشهدانك الدجال الذی حدثنا عنك رسول الله ﷺ حدیثهٗ فیقول الدجال ارایت ان قتلت هٰذا ثم احییتهٗ هل تشکون فی الامر فیقولون لا فیقتلهٗ ثم یحییهٖ فیقول حین یحییه والله ماکنت اشد بصیرةً منّی الیوم فیقول الدجال اقتله فلا یسلط علیه۔

(رواہ البخاری فی کتاب ابواب العمرہ)

ترجمہ:

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بہت طویل واقعات بتائے اور انہیں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: دجّال مدینہ پاک کے باہر بنجر زمین میں اترے گا اور نیک لوگوں میں سے ایک آدمی آئے گا اور اس آدمی سے جو مکالمہ ہوگا حضور پاک ﷺ نے کئی صدیاں پہلے ہی اس کا ذکر فرما دیا۔ یہی تو حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

مرویات

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 91

حدثنا محمد بن الصباح حدثنا اسمٰعیل بن زکریا عن محمد بن سوقة عن نافع بن جبیر بن مطعم قال حدثنی عآئشة قالت قال رسول الله ﷺ یغذو جیش ن الکعبةفاذا کانو ابیدآء من الارض یخسف باوّلهم واٰخرهم قالت قلت یارسول الله کیف یُخسف باوّلهم واٰخرهم وفیهم اسواقهم ومن لیس منهم قال یخسف باولهم واٰخرهم ثم یبُعثون علیٰ نیاتهم۔ (رواہ البخاری فی کتاب البیوع)

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ بیداء کی زمین میں ہوں گے اور ان کے اگلے اور پچھلے سب زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ ان کے اگلے اور پچھلے کس طرح دھنسائے جائیں گے۔ جبکہ ان میں ان کے بازار بھی ہوں گے اور جو ان میں سے نہیں ہوں گے فرمایا: کہ سب اگلے اور پچھلے زمین میں دھنسائے جائیں گے۔ اور پھر اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ نے بعد میں ہونے والے لشکر کی خبردی۔کہ وہ کعبہ پر چڑھائی کرے گا اور وہ اس بے حرمتی کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 92

حدثنی یحی بن قذعة حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیه عن عدوة عن عائشة رضی الله عنها قالت دعا النبیّ ﷺ فاطمة ابنتهٗ فی شکواہ الّذی قبض فیها فسارّھا بشیء فبکت ثم دعاھا فسارّھا فضحکت قال سالتها عن ذٰلك فقالت سارّنی النبیّ ﷺ فاخبرنی انهٗ یقبض فی وجعه الّذی توفّی فیه فبکیت ثمّ سارّنی فاخبرنی انّی اوّل اھل بیتهٖ اتبعهٗ فضحکت۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو اپنے اس مرض میں بلایا جس میں آپ کی وفات ہوئی، پھر سرگوشی کے انداز میں ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں، یہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی، پھر آپ نے سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے

گھر والوں میں سب سے پہلے میں ہوں جوان کے پیچھے جاؤں گی تو میں ہنس پڑی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے پہلے ہی اپنی وفات کی خبر دی، فرمایا کہ اس مرض میں میرا وصال ہو جائے گا۔ اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی بھی خبر دی۔ فرمایا کہ میرے بعد سب سے پہلے تیری وفات ہوگی۔

حدیث نمبر 93

حدثنا موسی بن اسمٰعیل قال حدثنا ابو عوانة عن فراس عن الشعبی عن مسدوق عن عآئشة انّ بعض ازواج النّبیّ ﷺ قلن للنّبیّ ﷺ ایّنا اسدع بك لحوقا قال اطولكن یدًا فاخذوا قصبة یذرعونها فكانت سودة اطولهنّ یدًا فعلمنا بعد انّما كانت طول یدها الصدقة وكانت اسرعنا لحوقا بہ ﷺ وكانت تحب الصدقة۔

(رواہ البخاری فی کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ:

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی زوجۂ مطہرہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی! ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی۔ فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی لے کر انہیں ناپا تو ان میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں

معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا۔اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم ﷺ سے ملیں۔ کیونکہ انہیں خیرات کرنا بہت محبوب تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک سے بھی حضور ﷺ کا علم غیب ثابت ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کے بارے میں غیب کی خبر دی کہ میرے بعد فلاں تم میں سے میرے پاس آئے گی۔ یعنی سب سے پہلے اس کا انتقال ہوگا۔

حدیث نمبر 94

حدثنا یحیی بن قزعة حدثنا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن عروة عن عآئشة رضی الله عنها قالت دعا النّبیّ ﷺ فاطمة ابنتهٗ فی شکواه الّذی قبض فیها فسارها بشیء فبکت ثم دعاها فسارها فضحکت قالت سالتها عن ذٰلك فقالت سارّنی الله ﷺ فاخبرنی انّهٗ یقبض فی وجعه الّذی توفّی فیه فبکیت ثم سارّنی فاخبرنی انّی اوّل اهل بیته اتبعه فضحکت۔ (رواہ البخاری فی کتاب المناقب)

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی فاطمہ کو بلایا۔اور پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں، پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ

میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے کان میں کہا کہ اپنے اسی مرض میں میرا وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی۔ پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے پیچھے آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میرے بعد سب سے پہلے تم میرے پاس آؤ گی۔ یعنی سب گھر والوں سے پہلے تمہاری وفات ہوگی۔ اب بھی اگر کوئی کہے (معاذ اللہ) حضور ﷺ کو علم غیب نہیں تو سوائے حماقت کے اور منافقت کے اور کیا ہے۔ کیا وہ ان سب حدیثوں کا منکر نہیں؟ جو حضور ﷺ کے علم غیب کا منکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان منکروں سے بچائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 95

حدثنا قیس بن حفص حدثنا خالد بن الحارث حدثنا حاتم ابن ابی صغیرۃ عن عبداللہ بن ابی ملیکۃ قال حدثنی القاسم بن محمد بن ابی بکر انّ عآئشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ تحشرون حفاۃ عداۃ غدلا قالت عآئشۃ فقلت یارسول اللہ الرجال والنسآء ینظر بعضھم الی بعض فقال الامر اشدّ من ان یّھمّھم ذلک۔

(رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

قاسم بن محمد بن ابوبکر نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تمہارا حشر اس حالت میں ہوگا کہ تم ننگے پیر، ننگے جسم، اور غیر مختون ہوگے، حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یارسول اللہ! کیا مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا: کہ وہ وقت اتنا سخت ہوگا کہ اس جانب توجہ بھی نہیں کرسکیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے میدان محشر کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے لوگوں کے اٹھنے کی حالت کا ذکر فرمایا حالانکہ یہ سب کچھ ہزاروں سال بعد میں ہونے والا ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 96

حدثنا یسرة بن صفوان بن جمیل اللحمیّ حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیه عن عروة عن عآئشة رضی الله عنها قالت دعا النّبیّ ﷺ فاطمة علیها السلام فی شکواہ الّذی قبض فیه فسآرھا بشیء فبکت ثم دعاھا فسآرّھا بشیء فضحکت فسالنا عن ذٰلك فقالت سآرّنی النّبیّ ﷺ انّهٗ یقبض فی وجعه الّذی توفی فیه فبکیت ثم سارّنی فاخبرنی انی اوّل

اھلہ یتبعہٗ فضحکت۔ (رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں، پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں، ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو بتایا، پہلی مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی فرمائی تھی کہ میرا اس مرض کے اندر ہی وصال ہو جائے گا۔ اس پر میں رونے لگی، دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو مجھے یہ خبر دی کہ میرے اہل بیت سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ گی، اس پر میں ہنس دی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے پہلے ہی اپنے وصال کی خبر دے دی، اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی فرمایا کہ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم مجھے ملو گی، کسی کی وفات کی خبر دینا اس کا تعلق ہے علم غیب سے۔ اگر حضور ﷺ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کیسے ان کی وفات کی خبر دے سکتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ اپنے ہر امتی کی زندگی اور وفات کے بارے میں جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سب علم آپ کو عطا فرمایا ہے

حدیث نمبر 97

حدثنا عبدالله بن یوسف اخبرنا مالك عن نّافع عن القاسم بن محمد عن عآئشة امّ المؤمنین انّها اخبرته انّها اشترت نمرقة فیها تصاویر فلمّا راٰها رسول الله ﷺ قام علی الباب فلم یدخله فعرفت فی وجهه الکراهیة فقلت یارسول الله اتوب الی الله والٰی رسوله ﷺ مآاذنبت فقال رسول الله ﷺ مابال هٰذه النّمرقة قلت اشتریتهالك لتقعد علیها وتوسّدها فقال رسول الله ا انّ اصحاب هٰذه الصوریوم القیٰمة یعذّبون فیقال لهم احیوا ماخلقتم وقال انّ البیت الّذی فیه الصّور لا تدخله الملٰئکة۔ (رواہ البخاری فی کتاب البیوع)

ترجمہ:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس پر تصوریں تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہوگے اور اندر داخل نہ ہوئے، تو میں نے آپ کے چہرۂ انور سے ناپسندیدگی کے آثار دیکھ لیے، میں عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ ہوگیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سرہانے کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئی یہ میں نے آپ کے بیٹھنے اور ٹیک لگانے کے لیے خریدا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا، ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو، اور

فرمایا: کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے قیامت کے روز جو عذاب دیا جائے گا اس کا ذکر فرمایا، اور جو بات تصویریں بنانے والوں سے کہی جائے گی اس کا بھی ذکر فرمایا۔

حدیث نمبر 98

حدّثنا عبدالله بن یوسف اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی عروة انّ عآئشة رضی الله عنها زوج النّبیّ ﷺ حدّثته انّها قالت للنّبیّ ﷺ هل انی علیك یوم کان اشدّ من یّوم احد قال لقد لقیت من قومك مالقیت و کان اشدّ مالقیت منهم یوم العقبة اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یا لیل بن عبد کلال فلم یجنبی الٰی ماردتّ فانطلقت وانا مهموم علٰی وجهی فلم استفق الّا وانا بقرن الثعالب فرفعت رأسی فاذا انا بسحابة قد اظلّتنی فنظرت فاذا فیها جبریل فنادانی فقال انّ الله قد سمع قول قومك لك ومارّدوا علیك وقد بعث الیك ملك الجبال فسلّم علیّ ثم قال یامحمّد فقال ذٰلك فیما شئت ان شئت ان اطبق علیهم الاخشبین فقال النّبیّ ﷺ بل ارجوا ان یخرج الله من اصلابهم من یّعبد الله وحدهٗ لایشرك بهٖ شیئا۔

(رواہ البخاری فی کتاب بدء الخلق)

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ بارگاہ نبوی میں عرض گزار ہوئیں کیا آپ پر احد کے روز سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یوم عقبہ آیا، جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی میں (طائف سے) واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ جب ہوش میں آیا تو قرن الثعالب میں تھا۔ سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ فگن تھا، میں نے اس کے اندر جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مجھے پکارا پھر کہا بے شک اللہ نے آپ کی قوم سے گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے لہٰذا ملک الجبال کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔

چنانچہ کافروں کے متعلق آپ انہیں جو چاہیں حکم فرمائیں، پھر مجھے ملک الجبال نے پکارا اور سلام کیا، اس کے بعد کہا یا رسول اللہ اب آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں کوہ اخشبین کو اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اصلاب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا۔ جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے بیان فرمایا کہ ان لوگوں کی پشتوں سے ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہونگے۔

مرویات

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 99

حدثنا ابن ابی مریم حدثنا نافع بن عمر عن ابن ابی ملیکة عن اسمآء بنت ابی بکر ان النبی ﷺ صلی صلوٰة الکسوف فقال دنت منی النار حتی قلت ای رب وانا معهم فاذا امدأة حسبت انہٗ تخد شهاهرّة قال ماشأن هذا ہ قالوا احبستها حتی ماتت جوعاً۔

(رواہ البخاری فی کتاب المساقات)

ترجمہ:

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف پڑھی تو فرمایا: دوزخ میرے نزدیک کی گئی تو میں عرض گزار ہوا...... یارب ......کیا میں ان کے ساتھ ہوں اسی دوران ایک عورت دیکھی جس کو بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کیوں؟...... لوگوں۔ نے کہا کہ اس نے بلی باندھ رکھی تھی یہاں تک کہ بھوکی مرگئی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ ایک عورت کو دوزخ کا عذاب ہوتے ہوئے آپ نے دیکھا حالانکہ دوزخ غیب ہے اوراس کا عذاب بھی غیب ہے۔ یہ حضور ﷺ کی نگاہ نبوت ہے جو غیب کی چیزوں کو دیکھ لیتی ہے۔

حدیث نمبر 100

حدثنا موسٰی ابن اسمٰعیل قال ثنا وھیب قال ثنا ھشام عن فاطمة عن اسمآء قالت اتیت عآئشة وھی تصلّی فقلت ماشان النّاس فاشارت الی السمآء فاذاالناس قیام فقالت سبحان الله قلت اٰیة فاشارت بداسھا ای نعم فقمت حتی علانی الغشی فجعلت اصبّ علٰی راسی المآء نحمد الله النّبیّ ﷺ واثنٰی علیه ثم قال ما من شیء لّم اکن اریته فی مقامی ھٰذا حتی الجنة والنّار فاوحی الیّ انّکم تفتنون فی قبورکم مّثل اوقریب لا ادری ایّ ذٰلك قالت اسمآء من فتنة المسیح الدّجّال یقال ماعلمك بھٰذا الرّجل فامّا المؤمن او الموقن لا ادری ایّھما قالت اسمآء فیقول ھو محمد رسول الله جآئنا بالبینٰت والھدٰی فاجبناه واتبعناه ھو محمد ثلٰثا فیقال نم صالحًا قلبعلمنا ان کنت لموقنا بهٖ وامّا المنافق اوالمرتاب لاادری ایّ ذٰلك قالت اسمآء فیقول لاادری سمعت النّاس یقولون شیئًا فقلتهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت اسماء رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جونماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے۔ لہٰذا سبحان اللہ میں نے کہا، نشانی، انہوں نے سر کے اشارے سے ہاں کہا، پس میں بھی کھڑی ہوگئی، یہاں تک کہ بے ہوش ہو چلی تو

اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی، پس نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا، کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہیں گئی تھی۔ لیکن وہ میں نے اس جگہ دیکھ لی یہاں تک کہ جنت ودوزخ بھی، پس مجھ پر وحی فرمائی گئی کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا، مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے اسی طرح فرمایا۔ یا عنقریب جیسے فتنہ دجال کے ساتھ کہا جائے گا کہ تو اس شخص کے متعلق کیا جانتا ہے؟

مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ایمان والا فرمایا یا یقین رکھنے والا تو وہ کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی، تین دفعہ کہے گا کہ یہ محمد مصطفیٰ ہیں کہا جائے گا کہ مزے سے سوجا ہمیں معلوم تھا کہ تو ان پر یقین رکھنے والا ہے۔ جو منافق یا شک کرنے والا ہوگا۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے دونوں میں سے کون سا فرمایا، وہ کہے گا کہ نہیں جانتا، لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے میں سنتا تو وہی کہہ دیتا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کو جو اللہ تعالیٰ نے علوم عطا فرمائے ہیں ان کا بیان ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ہر چیز یہاں پر دیکھ لی ہے۔

مرویات

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 101

عبیداللہ بن عبداللہ فواللہ ماعلمت فی اھلی الا خیراً وقد ذکرو رجلاً ماعلمت علیہ الا خیرًا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الشہادات)

ترجمہ:

خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور جس آدمی کا ذکر کرتے ہیں۔ میں اس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا ہوں۔

فائدہ:

یہ حدیث کا کچھ حصہ لکھا گیا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ کے بارے میں علم نہیں تھا اگر علم ہوتا تو اتنا پریشان کیوں ہوتے۔ ان کا کہنا غلط ہے اور حقیقت کے خلاف ہے۔ حالانکہ یہ جو اوپر الفاظ ہم نے بخاری شریف سے نقل کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ یہاں آپ نے قسم اٹھائی ہے سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں دیکھتا۔ اب جو کہے آپ کو علم نہیں تھا۔ اس کا یہ کہنا حدیث کے خلاف ہے اور حضور ﷺ کی مخالفت ہے اور آپ ﷺ کی بے ادبی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی بے ادبی سے بچائے اور آپ کی محبت نصیب فرمائے۔

(آمین)

مرویات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 102

حدثنا ابو احمد حدثنا محمد بن یحی ابو غسان الکنانی اخبرنا مالك عن نافع عن ابن عمر قال لما فدع اهل خیبر عبدالله بن عمر قام عمر خطیباً فقال ان رسول الله ﷺ کان عامل یهود خیبر علٰی اموالهم وقال نقرکم ما اقرّکم الله وان عبدالله بن عمر خرج الٰی مالهٖ هناك فعدی الیه من اللیل ففدعت یداه ورجلاه ولیس لنا هناك عدو غیرهم عدونا تهمتنا وقد رایت اجلائهم فلما اجمع عمر علٰی ذٰلك اتاه احد بنی ابی الحتیق فقال یا امیر المؤمنین اتخرجنا وقد اقرنا محمد ﷺ وعاملنا علی الاموال وشرط ذٰلك لنا فقال عمر اظننت انی نسیت قول رسول الله ﷺ کیف بك اذا اُخرجت من خیبر تعدو بك قلوصك لیلة بعد لیلة فقال کانت هٰذهٖ هزیلة من ابی القٰسم قال کذبت یاعدوّ الله فاجلاهم عمر واعطاهم قیمة ما کان لهم من الثمر مالا وابلا وعدوضاً من اقتاب وّحبال وغیر ذٰلك رواه حمّاد بن سلمة عن عبید الله احسبهٗ عن نافع عن ابن عمر عن عمر عن النبی ﷺ اختصرهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الشروط)

ترجمہ:

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اہل خیبر نے حضرت عبداللہ

بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑ ڈالے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے اموال کے بارے میں ایک معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں ان (اموال) پر قائم رکھیں گے، جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں اس (معاہدے) پر قائم رکھے گا۔ اور عبداللہ بن عمر تو اپنی اس زمین پر گئے تھے جو وہاں (خیبر کے نزدیک) تھی تو رات میں ان پر یہ ستم ڈھایا گیا کہ ان کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں مروڑ دیئے گئے اور وہاں یہودیوں کے سوا اور کوئی ہمارا دشمن نہیں ہے۔

جس پر شبہ کریں لہٰذا میں انہیں جلاوطن کرنا چاہتا ہوں، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا تو ابوحقیق یہودی کے خاندان سے کوئی شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا...... اے امیر المؤمنین آپ ہمیں کیوں نکال رہے ہیں۔ جبکہ حضرت محمد ﷺ نے ہمیں برقرار رکھا تھا۔ اور یہاں کی زمینوں کے بارے میں ہم سے معاہدہ کیا تھا اور یہ (زمینوں پر رہنے دینا) ہمارے لیے شرط تھی اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا وہ ارشاد گرامی بھول گیا ہوں۔ جبکہ انہوں نے تم سے فرمایا تھا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو خیبر سے نکالا جائے گا اور تیرا اونٹ تجھے لیے ہوئے راتوں کو مارا مارا پھرے گا، وہ کہنے لگا یہ تو ابوالقاسم (رسول خدا) نے ازراہ مذاق کہا تھا۔ فرمایا اے خدا کے دشمن! تم نے غلط بیانی کی ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جلاوطن کر دیا۔ اور ان کے میوہ جات، اونٹوں، آلات، زراعت، عماریوں اور رسیوں وغیرہ چیزوں کی قیمت ادا کر دی

گئی۔اس کی حماد بن سلمہ نے عبید اللہ سے بھی روایت کی ہے۔میرا خیال ہے کہ انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے، انہوں نے حضرت عمر سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اختصار کے ساتھ اس کی روایت کی ہے۔

فائدہ:

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد گرامی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو حقیق یہودی کے خاندان کے ایک فرد سے بیان کیا جبکہ اس نے کہا تھا کہ اے امیر المؤمنین...... آپ ہمیں کیوں جلاوطن کرتے ہیں۔ جبکہ محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمارے ساتھ معاہدہ کر کے ہمیں ان زمینوں پر ہمیشہ کے لیے برقرار رکھا تھا۔اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے خدا کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے کیا میں بھول گیا ہوں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے فرمایا تھا۔اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔جب تجھے خیبر سے نکالا جائے گا اور تیرا اونٹ تجھے لے کر راتوں کو مارا مارا پھرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس یہودی سے یہ فتح خیبر کے بعد ےہ ھ فرمایا اور انہیں عہد فاروقی میں جلاوطن کیا گیا۔رحمت دو عالم ﷺ کی پیشگوئی علوم خمسہ سے علم ماذا تکسب غدًا کے متعلق ہے کہ کتنے عرصے پہلے اس شخص کے جلاوطن ہونے اور دربدر پھرنے کی آپ نے خبر دے دی تھی۔ معلوم ہوا کہ علوم خمسہ کا آپ کو علم عطا فرمایا گیا تھا۔بلکہ آپ کے طفیل اس بارگاہ کے غلاموں کو بھی ان علوم کا اعلیٰ قدر مراتب حصہ ملتا ہے۔قرآن و حدیث سے ایسا ہی ثابت ہے۔جو یہ عقیدہ رکھے کہ علوم خمسہ کا علم اللہ

تعالیٰ مطلقاً کسی کو بھی نہیں دیتا وہ اللہ رب العزت پر بہتان لگاتا ہے۔

والله تعالیٰ اعلم

حدیث نمبر 103

حدثنا عبدالله بن محمد حدثنا هشام اخبرنا معمر عن الزّهرىّ اخبرنى سالم ابن عبدالله عن ابن عمر رضى الله عنهما انّهٗ اخبرهٗ انه عمر انطلق فى رهطٍ من اصحاب النبىّ ﷺ مع النبى ﷺ قبل ابن صيّاد حتى وجدوه يلعب مع الغلمان عند اطم بنى مغالة وقد قارب يومئذٍ ابن صيّاد يحتلم فلم يشعر حتى وجدوه يلعب ضرب النبىّ ﷺ ظهرهٗ بيدهٖ ثم قال النبىّ ﷺ اتشهد انّى رسول الله ﷺ فنظر اليه ابن صيّاد فقال اشهد انّك رسول الاميّين فقال ابن صيّاد للنبىّ ﷺ اتشهد انّى رسول الله فقال له النبىّ ﷺ ماذا ترىٰ قال ابن صيّاد يّاتينى صادق و كاذب قال النبىّ ﷺ خلّط عليك الامر قال النبىّ ﷺ انّى قد خبأْت لك خبيط قال ابن صيّاد هوا الدّخ قال النبىّ ﷺ اخسأْ فلن تعدو قدرك قال عمر يارسول الله ئذن لى فيه اضرب عنقهٗ قال النبىّ ﷺ ان يكنه فلن تسلّط عليه وان لم يكنه فلا خيرك فى قتلهٖ قال ابن عمر انطلق النبىّ ﷺ وابىّ ابن كعب ياتيان النّخل الّذى فيه ابن صيّادٍ حتى اذا دخل النّخل طفق النبىّ ﷺ يتّقىٰ بجدوع النّخل وهو يختل ان يّسمع من ابن صيّاد شيئاً قبل ان يّراه وابن صيّاد مضطجع علىٰ فداشهٖ فى قطيفةٍ لهٗ فيها رمزة

فدات امّ ابن صیّاد النبیّ ﷺ وهو یتقی بجدوع النّخل فقالت لابن صیّاد ایّ صاف وهو اسمهٗ فثار ابن صیّادٍ فقال النبیّ ﷺ لو ترکتهٗ بین وقال سالم قال ابن عمر ثم قام النبیّ ﷺ فی الناس فاثنٰی علی الله بما هو اهلهٗ ثم ذکر الدّجال فقال انّی انزرکموه وما من نبی الا قد انذرهٗ قومهٗ لقد انذرهٗ نوح قومهٗ ولکن ساقول لکم فیه قولا لم یقله نبیّ لقومهٖ تعلمون انّه اعوروانّ الله لیس باعور۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر شمع رسالت کے کئی اور پروانوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت معیت میں ابن صیاد کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ اسے بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا۔ حالانکہ وہ بچہ نہیں تھا بلکہ بالغ ہو چکا تھا اس نے کسی کو نہیں پہچانا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کی پیٹھ بھی ٹھونکی، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی کریم نے اس سے فرمایا:

میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر یمان لایا ہوں۔ پھر نبی کریم نے اس سے دریافت فرمایا: تجھے کیا نظر آتا ہے؟ وہ کہنے لگا، میرے پاس سچی خبر بھی آتی ہے اور

جھوٹی بھی، نبی کریم نے ارشاد فرمایا:

پھر تو تیرا کام خلط ملط ہو گیا بعدہ نبی کریم نے فرمایا میں تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں، وہ بتا، ابن صیاد نے جواب دیا وہ الرخ ہے، نبی کریم نے فرمایا پرے جاؤ تم اپنی حد (کاہن) والی سے نہیں بڑھ سکتے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اتار کر رکھ دوں۔

نبی کریم نے فرمایا:

اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں نبی کریم اور حضرت ابی بن کعب دونوں اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا یہاں تک کہ باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم درختوں کے تنوں کی آڑ لینے لگے اور آپ ابن صیاد کو بے خبر رکھنا چاہتے تھے، تا کہ اس کی کوئی بات سن سکیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے، ابن صیاد اپنے بستر پر چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا اور ایک گنگناہٹ سی سنی جاتی تھی تو ابن صیاد کی والدہ نے نبی کریم کو دیکھ لیا جبکہ آپ کھجوروں کی آڑ میں چھپے ہوئے تھے اس کی والدہ نے ابن صیاد سے کہا، اے صاف اور یہ اس کا نام تھا، پس ابن صیاد اٹھ بیٹھا، پس نبی کریم نے فرمایا:

اگر یہ عورت اسے اس کے حال پر چھوڑے رہتی تو صورت حال سامنے آجاتی سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ پھر نبی کریم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو، بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم

کو اس سے ڈرایا، لیکن میں اس کے متعلق تم سے ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نے نہیں فرمائی وہ یہ جان لو کہ دجّال کانا ہوگا اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا جو نبوت کا مدعی بھی تھا کہ میں تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپاتا ہوں، اسے بتانا کہ کیا بات چھپائی ہے؟ معلوم ہوا کہ جو نبی ہو وہ دل کی بات جان لیتا ہے اور جو دل کی بات نہ جان سکے وہ نبی نہیں ہوتا۔ جو نبی کے متعلق یہ کہے کہ وہ دل کی بات نہیں جان سکتے وہ گویا یہی کہہ رہا ہے کہ وہ سرے سے نبی ہی نہیں ہے۔ اگر دل کی بات جاننا نبی کے لیے ضروری نہ ہوتا اور نبی کی نظر دل کی کائنات تک نہ پہنچتی تو ابن صیاد کہہ سکتا تھا کہ حضور! دل کی بات جاننا نبوت کے لوازمات سے تو نہیں، میرا اگر امتحان ہی لینا ہے تو کوئی مسئلہ پوچھ لو، میں تو بھلے برے کاموں کے متعلق بتا سکتا ہوں، باقی رہا دلوں کی چھپی باتیں جاننا تو ایسا نظریہ رکھنے کو تو خود آپ کے بعض اُمتی کسی روز شرک بتائیں گے۔ ان کے اسلام کی رو سے تو آپ کا یہ امتحانی سوال ہی مشرکانہ اور غیر اسلامی ہے، لیکن اس نے ایسا ہرگز نہیں کہا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ نبی کی نگاہیں دلوں کی دنیا تک پہنچ جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث نمبر 104

حدثنی محمد بن المثنٰی قال حدثنا حسین بن الحسن قال حدثنا بن عون عن نافع عن ابن عمر قال اللھم بارك لنا فی شامنا وفی یمننا قال قالوا وفی نجدنا قال قال اللھم بارك لنا فی شامنا وفی یمننا

قالوا وفی نجدنا قال هنالك الذلا زل والفتن وبها يطلع قدن الشيطٰن۔

(رواہ البخاری فی کتاب ابواب الا الستقاء)

ترجمہ:

محمد بن مثنی، حسین بن حسن، ابن عون، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ عرض گزار ہوئے، اور ہمارے نجد میں۔ دوبارہ کہا، اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ لوگ پھر عرض گزار ہوئے اور ہمارے نجد میں۔ فرمایا: کہ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلے گا۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ شام اور یمن کے صوبے بابرکت تھے۔ جن میں مزید برکت کے لیے رسول اللہ ﷺ نے دعا بھی فرمائی، اور نجد کا صوبہ منحوس ہے۔ جس کو آپ نے دعائے برکت سے محروم رکھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی نحوست کی تین وجوہات بیان فرمائیں۔

(۱) زلزلے آنا (۲) فتنے اٹھنا

(۳) وہاں سے شیطان کی سنگت کا نکلنا

نگاہ مصطفیٰ نے ان کی یہ تینوں خرابیاں قبل از وقت دیکھ لی تھیں۔ اور پہلے ہی یہ ملاحظہ فرمالیا تھا۔ کہ شیطان جیسی توحید کے علمبردار یہیں سے نکلیں گے۔ جو انبیائے کرام کے

گستاخ بن کر شیطان کی طرح بڑے ذوق وشوق سے لعنت کے طوق زیب گلو کریں گے۔ان نحوستوں کے باعث یزید اور یزیدیت کی طرح نجد اور نجدیت کے الفاظ بھی مسلمانوں میں گالی کے مترادف ہو کر رہ گے ہیں۔شیطان والی تاحید کی علمبرداری اور انبیائے کرام کے خداداد علوم واختیارات کا انکار تنقیص آمیز لہجے میں کرنا ان لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔خدائے ذوالمنن سب مسلمانوں کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔

آمین ثم آمین

حدیث نمبر 105

حدثنا علیّ بن عبدالله حدثنا ازھر بن سعد عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال ذکر النبیّ ﷺ اللّٰھم بارك لنا فی شامنا،اللّٰھم بارك لنا یمننا،قالوا وفی نجدنا قال اللّٰھمّ بارك لنا فی شامنا اللّٰھم بارك لنا فی یمننا قالوا یارسول الله وفی نجدنا،فاظنّهٗ قال فی الثالثة ھناك الزّلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے،اے اللہ ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے،لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے نجد میں بھی،آپ نے دعا کی اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے،اے اللہ ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت

دے، لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی، میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ (وہابیت) وہیں سے نکلے گا۔

فائدہ:

نجد بھی حجاز مقدس کا ایک علاقہ ہے جیسے شام اور یمن رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ شام اور یمن کے لیے دعائے برکت تین دفعہ فرمائی، ہر دفعہ نجد کے لیے بھی دعائے برکت کے لیے عرض کی گئی، لیکن آپ نے دعا نہ کی اور تیسری دفعہ کی گزارش کے جواب میں دعا نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کی سنگت وہیں سے نکلے گی یا شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔

حدیث نمبر 106

حدثنا یحیٰ بن سلیمان قال اخبرنی ابن وھب قال حدثنی عمروبن محمد انّ اباہ حدثہ عن ابن عمر قال کنّا نتحدّث بحجّة الوداع والنّبیّ ﷺ بین اظھر ناولا ندری ماحجّة الوداع فحمد اللہ واثنی علیہ ثم ذکر المسیح الدجال فاطنب فی ذکرہ وقال مابعث اللہ من نبیّ الا انذر امّتہٗ انذرہ نوح وّالنّبیّون من بعدہٖ وانّہٗ یخرج فیکم فما خفی علیکم من شانہٖ فلیس یخفٰی علیکم ان ربکم لیس علٰی مایخفٰی علیکم ثلاثا انّ ربّکم لیس باعور وانّہٗ عین الیمنٰی کانّ عینہٗ عنبة طافیة الا انّ اللہ حرم علیکم دمائکم واموالکم کحرمة یومکم ھذا فی بلدکم ھذا

فی شھر کم ھذا الا ھل بلغت قالوا نعم قال اللّٰھم اشھد ثلث ویلکم او ویحکم انظرو لا ترجعوا بعدی کفارًا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ (رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کر رہے تھے اور نبی کریم ﷺ ہمارے پیچھے کھڑے تھے اور ہم حجۃ الوداع کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور اس کے بعد مسیح دجّال کا ذکر فرمایا، اور تفصیلاً ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے نہ ڈرایا ہو، خواہ وہ حضرت نوح ہوں یا ان کے بعد والے انبیائے کرام، وہ تم میں ضرور آئے گا تم پر اس کی نشانیاں پوشیدہ نہیں ہیں۔

آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے، جبکہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا، اور اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔ خبردار ہو جاؤ، کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے خون اور مال اسی طرح حرام فرمائے ہیں جیسے اس دن کو، اس شہر کو اور اس مہینے کو حرام فرمایا ہے۔ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا؟ لوگوں نے جواب دیا، ہاں، کہا اے اللہ! گواہ رہنا یہ تین مرتبہ کہا، پھر فرمایا:

ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو، دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اتارنے لگ جاؤ۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا، جیسا کہ دجال کا ذکر کیا اور اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا، حالانکہ وہ قرب قیامت میں ہوگا، یہ سب پیارے آقا ﷺ کا علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 107

حدثنا مقدّم بن محمد قال حدثنی عمی القٰسم بن یحیٰی عن عبیدالله عن نّافع عن ابن عمر عن رسول الله ﷺ انّهٗ قال انّ الله یقبض یوم القیٰمة الارض وتکون السمٰوٰت بیمینهٖ ثم یقول انا الملك رواه سعید عن مالك وّقال عمر بن حمزة سمعت سالمًا سمعت ابن عمر عن النّبیّ ﷺ بهٰذا وقال ابوالیمان اخبرنا شعیب عن الزّهریّ اخبرنی ابوسلمة انّ ابا هریرة قال قال رسول الله ﷺ یقبض الله الارض۔

(رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں، پھر فرمائے گا کہ بادشاہ میں ہوں، عمر بن حمزہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ابوالیمان، شعیب، زہری ،ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بارے میں فرماتے ہوئے اس بات کی خبر دی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا، حالانکہ یہ سب کچھ بعد میں ہونے والا ہے۔لیکن حضور ﷺ نے پہلے ہی بیان فرمادیا ہے۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے خرید کر ہمیں انمول کردیا

روایت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 108

حدثنا صدقة بن الفضل قال اخبر نا ابن عيينة قال سمعت محمد بن المنكرر انه سمع جابراً يقول جئ بابى الى النبى ﷺ وقد مثل بهٖ ووضع بين يديه فذهبت اكشف عن وجههٖ فنها نى قومى فسمع صوت صائحة فقيل ابنة عمرا او اخت عمر فقال لم تبكى اولا تبكى مازالت الملٰئكة تظلّهٗ باجنحتها قلت لصدقة افيه حتى رفع قال ربما قالهٗ۔ (رواه البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ میرے والد محترم کو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا۔ جن کا مثلہ کر دیا گیا تھا۔ وہ آپ کے سامنے رکھ دیئے گئے۔ میں آگے بڑھ کر ان کا چہرہ دیکھنے لگا تو میری قوم نے مجھے منع کیا، اس کے بعد رونے کی آواز سنی گئی تو بتایا گیا کہ یہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے آپ نے، ارشاد فرمایا کہ تم کیوں روتی ہو حالانکہ فرشتے تو ان پر اپنے پروں سے سایہ کر رہے ہیں۔ (امام بخاری) نے جناب صدقہ سے پوچھا کہ اس روایت میں کیا حتّٰی رفع بھی ہے۔ فرمایا کبھی کبھی (حضرت جابر) یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب اور غیب کی چیزوں کو دیکھنے والی نگاہ نبوت کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت جابر کے والد کے بارے میں فرمایا کہ ان پر فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرر ہے ہیں۔ حالانکہ فرشتے غیب ہیں۔ لیکن آپ ﷺ اپنی نگاہ نبوت سے انہیں دیکھ رہے ہیں، معلوم ہوتا ہے حضور ﷺ اپنی نگاہ نبوت سے سب غیب کی چیزیں دیکھتے ہیں جن چیزوں کو عام لوگ نہیں دیکھ سکتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو غیب کی چیزوں کو دیکھنے والی نگاہ عطا فرمائی ہے۔ اس لیے تو آپ نگاہ نبوت سے غیب کی چیزیں دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی عظمت کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

آپ کی شان پہ جان بھی قربان ہے

مرویات

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 109

حدثنا عبدالله بن محمد حدثنا سفيان عن عمر وسمع جابرا عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ قال يأتی زمان يغزو الئام من الناس فيقال فيكم من صحب النبی ﷺ فيقال نعم فيفتح عليه ثم يأتی زمان فيقال فيكم من صحب اصحاب النبی ﷺ فيقال نعم فيفتح ثم يأتی زمان فيقال فيكم من صحب صاحب اصحاب النبی ﷺ فيقال نعم فيفتح۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ ایک ایسا وقت آئے گا۔ جب لوگ فوج در فوج ہو کر جہاد کریں گے ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی کریم ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب اثبات میں ہوگا۔

پس وہ دشمنوں پر فتح پائیں گے۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی صحبت اٹھائی ہو، جب انہیں بھی اثبات میں جواب ملے گا تو یہ بھی فتح یاب ہوں گے۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہے جس نے

اصحاب رسول عربی ﷺ کی صحبت اختیار کرنے والوں کی صحبت اٹھائی ہو؟ کہا جائے گا ہاں! پس یہ بھی فتح یاب ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے آنے والے وقت کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔ اور کچھ حالات بھی بیان فرمائے، جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 110

حدثنا قتيبة ابن سعيد حدثنا سفيان عن عمر وعن جابر عن ابی سعيد رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال ياتی على الناس زمان يغزون فيقال فيكم من صحب الرسول ﷺ فيقولون نعم فيفتح عليه ثم يغزون فيقال لهم هل فيكم من صحب الرسول ﷺ فيقولون نعم فيفتح لهم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب دیں گے...... ہاں...... پس وہ دشمن پر فتح پائیں گے، پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی

کی صحبت سے مشرف ہوا ہو؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے تو انہیں بھی فتح سے نوازا جائے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ جو بعد میں سوال ہونا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سوال کا اور جو اثبات میں جواب دیا جانا تھا اس کا ذکر فرمایا، نیز آپ ﷺ نے بعد میں پائی جانے والی فتح کا ذکر فرمایا، حالانکہ وہ فتح بھی 9 کئی سال بعد میں ہونی تھی۔ یہ سب رسول کریم ﷺ کے علم غیب کا بلند و بالا مقام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بہت زیادہ علوم غیب عطا فرمائے ہیں۔

حدیث نمبر 111

حدثنا ابوالیمان اخبرنا شعیب عن الذھری قال اخبرنی ابوسلمة بن عبدالرحمٰن ان ابا سعید الخدری رضی الله عنه قال بینما نحن عند رسول الله ﷺ وھو یقسم قسماً اتاه ذوالخویصرة وھو رجل من بنی تمیمٍ فقال یارسول الله اعدل فقال ویلك ومن یعدل اذالم اعدل قد خبت وحسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر یارسول الله ائذن لی فیه اضرب عنقهٗ فقال دعه فان له اصحاباً یحقر احد کم صلٰوتهٗ مع صلٰوتهم وصیامهٗ مع صیامھم یقرئون القرآن لایجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرّمیّة ینظر الٰی نصلهٖ فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر الٰی رصافهٖ فما یوجد فیه شیء ثم ینظر الٰی نضیّهٗ وھو قد حد فلا یوجد

فیہ شیء ثم ینظر الیٰ قذذہٖ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق الفرث والدّم ایتھم رجل اسود احدٰی عضدیہ مثل ثدی المراۃ اومثل البضعۃ تدردر ویخرجون علیٰ حین فرقۃ من الناس قال ابو سعید فاشھد انی سمعت ھٰذا الحدیث من رسول اللہ واشھد ان علی بن ابی طالب قاتلھم وانا معہٗ فامر بذالک الرّجل فالتمس فاتی بہٖ حتی نظرت الیہ علیٰ نعت النبی ﷺ الذی نعتہٗ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم فرمارہے تھے، پس بنی تمیم کا یک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا، یارسول اللہ! انصاف سے کام لو، آپ نے فرمایا، تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو ناکام ونامرادرہ جاؤں گا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ!

اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس کی گردن اڑادوں، فرمایا: جانے دو کیونکہ اس کے اور بھی ساتھی ہیں تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے بالمقابل، یہ قرآن بہت پڑھیں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ اگر اس کے پکڑنے کی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا پھر اس کے پر کو

دیکھا جائے تب بھی کچھ نہیں ملے گا۔اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ ملے گا۔حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان سے گزرا ہے،ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا جس کا ایک بازو وعورت کے پستان کی مانند یا گوشت کا لوتھڑا ہوگا جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہوجائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ حدیث خود میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابوطالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور میں بھی لشکر اسلام کے ساتھ تھا۔حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔جب اسے لایا گیا تو اس کے اندر وہ تمام نشانیاں دیکھیں جو آپ ﷺ نے بیان فرمائیں تھیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے اس گستاخ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔اس کی طرح کے لوگ ہوں گے جو حضور اکرم ﷺ کے گستاخ ہوں گے۔اور آپ ﷺ نے فرمایا وہ نمازیں بڑی پڑھیں گے۔یہی آج دیکھا جارہا ہے کہ وہ لوگ نمازوں کے بڑے پابند ہیں،لیکن حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت کا انکار کرتے ہیں،یہ وہی لوگ ہیں جن کا حضور اکرم ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی ذکر فرمادیا۔

حدیث نمبر 112

حدثنا قتیبة حدثنا عبدالواحد عن عمارة بن القعقآع بن شبرمة حدثناعبدالرحمٰن بن ابی نعم قال سمعت ابا سعید الخدریّ یقول بعث علیّ بن ابی طالب رضی الله عنه الٰی رسول الله ﷺ من الیمن بذهیبة فی ادیم مقدوظ لّم تحصّل من ترابها قال فقسمها بین اربعة نفر بین عیینة بن بدر واقرع بن حابس وّزید الخیل والرّبع اما علقمة واما عامر بن الطفیل فقال رجل من اصحابه کنّا نحن احقّ بهٰذا من هؤلآء فقال فبلغ ذٰلك النّبیّ ﷺ فقال الا تأمنونی وانا امین من فی السّمآء یأتینی خبر من فی السّمآء صباحًا وّمسآء قال فقام رجل غائد العینین مشرف الوجنتین ناشز الجبهة کث اللّحیة محلوق الدّأس مشمّر الازار فقال یارسول الله اتّق الله قال ویلك اولست احق اهل الارض ان یّتّقی الله قال ثم ولّی الرّجل قال خالد بن الولید یارسول الله الا اضرب عنقهٗ قال لا لعلهٗ ان یکون یصلی فقال خالد وکم من مصلی یقول بلسانه مالیس فی قلبه قال رسول الله ﷺ انی لم اومر ان انقب قلوب النّاس ولا اشقّ بطونهم قال ثم نظر الیه وهو مقفّ فقال انّه یخرج من ضئفی هٰذا قوم یتلون کتاب الله طبا لّا یجاوز حناجرهم یمرقون من الدّین کما یمرق السّهم من الرّمیّة واظنّهٗ قال لئن ادرکتهم لاقتلنّهم قتل ثمود۔

(رواه البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا۔ جس سے ابھی مٹی صاف نہیں کی گئی تھی حضور نے وہ سونا چار (۴) آدمیوں میں تقسیم فرمادیا، یعنی عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان ،اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا، ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حق دار تھے۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم مجھے امانتدار شمار نہیں کرتے حالانکہ آسمان والے کے نزدیک تو میں امین ہوں اس کی خبریں تو میرے پاس صبح وشام آتی رہتی ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہو گیا، جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا اور اونچا تہبند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! خدا سے ڈرو...... آپ نے فرمایا...... تیری خرابی ہو، کیا میں خدا سے ڈرنے کا تمام اہل زمین سے زادہ مستحق نہیں ہوں؟ پھر وہ آدمی چلا گیا، حضرت خالد بن ولید عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! کیا میں اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو، شائد یہ نمازی ہو حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ ایسے نمازی بھی تو ہو سکتے ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پھر اس کی جانب

توجہ فرمائی اور وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا۔ اس وقت فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی، جو اللہ کی کتاب کو بڑے مزے سے پڑھے گی، لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے، جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ جب اس گستاخ نے آپ پر اعتراض کیا تو صحابہ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

رہنے دو، اس کی پشت سے اس جیسے کئی منکر ہوں گے، جو قرآن بہت پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ بعد میں ہونے والے منکروں کا بیان فرمانا۔ یہ بھی تو آپ ﷺ کے علم غیب کا کرشمہ ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی امت کو آگاہ فرما دیا تاکہ وہ ایسے منکروں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھے۔ کہیں ان کے بہکانے سے بہک نہ جائیں۔ ان کے زیادہ قرآن پڑھنے کی وجہ سے کہیں ان کے دھوکے میں نہ آجائے، اللہ تعالیٰ ایسے منکروں سے امت مصطفیٰ ﷺ کو محفوظ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 113

حدثنا موسی بن اسمٰعیل حدثنا عبدالواحد بن زیاد حدثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ یجیء نوح وامتهٗ فیقول الله تعالٰی هل بلّغت فیقول نعم ای رب ثم یقول لامتهٖ هل بلّغلم فیقولون لا ماجآئنا من نبی فیقول لنوح مّن یّشهد لك فیقول محمد ﷺ وامّتهٗ فیشهد انّهٗ قد بلّغ وهو قوله جلّ ذکرهٗ و کذٰلك جعلنا کم امّة وسطا لّتکونوا شهدآء علی الناس والوسط العدل۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی امت کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونگے تو اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا، کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ جواب دیں گے، ہاں اے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا، کیا تمہارے تک مرے احکام پہنچائے گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں بلکہ ہمارے پاس تو کوئی نبی آیا ہی نہیں تھا۔

اللہ تعالیٰ حضرت نوح سے فرمائے گا کیا تمہاری گواہی دینے والا کوئی ہے؟ عرض کریں گے حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت گواہ ہے پس یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے احکام پہنچا دیئے تھے اور یہی مطلب ہے اس ارشاد باری تعالیٰ کا: اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۳)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ قیامت کے دن پہلی امتوں کی گواہی دیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔ سب پہلوں کا بھی اور بعد والوں کا بھی علم عطا فرمایا ہے۔ کیونکہ بغیر علم کے گواہی نہیں دی جاسکتی اور یہ جو امت کا ذکر ہے کہ پہلی امتوں کی امت بھی گواہی دے گی، یہ بھی حضور ﷺ کے علم کا کمال ہے کیونکہ امت نے آہ سے پہلی امتوں کے احوال سنے ہیں۔ یہ امت پہلی امتوں کی گواہی آپ سے سن کر دے گی، آپ ﷺ چشم دیدہ گواہی دیں گے۔

حدیث نمبر 114

حدثنا محمد بن عبدالعزیز حدثنا ابو عمر حفص بن میسرة عن زید بن اسلم عن عطآء بن یسار عن ابی سعید الخدریؓ انّ اناسًا فی زمن النّبیّ ﷺ قالوا یارسول الله هل نریٰ ربّنا یوم القیٰمة قال النّبیّ ﷺ نعم هل تضآرون فی روية الشمس بالظهيرة ضوء لّیس فیها سحاب قالوا لا قال وهل تضآرّون فی روية القمر ليلة البدر ضوء ليس فيها سحاب قالوا لا قال النّبیّ ﷺ ما تضارّون فی روية الله عزّوجلّ یوم القیٰمة الا کماتضارّون فی روية احدهما اذا کان یوم القیٰمة اذّن مؤذّن یتبع کل امّة ما کانت تعبد فلا یبقٰی من کان یعبد غیر الله من الاصنام

والانصاب الا یستاقطون فی النّار حتی اذالم یبق الا من کان یعبدالله برّ او فاجر وغبّرات اهل الکتاب فیدعی الیهود فیقال لهم من کنتم تعبدون قالوا کنّا نعبد عزیر ابن الله فیقال لهم کذبتم مااتخذ الله من صاحبة ولا ولد فما ذاتبغون فقالوا عطشنا ربّنا فاسقنا فیشار الا تردون فیحشرون الی النّار کانّها سراب یحطم بعضها بعضا فیتساقطون فی النّار ثم یدعی النّصارٰی فیقال لهم من کنتم تعبدون قالوا کنّا نعبد المسیح بن الله فیقال لهم کذبتم ماتخذ الله من صاحبة ولا ولد فیقال لهم ماذا تبغون فکذٰلك مثل الاوّل حتی اذا لم یبق الا من کان یعبد الله من برّ اوفاجر اتاهم ربّ العٰلمین فی ادنٰی صورة من التی راوه فیها فیقال ماذا تنتظرون تتبع کل امّة ماکانت تعبد قالوا فارقنا النّاس فی الدّنیا علیٰ افقر ماکنا الیهم لم نضاحبهم ونحن ننتظر ربّنا الّزی کنّا نعبد فیقول انا ربّکم فیقولون لا نشرك بالله شیئا مرّتین او ثلٰثا۔

(رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں بعض لوگوں نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، کیا دوپہر کے وقت جب کہ دھوپ نکلی ہوئی ہو اور آسمان میں بادل بھی نہ ہوں تو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف

ہوتی ہے؟لوگوں نے جواب دیا......نہیں......فرمایا کیا چاندنی رات میں جبکہ چاندنی چھائی ہوئی ہو اور آسمان پر بادل بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوگی،لوگوں نے کہا......نہیں......نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں تمہیں اسی طرح کوئی تکلیف یا رکاوٹ نہیں ہوگی اور قیامت کے روز تم اللہ جل شانہ کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھو گے۔جیسے آج ایک دوسرے کو دیکھتے ہو۔قیامت کے روز ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تم سے جو گروہ خدا کے سوا جس بت یا تھا کو پوجتا تھا،آج اس کے پیچھے ہو جائے،چنانچہ ایسے تمام لوگ جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے،یہاں تک کہ وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرتے تھے۔خواہ وہ نیک ہوں یا بد،جن میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کیا کرتے تھے؟وہ کہیں گے ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے۔اچھا بتاؤ اب تم کیا چاہتے ہو؟وہ کہیں گے کہ ہمیں پیاس لگی ہوئی ہے۔

لہٰذا اے ہمارے رب!ہمیں پانی پلا دے۔پھر ریت کے ایک میدان کے متعلق کہا جائے گا کہ کیا تم وہ پانی نہیں دیکھتے چنانچہ وہ سب اس آگ میں جمع کر لیئے جائیں گے۔یعنی دیکھنے میں وہ سراب ہوگی (یعنی دکھائی دے گا پانی اور ریت ہے لیکن ہوگی آگ) جس کے بعض شعلے دوسروں کو کھا رہے ہوں گے،پس وہ اس آگ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت

کرتے تھے۔ وہ کہیں گے ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی پوجا کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے پھر ان سے کہا جائے گا کہ اچھا یہ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ چنانچہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو ان سے پہلے یہودی گروہ کے ساتھ ہوا۔ یہاں تک کہ صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔ پھر اللہ تعالیٰ بہت قریب سے ایسی صورت (جس کی کوئی صورت نہیں) میں جلوہ فرمائے گا جس میں اسے دیکھا جاسکے، پھر اسے پوچھا جائے گا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ حالانکہ آج ہر ایک اس کے ساتھ ہے، جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے تو ان لوگوں کو دنیا میں چھوڑ دیا تھا۔ جبکہ ان کی بڑی ضرورت تھی۔ اور ہم تو اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں ان سے فرمایا جائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں وہ دو تین مرتبہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی ان چیزوں کا بیان فرمایا جو قیامت کے بعد ہونے والی ہیں۔ جنت میں جنتیوں کو اللہ کا دیدار ہوگا۔ یہ بھی آپ ﷺ نے بیان فرمایا۔ حالانکہ وہ سب کچھ قیامت کے بعد ہے۔ آپ ﷺ نے پہلے ہی بیان فرمادیا۔ آپ کا پہلے بیان فرمانا آپ کے علم غیب پر دلالت کرتا ہے۔

حدیث نمبر 115

حدثنا عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی حدثنا الاعمش حدثنا ابو صالح عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ یؤتٰی بالموت کھیئة کبش املح فینادی مناد یااھل الجنّة فیشرئبّون وینظرون فیقول ھل تعرفون ھٰذا فیقولون نعم ھٰذا الموت و کلّھم قدراٰہ ثم ینادی یااھل النّار فیشرئبّون وینظرون فیقول ھل تعرفون ھٰذا فیقولون نعم ھٰذا الموت و کلّھم قدراٰہ فیذبح ثم یقول یااھل الجنّة خلود فلا موت ویآاھل النّار خلود فلا موت ثم قدء وانذرھم یوم الحسرة اذا قضی الامر وھم فی غفلة وّھٰؤلآء فی غفلة اھل الدنیا وھم لایؤمنون۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

موت کو (قیامت کے روز) ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے اہل جنت...... پس وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے...... ہاں جانتے ہیں، یہ تو موت ہے۔ کیونکہ سب نے اسے دیکھا ہوگا۔ پھر پکارا جائے گا اے اہل جہنم...... وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے

ہاں جانتے ہیں، یہ تو موت ہے کیونکہ سب اسے (مرتے وقت) دیکھ چکے ہوں گے۔ پھر اسے (موت کے مینڈھے کو) ذبح کر کے کہا جائے گا:

اے اہل جنت! تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور اے اہل جہنم! تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا، جب کام ہو چکے گا اور وہ غفلت میں ہیں (آیت ۳۹) یعنی دنیا کے شیدائی اور ایمان نہیں لاتے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے موت کے ذبح ہونے کی خبر دی۔ یہ واقعہ بھی قیامت کے بعد بلکہ جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے کے بعد پیش آئے گا۔ لیکن آپ ﷺ نے ہزاروں سال پہلے بیان فرما دیا۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کیسے بیان کر سکتے تھے۔ کئی سو سال بعد پیش آنے والے واقعات کو بیان فرما دینا یہ آپ ﷺ کے علم غیب پر دلالت کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 116

حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابی حدثنا الاعمش حدثنا صالح عن ابی سعید الخدریؓ قال قال النبیؐ ﷺ یقول الله عزّوجلّ یوم القیٰمة یاادم یقول لبیّك ربّنا وسعدیك فینادی بصوت ان الله یأمرك ان تخرج من ذریتك بعثا الی النّار قال یاربّ وما بعث النّار قال من كلّ الف اراہ

قال تسعمائة وّتسعة وّتسعين فحينئذ تضع الحامل حملها ويشيب الوليد وترى النّاس سكرٰى وما هم بسكرٰى ولكنّ عذاب الله شديد فشقّ ذٰلك على الناس حتى تغيّرت وجوههم فقال النّبىّ ﷺ من يّاجوج وما جوج تسعمائة وّتسعة وّتسعين ومنكم واحد ثم انتم فى النّاس كالشعرة السّودآء فى جنب الثور الابيض او كالشّعرة البيضآء فى جنب الثور الاسود وانّى لارجو ان تكونوا ربع اهل الجنّة فكبّرنا ثم قال ثلث اهل الجنّة فكبّرنا ثم قال شطر اهل الجنّة فكبّرنا قال ابو اسامة عن الاعمش ترى النّاس سكارٰى وما هم بسكارٰى وقال من كلّ الف تسعمائة وتسعة وّتسعين وقال جديد وّعيسٰى بن يونس وابو معٰوية سكرٰى وما هم بسكرٰى۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ اے رب! میں تیری بارگاہ میں حاضر اور حکم ماننے کے لیے تیار ہوں۔ پس ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے جہنمیوں کے علیحدہ کردو، وہ عرض کریں گے کہ اے رب! جہنم کی طرف کس کو بھیجوں فرمایا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نوسوننانوے کو۔ پس اس وقت حاملہ کا حمل گر جائے گا اور بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔

اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے، مگر ہوگا یہ کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (آیت ۲) صحابہ کرام کو اس کا بڑا صدمہ ہوا اور ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نوسوننانوے یاجوج وماجوج سے ہوں گے اور ایک (جنت میں جانے والا) تم میں سے ہوگا پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں اس طرح ہو گے جیسے سفید بیل کے پہلو میں کالا بال یا کالے بیل کے پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں چوتھائی ہو گے۔ پس ہم نے (خوشی میں) تکبیر کہی، پھر آپ نے فرمایا اہل جنت کا تہائی حصہ۔ ہم نے پھر تکبیر کہی، پھر فرمایا کہ اہل جنت کے نصف۔ ہم نے پھر تکبیر کہی۔

ابو اسامہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ تو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے اور کہا کہ ہر ہزار میں سے نوسوننانوے، جریر اور عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہونگے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی ان چیزوں کا ذکر فرمایا جو قیامت کے بعد ہونگی۔ اور آپ ﷺ نے اپنی امت کا ذکر فرمایا تو جتنی آپ ﷺ کی امت جنت میں جائے گی، ان کا بھی ذکر فرمایا، اگر آپ ﷺ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کبھی ہزاروں سال بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر نہ فرماتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی امت کے ہر حال کو جانتے ہیں۔ اور جو معاملات قیامت کے بعد پیش آنے والے ہیں ان کو بھی جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 117

حدثنا ادم حدثنا اللّیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی هلال عن زید ابن اسلم عن عطآء بن یسّار عن ابی سعید رضی الله عنه قال سمعت النّبیّ ﷺ یقول یکشف ربّنا عن ساقهٖ فیسجد لهٗ کلّ مؤمن وّمؤمنة ویبقٰی من کان لیسجد فی الدّنیا ریآء وسمعة فیذهب لیسجد فیعود ظهرهٗ طبقًا واحدًا۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ (قیامت کے روز) جب اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی (جس کی حقیقت خدا خود جانے) کو ظاہر فرمائے گا تو تمام مومن مرد اور مومنہ عورتیں اس کے لیے سجدہ ریز ہوجائیں گے اور جو دنیا میں صرف دکھاوئے اور شہرت کے لیے سجدہ کیا کرتے تھے، جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی کمر تخت کے مانند ہوجائے گی (یعنی سجدہ نہ کرسکیں گے)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کا دیدار کرانے کا منظر بیان فرمایا اور یہ بھی فرمادیا کون لوگ سجدہ کریں گے اور کون نہیں کریں گے حالانکہ یہ معاملہ بھی قیامت کے بعد ہوگا۔

حدیث نمبر 118

حدثنا عبدالله بن یوسف اخبرنا مالك رضی الله عنه عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراهیم بن الحارث الثیمی عن ابی سلمة بن عبد الرّحمٰن عن ابی سعید الخدریّ رضی الله عنه انّهٗ قال سمعت رسول الله ﷺ یقول یخرج فیكم قوم تحقرون صلاتكم مع صلاتهم وصیامكم مع صیامهم وعملكم مع عملهم ویقرئون القراٰن لایجاوز حناجرهم یمرقون من الدّین كما یمرق السهم من الدّمیّة ینطر فی النّصل فلا یرٰی شیئاً وینظر فی القرح فلا یرٰی شیئا وینظر فی الدیش فلا یرٰی شیئا ویتمارٰی فی الفوق۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایسی قوم نکلے گی کہ اپنی نمازوں کو تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں، اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلے میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں حقیر جانو گے، وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ پیکان میں دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، لکڑی کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے، پر کو دیکھے تو کچھ نظر نہ آئے البتہ سوفار کو دیکھ کر شک گزرتا ہو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے گمراہ فرقوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نمازیں بڑی پڑھیں گے تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے حقیر جانو گے اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے حقیر جانو گے، اور وہ لوگ دین سے نکل گئے ہوں گے حالانکہ ایسے لوگ کافی عرصہ بعد میں ہونے والے تھے۔

حدیث نمبر 119

حدثنا ابو النعمان حدثنا مهدیّ بن میمون سمعت محمد بن سید ین یحدث عن مّعبد بن سیدین عن ابی سعید الخدریّ عن النّبیّ ﷺ قال یخرج ناس من قبل المشرق ویقرؤون القراٰن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدّین کما یمرق السّهم من الدّمیّة ثم لا یعودون فیه حتّٰی یعود السّهم الٰی فوقهٖ قیل ماسیما هم قال سیماهم التحلیق اوقال التسبید۔ (رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

معبد بن سیرین نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار

سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ ان کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا کہ سر منڈائے رکھنا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں آنے والے کچھ لوگوں کا ذکر فرمایا جو دین سے نکل گئے ہوں گے فرمایا وہ قرآن بڑا پڑھیں گے لیکن گلے سے نیچے نہیں اترے گا اور آپ ﷺ نے ان کی نشانی بھی بیان فرمادی فرمایا کہ وہ سر منڈائے ہوں گے۔

حدیث نمبر 120

حدثنا ادم قال ثنا شعبة قال حدثنی ابن الاصبهانیّ قال سمعت ابا صالح ذکوان یحدّث عن ابی سعید الخدریّ قال قال النّسآء للنّبیّ ﷺ غلبنا علیك الرّجال فاجعل لّنا یومًا مّن نّفسك فوعد هنّ یومًا لّقیهنّ فیه فوعظهنّ وامر هنّ فکان فیما قال لهن مامنکنّ امراة تقدّم ثلثة مّن ولدها الّا کان لها حجابًا مّن النّار فقالت امراة وّاثنین فقال واثنین۔

(رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عورتیں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں آپ کی جانب مرد ہم سے آگے

نکل گئے ہیں لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجیئے۔ آپ نے ایک روز کا وعدہ فرما لیا، ان سے ملے چنانچہ نصیحت فرمائی اور اوامر بتائے ان کے ساتھ ہی ان سے فرمایا تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے تین بچے آگے بھیجے مگر وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ دو بچے؟ فرمایا کہ دو بچے بھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ان بچوں کا ذکر فرمایا، حالانکہ وہ اس دن جہنم سے آڑ ہونگے۔

حدیث نمبر 121

حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالك عن عبدالرحمٰن بن عبدالله بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعة عن ابیه عن ابی سعید الخدریؓ انّهٗ قال قال رسول الله ﷺ یوشك ان تكون خیر مال المسلم غنم یّتبع بها شعف الجبال و مواقع القطر یفرّ بدینهٖ من الفتن۔

(رواہ البخاری فی کتاب الایمان)

ترجمہ:

عبداللہ بن مسلمہ مالک عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو صعصہ ان کے والد ماجد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور چٹیل میدانوں میں اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر

بھاگتا پھرے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فتنوں سے بچنے والے مسلمان کا ذکر فرمایا کہ وہ کس طرح اپنا دین بچائے گا۔

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی

مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عزت پر

خدا شاہد ہے کہ کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

روایت

حضرت عمیر ابن اسود عنسی رضی اللہ عنہما

حضرت عمیر ابن اسود عنسی رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 122

حدثنا اسحق بن یزید الدمشقی حدثنا یحیٰ بن حمزة قال حدثنی ثور بن یزید عن خالد بن معر ان انّ عمیر بن الاسود العنسی حدثهٗ انه اتٰی عبادة ابن الصامت وهو انازل فی ساحل حمص وهو فی بنآءٍ لهٗ ومعهٗ ام حرام قال عمیر فحدثتنا امّ حرامٍ انها سمعت النبی ﷺ یقول اول جیش من امتی یغزون البحر قد اوجبوا قالت ام حرام قلت یارسول الله انا فیهم قالَ انت فیهم ثم قال النبی ﷺ اول جیش من امتی یغذون مدینة قیصر مغفور لهم فقلت یارسول الله ، قال لا۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

عمیر بن اسود عنسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور وہ ساحل حمص پر اپنے مکان میں فروکش تھے۔ نیز ام حرام رضی اللہ عنہما ان کے پاس تھیں حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ام حرام کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا۔ ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت اُم حرام عرض گزار ہوئیں یارسول اللہ ﷺ!

کیا میں بھی ان میں ہوں......فرمایا......ہاں تم ان میں ہو، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پائیہ تخت میں جنگ کرے گا۔اس کی مغفرت فرمادی گئی ہے۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں ہوں......فرمایا......نہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا۔ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔حضرت اُم حرام کے بارے میں فرمایا، تو ان میں سے ہے یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے۔

مرویات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 123

حدثنا اسحٰق بن محمد القرویّ حدثنا مالك عن نافع عن عبدالله ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال تقاتلون اليهود حتى يختبئ احدهم ورآء الحجر فيقول ياعبدالله هذا يهودى ورّآئى فاقتلهٗ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت تم یہود سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی کسی پتھر کے پیچھے بھی چھپے گا تو پتھر کہے گا اے عبداللہ! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کردو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہود سے جنگ کرو گے اور اگر یہودی پتھر کے پیچھے چھپے گا، تو پتھر بول کر کہے گا۔ یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔ یہ سب باتیں بعد میں ہونے والی تھیں جن کو حضور ﷺ نے پہلے ہی بیان فرمادیا۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کیسے بیان فرماتے۔ سبحان اللہ یہ آپ ﷺ کا علم غیب ہے۔

حدیث نمبر 124

حدثنا ابراهیم بن المنذر حدثنا ابوضمرة حدثنا موسیٰ عن نافع قال عبدالله ذکر النبی ﷺ یوماً بین ظهری الناس المسیح الدّجّال فقال ان الله لیس باعور الا ان المسیح الدّجّال اعور العین الیمنیٰ کان عینهٗ عینة طافیة وارانی اللیة عندالکعبة فی المنام فاذارجل اٰدم کاحسن ماتریٰ من ادم الدجال تضرب لمتهٗ بین منکبیه رجل الشعر یقطررأسهٗ مآءً واضعایدیه علیٰ منکبی رجلین وهو یطوف بالبیت فقلت من هٰذا فقالوا هٰذا المسیح بن مریم ثم رایت رجلاورآءهٗ جعدقططا اعورا لعین الیمنیٰ کاشبه من رّایت بابن قطن واضعا یدیه علیٰ منکبی رجل یطوف بالبیت فقلت من هٰذا قالوا المسیح الدجال تابعه عبید الله عن نافع۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک روز لوگوں میں دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجّال کانا ہوگا۔ اس کی داہنی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور، میں نے آج رات خواب میں ایک شخص کو کعبہ کے پاس دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہیں گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ وہ دو (۲) آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کعبے کا طواف کرر ہا تھا۔ میں نے دریافت کیا۔ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا، یہ مسیح بن

مریم ہیں، پھر میں نے ان کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گھنگریالے ہیں اور داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ جنہیں میں نے دیکھا ہے وہ ان میں سے ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کندھے پر رکھ کر کعبے کا طواف کررہا ہے۔ میں نے دریافت کیا...... یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا...... یہ دجال ہے اسے عبیداللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔، آپ ﷺ نے دجّال کے بارے میں فرمایا کہ وہ کانا ہے، حالانکہ اس نے قرب قیامت میں آنا ہے یہ بھی آپ ﷺ کا علم غیب ہی تو ہے۔ جو آپ ﷺ بیان فرمارہے ہیں۔

حدیث نمبر 125

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الذھری عن سالم بن عبداللہ ان عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول وھو علی المنبر الا ان الفتنۃ ھھنا یشیر الی المشرق من حیث یطلع قرن الشیطان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ خبردار ہوجاؤ فتنہ ادھر ہے۔ مشرق کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے۔ یہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے اس جگہ کی طرف اشارہ فرمایا۔جہاں سے فتنہ ہونے والا ہے۔اس کی طرف اشارہ فرمایا،اورفرمایا یہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔آپ ﷺ فتنے کو اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی جانتے ہیں۔یہ بھی حضور ﷺ کا علم غیب ہے۔

حدیث نمبر 126

حدثنا الحکم بن نافع اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی سالم بن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول تقاتلکم الیھود فتسلطون علیھم ثم یقول الحجر یامسلم ھذا یھودی ورآئی فاقتلہ۔(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم یہودیوں سے لڑائی کروگے تو ان پر غالب آجاؤگے، یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلم!یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کردے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے

فرمایا:

آپ یہودیوں سے لڑو گے اور تم غالب آؤ گے، آپ نے لڑائی کی خبر بھی دی اور فتح کی بھی، اور فرمایا پتھر بھی بول کر کہے گا کہ میرے پیچھے یہودی ہے، اے مسلمان اسے قتل کر دے۔ یہ سب خبریں آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے دیں ہیں، حالانکہ یہ تمام واقعات کئی سو سال بعد میں ہونے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے علوم غیبیہ کی وسعت کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔

حدیث نمبر 127

حدثنا علیّ بن عبدالله حدثنا سنیان عن عمرو سالم ابن ابی الجعر عن عبدالله بن عمر وقال و کان علی ثقل النبیّ ﷺ رجل یقال لهٗ کرکرة قمات فقال رسول الله ﷺ هو فی النار فذهبوا ینظرون الیه فوجدوا عبآئة قد سرق غلّها قال ابو عبدالله قال بن سلام کرکرة یعنی بفتح الکاف وهو مضبوط کذا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کرکرہ نامی ایک شخص نبی کریم ﷺ کے اسباب کی حفاظت پر متعین تھا۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے، لوگ اس کی وجہ تلاش کرنے لگے تو اس کے سامان میں ایک عبا پائی جو اس نے مال غنیمت سے چھپا کر رکھ لی تھی۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن سلام کے قول کے مطابق کرکرہ کاف زبر کے

ساتھ اور یہ زیادہ درست ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کی خبر دی کہ وہ جہنمی ہے۔ کسی کے جنتی یا جہنمی ہونے کی خبر دینا، یہ بھی آپ کے علم غیب کا کمال ہے، جو اللہ کریم نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 128

حدثنا موسیٰ بن المنذر حدثنا جویریة عن نافع عبدالله رضی الله عنه قال قام النبیّ ﷺ خطیبافاشار نحو مسکن عائشة فقال هنا الفتنة ثلثا من حیث یطلع قرن الشیطان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرۂ مبارک کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: ادھر (مشرق) فتنہ ہے۔ تین مرتبہ یہ بات دہرائی، ادھر (نجد وغیرہ) سے شیطان سیرت لوگ نکلیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے، جو بعد

میں ہونے والے فتنے ہیں آپ ﷺ ان کو بھی جانتے ہیں، اس لیئے تو فرمایا ہے کہ فتنہ ادھر سے ہے، مشرق کی طرف آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا، اور فرمایا یہاں سے شیطان سیرت لوگ نکلیں گے۔

حدیث نمبر 129

حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالك عن عبدالله بن دينار عن عبدالله بن عمر رضى الله عنهما قال رايت رسول الله ﷺ يشير الى المشرق فقالها ان الفتنة ههنا انّ الفتنة ههنا من حيث يطلع قرن الشيطان۔ (رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے فتنے کے بارے میں بیان فرمایا اور جس جگہ سے فتنے کا ظہور ہونا ہے اس جگہ کی بھی نشاندہی فرمادی۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو کیسے بیان فرماتے۔ بعد میں ہونے والی چیزوں کا بیان فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 130

حدثنا سعید بن ابی مریم حدثنا نافع ابن عمر عن ابن ابی ملیکة قال قال عبدالله بن عمرو قال النبیّ ﷺ حوضی مسیرة شهر ماؤه ابیض من اللبن وریحهٗ اطیب من المسك و کیزانهٗ کنجوم السمآء من شرب منها فلا یظماء ابدًا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار، اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس میں سے پی لے تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حوض کوثر کے بارے میں بیان فرمایا حالانکہ وہ جنت میں ہے لیکن آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کافی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 131

حدثنا ابراهیم بن المنذر حدثنا معن قال حدثنی مالك عن نافع عن عبدالله بن عمر رضی الله عنهما انّ النبیّ ﷺ قال یوم یقوم النّاس

لربّ العٰلمین حتی یغیب احدھم فی رشحہٖ الٰی انصاف اذنیه۔

(رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس روز تمام انسان پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا ہوگا کہ کانوں کی لو تک اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے میدان محشر میں لوگوں کی جو کیفیت ہوگی اس کا بیان فرمایا۔ حالانکہ یہ بھی قیامت کے کافی عرصہ بعد میں ہونا ہے۔ لیکن حضور ﷺ نے اپنے علم غیب سے بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 132

حدثنا یحیٰ بن بکیر قال حدثنااللّیث عن عبید الله بن ابی جعفر قال سمعت حمزۃ بن عبدالله بن عمر قال سمعت عبدالله بن عمر قال قال النّبیّ ﷺ مایزال الرّجل یسال النّاس حتّٰی یأتی یوم القیٰمة لیس فی وجهہٖ مزعة لحمٍ وقال انّ الشّمس تدلو یوما القیٰمة حتّٰی یبلغ العرق نصف الاذن فبینما هم کذٰلك استغاثو باٰدم ثم بموسٰی ثم بمحمد ﷺ وزادعبدالله قال حدثنی اللّیث قال حدثنی ابن ابی جعفر فیشفع لیقضٰی بین الخلق فیمشی حتّٰی یأخذ بعلقة الباب فیومئذ یّبعثه الله مقامًا

محمودًا یحمدہٗ اھل الجمع کلّھم وقال معلّی حدثنا وھیب عن النّعمان بن راشد عن عبداللہ بن مسلم اخی الزّھریّ عن حمزۃ بن عبداللہ سمع ابن عمر عن النّبیّ ﷺ فی المسألۃ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

آدمی برابر لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے، یہاں کہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی، فرمایا کہ قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب آجائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حالت میں حضرت آدم سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت موسیٰ سے، پھر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عبداللہ، لیث، ابن ابو جعفر سے روایت ہے کہ آپ شفاعت کریں گے کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ ہو، یہاں تک کہ باب شفاعت کا حلقہ تھام لیں گے اس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا، تاکہ تمام جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں، معلیٰ، وہیب نعمان بن راشد زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم، حمزہ بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے نبی کریم ﷺ سے سوال کے متعلق روایت کی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے قیامت کی بعض چیزوں کا ذکر فرمایا۔

مرویات

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 133

حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا ابوعوانة حدثنا عبدالملك عن ربعی بن حراش قال قال عقبة بن عمر ولحذیفة الا تحدثنا ماسمعت من رسول الله ﷺ قال انی سمعتهٗ یقول ان مع الرجّال اذا خرج مآءً ونارًا واما الذی یری الناس انها النار فماء بارد واما الذی یری الناس انه مآء بارد فنار تحرق فمن ادرك منكم فلیقع فی الذی یرٰی انها نار فانهٗ عذب بارد قال حذیفة وسمعتهٗ یقول ان رجلا كان فیمن كان قبلكم اتاه الملك لیقبض روحهٗ فقیل لهٗ هل عملت من خیر قال ماعلم قیل لهٗ انظر قال ماعلم شیئا غیر انی كنت ابایع الناس فی الدنیا واجازیهم فانظر الموسرٗ واتجازو عن المعسر فادخلهٗ الله الجنة فقال وسمعتهٗ یقول ان رجلا حضرة الموت فلما یئس من الحیٰوة اوصٰی اهلهٗ اذا انا مت فاجمعوا الٰی حطباً كثیراً واوقدوا فیه ناراً حتی اذا اكلت لحمی وخلصت الٰی عظمی فامتحشت فخذوها فاطحنوها ثم انظرو یوماً راحا فاذروهُ فی الیم ففعلوا فجمعهٗ فقال لهٗ لم فعلت ذٰلك قال من خشیتك فغفر الله لهٗ قال عقبة بن عمرو وانا سمعتهٗ یقول ذلك وكان نباشاً۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دجال کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی۔ پس جس کو لوگ دیکھیں گے کہ یہ آگ ہے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ پس جو کوئی تم میں سے اس کے ہتھے چڑھ جائے تو وہ اس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگلے زمانوں کے کسی آدمی کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے پوچھا: کیا تجھے اپنی کوئی نیکی معلوم ہے؟ کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی نہیں اس سے کہا گیا، ذرا اور توجہ سے دیکھ، کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو مالدار کو مہلت دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے درگزر کرتا رہتا تھا تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ انہوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا: کہ ایک آدمی کی جب موت قریب آئی، اس کی زندگیء سے مایوسی ہوگی تو اس نے اپنے اہل وعیال کو وصیت کر دی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سارا ایندھن لے کر اس میں آگ لگا دینا۔ جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں لے کر پیس لینا۔ جس روز تیز ہوا چلے اس روز وہ راکھ کسی دریا میں ڈال دینا، خویش واقارب نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام اجزاء اکٹھے کر کے پوچھا..... تو نے ایسا کیوں

کیا؟ جواب دیا تیرے ڈر سے، پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

حضرت عقبہ بن عمرو نے ان سے کہا کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ وہ آدمی کفن چور تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے دجّال کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی ہوگی۔

حالانکہ وہ قرب قیامت میں آئے گا۔ لیکن آپ ﷺ اپنے علم غیب سے کئی سو سال پہلے ہی بیان فرما رہے ہیں۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو کیسے بیان کر سکتے تھے۔

حدیث نمبر 134

حدثنا یحی بن موسٰی حدثنا الولید قال حدثنی ابن جابر قال حدثنی بسر بن عبیداللہ الحضرمیؒ قال حدثنی ابو ادریس الخولانیؒ انہٗ سمع حذیفة ابن الیمان یقول کان الناس یسالون رسول اللہ ﷺ عن الخیر و کنت اسالہ عن الشر مخافة ان یدرکنی فقلت یارسول اللہ انا کنا فی جاھلیّةٍ وشر فجآئنا اللہ بھٰذا الخیر فھل بعدہ ھٰذا الخیر من شر؟ قال نعم قلت وھل بعد ذلك الشر من خیر؟ قال نعم وفیہ دخن قلت وما دخنہٗ قال قوم یھدون بغیرِ ھدیٍ تعرف منھم وتنکر قلت فھل بعد ذٰلك الخیر من شر؟ قال نعم دعاة الٰی ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یارسول اللہ صفھم لنا فقال ھم من جلدتنا ویتکلمونا

بالسنتنا قلت فما تأمرني ان ادركني ذٰلك قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولوان تعض باصل شجرة حتى يدركك الموت وانت على ذٰلك۔

حدثنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحى ابن سعيد وعن اسماعيل حدثني عن حذيفة قال تعلم اصحاب الخير وتعلّمت الشر۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھتے رہتے لیکن میں شر کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا۔اس خوف سے کہ کہیں وہ مجھ سے وابستہ نہ ہو جائے۔پس میں عرض گزار ہوا...... یارسول اللہ ﷺ! عہد جاہلیت کے اندر ہم شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہ خیر بھیج دی۔کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا...... ہاں!...... میں عرض گزار ہوا کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا ہے تو سہی لیکن اس میں ملاوٹ ہوگی، میں نے دریافت کیا ملائی کیا چیز جائے گی؟ فرمایا:

ایک قوم ایک راستہ بتائے گی، لیکن میرے راستے کے علاوہ تم ان میں بھلائی اور برائی کا مجموعہ دیکھو گے۔میں عرض گزار ہوا کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا:

ہاں کچھ مبلغ ہوں گے، جو لوگوں کو جہنم کے دروازوں کی طرف بلائیں گے، جو ان کے پاس آجائے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔میں نے عرض کیا، یارسول

اللہ! ہمیں ان کا کچھ حال بتائیے، فرمایا، وہ ہماری ہی قوم میں سے ہوں گے، ہماری ہی بولی میں گفتگو کریں گے، میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے وابستہ رہنا، عرض کیا، اگر مسلمانوں کی اس وقت نہ جماعت ہو اور نہ امام، فرمایا، پھر تمام، فرقوں سے علیحدہ رہنا اور بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی جڑ سے چمٹ جاؤ۔ یہاں تک کہ موت آئے اور تمہیں درخت سے وابستہ پائے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی سال بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا۔ اور فتنوں کا ذکر فرمایا، اور گمراہ مبلغین کا ذکر فرمایا، اور فرمایا کہ وہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلائیں گے حضور پاک ﷺ نے ایسے گمراہ مبلغین سے بچنے کا حکم فرمایا۔ اور اپنے صحابی کو جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا۔ اور اس جماعت سے اہل سنّت و جماعت مراد ہے جس طرح کہ ایک اور حدیث پاک میں حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اہل سنّت و جماعت جنتی ہیں۔ باقی سب فرقے جہنمی ہیں اور اس حدیث کو حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں بیان فرمایا۔

حدیث نمبر 135

حدثنا مسلم حدثنا شعبة عن عبدالملك عن رّبعى عن حذيفة قال سمعت النّبىّ ﷺ يقول مات رجل فقيل لهٗ ماكنت تقول قال كنت ابايع النّاس فاتجوّز عن الموسد واخفّف عن المعسر فغفرلهٗ قال ابو

مسعود سمعتهٗ من النبیّ ﷺ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاستقراض)

ترجمہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی مر گیا تو اس سے کہا گیا کہ تو کیا کیا کرتا تھا، عرض گزار ہوا کہ میں لوگوں سے تجارت کرتا تو مال دار سے درگزر کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا، پس اسے بخش دیا گیا حضرت ابو مسعود نے اسے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے لوگوں پر احسان کرنے والے کی بخشش کا ذکر فرمایا۔

حدیث نمبر 136

حدثنا مسدّد قال حدثنا یحیٰی عن الاعمش قال حدثنی شقیق قال سمعت حذیفة قال کنّا جلوسًا عند عمر رضی الله عنه فقال ایّکم یحفظ قول رسول الله ﷺ فی الفتنة قلت انا کما قالهٗ قال انّك علیه او علیها لبحریٔ قلت فتنة الرّجل فی اهلهٖ ومالهٖ وولدهٖ وجارهٖ تکفّرها الصلٰوة والصّوم والصّدقة والامروالنّهی قال الیس هٰذا ارید ولکنّ الفتنة الّتی تموج کمایموج البحر قال لیس علیك منها بأس یا امیر المؤمنین انّ بینك وبینها بابًا مفلقا قال ایکسرام یفتح قال یکسر قال اذاً لا یغلق ابدًا قلنا اکان عمر یعلم الباب قال نعم کماآنّ دون الغد

اللّیلة انّی حدّثنہٗ بحدیث لّیس بالاغالیط فھبنآ ان نّسال حذیفة فامرنا مسروقا فسالہٗ فقال الباب عمر۔ (رواہ البخاری فی کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

ترجمہ:

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کس کو یاد ہے میں نے کہا کہ مجھے، جیسا کہ آپ نے فرمایا حضرت عمر نے کہا کہ آپ اس بارے میں دلیر ہیں، میں نے کہا کہ انسان کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی مال اولاد اور ہمسائے میں ہوتا ہے اس کو نماز، روزہ، صدقہ اور امرونہی دور کردیتے ہیں، فرمایا کہ کیا میری مراد یہ ہے بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی موجوں کی طرح اُمڈ آئے گا، میں نے کہا امیر المؤمنین آپ کو اس سے کیا خطرہ جب کہ آپ کے اور اس کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا: وہ توڑا جائے گا، یا کھولا جائے گا، میں نے کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر کبھی بند نہیں ہوگا ہم نے کہا کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے کہا ہاں جیسے تم رات کے بعد اگلی کل کو، میں نے تم سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں ہم حضرت حذیفہ سے پوچھتے ہوئے ڈرے تو ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا، فرمایا کہ دروازہ حضرت عمر تھے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد فتنوں کے واقعہ ہونے کا بیان فرمایا ہے۔

روایت

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 137

حدثنا ابو النعمان حدثنا جرید بن حازم قال سمعت الحسن یقول حدثنا عمرو بن تغلب قال قال النبی ﷺ ان من اشراط الساعة ان تقاتلوا قوماً عراض الوجوہ کائن وجوھھم المجان المطرقة۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تم ایک ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ان کے چہروں کی بناوٹ کو بیان فرمایا۔ حالانکہ وہ لوگ کئی سو سال بعد میں ہونے والے ہیں۔ یہ سب آپ ﷺ کا بیان فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔ (سبحان اللہ)

روایت

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 138

حدثنی محمد بن الحکم اخبرنا النضر اخبرنا اسرائیل اخبرنا سعد الطائی اخبرنا محل ابن خلیفة عن عدی بن حاتم قال بینا انا عندا لنبی ﷺ اذاتاہ رجل فشک الیہ الفاقة ثم اتاہ اٰخر فشک قطع السبیل فقال یاعدی ھل رایت الحیرة قلت لم اٰرھا وقد انبئت عنھا قال فان طالت بک حیاة لنذین الظعینة ترتحل من الحیرة حتی تطوف بالکعبة لاتخاف احدًا الا اللہ قلت فیما بینی وبین نفسی فاین دعّار طیّ ء الذین قد سعرو البلادولئن طالت بک حیٰوة لتفتحن کنوز کسرٰی فقلت کسرٰی بن ھرمز قال کسرٰی ابن ھرمذولئن طالت بک حیاة لترین الرجل یخرج مل ئکفہٖ من ذھب اوفضة یطلب من یقبلہٗ منہ فلایجر احدًا یقبلہٗ منہ لیلقین اللہ احدکم یوم یلقاہُ ولیس منہ وبینہٗ ترجمان یترجم لہٗ فیقولن لہٗ الم ابعث الیک رسولاً فیبلّغک فیقول بلٰی فیقول الم اُعطک مالاً وافضل علیک فیقول بلٰی فلینظر عن یمینہٖ فلا یرٰی الا جھنم قال فینظر عن یسارہٖ فلا یرٰی قال عدی سمعت النبی ﷺ یقول اتقوالنار ولو بشقة تمرة فمن لم یجد شقة تمرة فبکلمة طیبة قال عدی فرایت الظعینة ترتحل من الحیرة حتی تطوف بالکعبة لا تخاف الا اللہ وکنت فیمن افتتح کنوز کسرٰی بن ھرمذولئن طالت

بكم حيوة لترون ماقال النبى ابو القاسم ﷺ يخرج مل ء كفه حدثنى عبدالله حدثنا ابو عاصم اخبرنا سعدان بن بشر حدثنا ابو مجاهد حدثنا محل بن خليفة سمعت عديا كنت عندا لنبى ﷺ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر فاقے کی شکایت کی، پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا، پس آپ نے فرمایا...... اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا، دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے...... فرمایا:

اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھ لوگے کہ ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے خدا کے سوا کسی دوسرے کا خوف نہیں ہوگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہو جائے گا۔ جنہوں نے آج شہروں میں آگ لگا رکھی ہے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور تم کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا...... کیا کسریٰ بن ہرمز کے...... فرمایا:

ہاں کسریٰ بن ہرمز کے، پھر فرمایا اگر تمہاری عمر نے وفا کی ضرور دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرلے لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ یقیناً تم میں سے ہر ایک تنہا اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اس روز تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو کسی کی ترجمانی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا...... کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا جس نے میرے احکام پہنچائے؟ پس وہ جواب دے گا...... کیوں نہیں، فرمائے گا، کیا میں نے تجھے وافر مال نہیں دیا تھا؟ عرض کرے گا، ضرور دیا تھا وہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم ہی نظر آئے گی اور بائیں جانب دیکھے گا تب بھی جہنم نظر آئے گی۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک چھلکا خیرات دے کر ہی سہی۔ جس سے کھجور کا ایک چھلکا بھی نہ دیا جاسکے وہ اچھی بات کہہ کر ہی جہنم سے بچے۔

حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور میری عمر نے اگر وفا کی تو نبی کریم القاسم ﷺ نے جو فرمایا تھا کہ ایک ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا۔ ضرور اسے بھی دیکھ لوں گا۔ اس حدیث کی دوسری سند میں مُحِلّ بن خلیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی سے سنا کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے بہت زیادہ بعد میں ہونے والے امور کا اور واقعات کا ذکر فرمایا۔ جس طرح کے اوپر حدیث میں موجود ہیں۔

مرویات

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 139

حدثنی سعید بن شرجیل حدثنا لیث عن یزید بن ابی الخیر عن عقبة بن عامر ان النبی ﷺ خرج یوماً فصلّٰی علیٰ اھل احد صلوٰتہٗ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرطکم وانا شھید علیکم انی واللہ لانظر الیٰ حوضی الان وانی قد اعطیت مفاتیح خذائن الارض وانی واللہ مااخاف بعدی ان تشرکوا ولکن اخاف ان تنافسوا فیھا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور غزوہ احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آ کر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:

بیشک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئی ہیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ آپ ﷺ نے

بعد میں ہونے والے معاملات کا ذکر فرمایا۔اور فرمایا مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا کوئی خوف نہیں۔البتہ تم دنیا میں پھنس جاؤ گے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی نگاہ نبوت سے قیامت تک اپنی امت کو دیکھ رہے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سے بھی زیادہ علم غیب عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 140

حدثنا عبداللہ بن یوسف عن عقبۃ بن عامر حدثنی یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر انّ النّبیّ ﷺ خرج یومًا فصلّٰی علٰی اھل احد صلٰوتہ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انّی فرط لکم فانا شھید علیکم وانّی واللہ لانظر علی حوضی الان وانّی اعطیت مفاتیح خزآئن الارض اومفاتیح الارض وانّی واللہ مااخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوافیھا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجنائز)

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز شہدائے احد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے،جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور بے شک خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق

ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ پھنس جاؤ۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے حوض کوثر کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ جن کا خیال یہ ہے کہ حضور ﷺ دیوار کے پرے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ وہ مقام مصطفیٰ ﷺ سے بے خبر ہیں۔

ثانیاً اس حدیث میں حضور نے حوض کوثر کو اپنا حوض فرمایا ہے کیونکہ پروردگار عالم نے وہ آپ کو عطا فرمادیا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا کی خدائی میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی بادشاہی حق اور مسلمہ ہے۔

ثالثاً اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ کو اپنی امت کے شرک میں مبتلا ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تھا۔ کیونکہ آپ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی تھیں۔ اس کے باوجود جن کو امت محمدیہ کا سواد اعظم شرک میں ڈوبا ہوا نظر آ رہا ہے۔ وہ خود ہی دیکھنے والی نگاہوں سے محروم ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث نمبر 141

حدثنا محمد بن عبدالرحیم اخبرنا زکریاء بن عدی اخبرنا ابن المبارك عن حیوۃ عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر قال صلّی رسول اللہ ﷺ علی قتلی احد بعد ثمانی سنین کا لمودّع للاحیاء والاموات ثم طلع المنبر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا

علیکم شهید وان موعد کم الحوض وانی لانظر الیه من مقامی هذا وانی لست اخشٰی علیکم ان تشرکوا ولٰکنی اخشٰی علیکم الدنیا ان تنافسوها قال فکانت اٰخر نظرتها الٰی رسول الله ﷺ۔

(رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شہیدان احد پر آٹھ سال کے بعد بھی اس طرح نماز پڑھی جیسے زندے مردوں کو رخصت کرتے ہیں، پھر خورشید رسالت نے منبر پر طلوع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں، میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔ ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے۔ اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک کروگے بلکہ تمہارے متعلق تو مجھے دنیاداری کی محبت کا ڈر ہے۔ جس کے باعث تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگوگے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا...... میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ (سبحان اللہ) یہ ہے نگاہ نبوت کا مقام۔ حوض کوثر تو جنت میں ہے لیکن آپ اسے یہاں ہی سے دیکھ رہے ہیں اور دوسرا آپ نے فرمایا کہ مجھے خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے۔ اس کے

باوجود کچھ لوگ نادانی میں یا تعصب میں آ کر یا پتہ نہیں کس وجہ سے مسلمانوں کو بات بات پر مشرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بچائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 142

حدثنی عمرو بن خالد حدثنا اللّیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن النبیّ ﷺ خرج یومًا فصلّٰی علٰی اهل احد صلٰوتهٗ علی المیّت ثم انصرف الی المنبر فقال انّی فرط لّکم و انا شهید علیکم وانّی لانظر الٰی حوضی الان وانّی اعطیت مفاتیح خزائن الارض اومفاتیح الارض انی واللہ مآاخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنّی اخاف علیکم ان تنافسوا فیها۔ (رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز باہر نکلے اور شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:

میں پہلے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں۔ اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں مرحمت فرمائی گئی ہیں یا مجھے زمین کی چابیاں عطا فرمائی گئیں ہیں۔ خدا کی قسم مجھے یہ مطلقاً تمہارے متعلق ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے۔ بلکہ ڈر تو اس بات کا ہے، کہ تم کہیں دنیا میں نہ پھنس جاؤ۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ اس سے اوپر والی حدیث میں بھی اس طرح کا بیان ہے۔ صرف تھوڑا سا فرق ہے۔ بس مفہوم تھوڑا سا ملتا جلتا ہے۔

حدیث نمبر 143

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اللّیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر انّ رسول الله ﷺ خرج یوما فصلّٰی علٰی اھل احد صلاتہٗ علٰی المیّت ثم انصرف الٰی المنبر فقال انّی فرطکم وانا شھید علیکم وانّی والله لانظر الٰی حوضی الان وانّی قد اعطیت مفاتیح خزآئن الارض اومفاتیح الارض وانّی والله مآاخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنّی اخاف علیکم ان تنافسوا فیھا۔

(رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز باہر نکلے اور شہدائے احد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھی جاتی ہے، پھر منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا: میں تمہارے لیے پیش خیمہ ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم بے شک میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں اور خدا کی قسم مجھے اس بات کا کوئی

ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور اپنے بعد مجھے تمہارے شرک میں مبتلا ہونے کا ڈر نہیں لیکن تم دنیا کی محبت میں پھنس جاؤ گے۔

مرویات

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 144

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الذھری قال حدثنی عروۃ بن الذبید ان زینب ابنة ابی سلمة حدثته ان اُم حبیبة بنت ابی سفیان حدثتھا عن زینب بنت جحش ان النبی ﷺ دخل علیھا فزعاً یقول لاالہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وما جوج مثل ھذا وخلق باصبعہٖ وبالّتی تلیھا فقالت زینب فقلت یارسول اللہ انھلك وفینا الصالحون قال نعم اذاکثر الخبث وعن الزھری حدثنی ھند بنت الحارث ان اُمّ سلمة قالت استیقظ النبی ﷺ فقال سبحان اللہ ماذا اُنزل من الخزآئن وما ذاانزل من الفتن۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ میرے پاس یہ فرماتے ہوئے خوف وہراس کی حالت میں تشریف لائے کہ لاالہ الااللہ عرب کی خرابی ہے اس شہر سے جونزدیک آگیا۔دیوار میں یاجوج وماجوج نے اتنا سوراخ کرلیا ہے، پھرآپ نے دو(۲) انگلیوں سے حلقہ بنا کر دکھایا۔

پس میں عرض گزار ہوئی یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم ہلاک ہوجائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک آدمی بھی موجود ہیں؟......فرمایا......ہاں ہلاک ہونگے،لیکن جب

برائی بڑھ جائے گی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے بیدار ہوکر فرمایا: سبحان اللہ! کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے برسائے گئے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔آپ ﷺ نے کئی سال بعد میں ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا۔اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کیسے بیان فرماسکتے تھے۔

حدیث نمبر 145

حدثنا یحی بن بکیر حدثنا اللّیث عن عقیل عن ابن شهاب عن عروة بن الزّبیر انّ زینب ابنة ابی سلمة حدثته عن امّ حبیبة بنت ابی سفیان عن زینب ابنة جحشٍ رضی الله عنهنّ انّ النّبیّ ﷺ دخل علیها فزعًا یّقول لااله الا الله ویل لّلعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وما جوج مثل هٰذهٖ وحلّق باصبعیه الابهام والّتی تلیها قالت زینب ابنة جحش فقلت یارسول الله انهلك وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ میرے پاس گھبراہٹ کے عالم میں تشریف فرما ہوئے۔آپ فرمارہے تھے اللہ کے

سوائے کوئی معبود نہیں، عرب کی خرابی ہے اس قریب آنے والے شر سے کہ یاجوج اور ماجوج نے آج دیوار میں اتنا شگاف کر دیا ہے، پھر انگشت شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ کر کے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں تو نیک لوگ بھی ہیں؟ فرمایا...... ہاں...... (ایسا اس وقت ہوگا) جب خباثت بڑھ جائے گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والی چیزوں کا بیان فرمایا۔ مستقبل کا بیان فرمانا آپ کے علم غیب پر دلالت کرتا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

مرویات

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 146

حدثنا محمد بن مسکین ابوالحسن حدثنا یحی بن حسان حدثنا سلیمان عن شریک بن ابی نمرٍ عن سعید بن المسیّب قال ابوموسٰی الاشعریؓ انّهٗ توضّآء فی بیتہٖ ثم خرج فقلت لالذمن رسول الله ﷺ ولا کونن معهٗ یومی ھٰذا قال فجآء المسجد فسال عن النبیّ ﷺ فقالوا خرج ووجّه ھٰھنا فخرجت علٰی اثرہٖ اسئال عنه حتی دخل بئر اریس فجلست عند الباب وبابھا من جریر حتی قضٰی رسول الله ﷺ حاجتهٗ فتوضّأ فقمت الیه فاذا ھو جالس علٰی بئراریس وتوسّط قفّھا وکشف عن ساقیه ودلاھما فی البئر فسلّمت علیه ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاکونن بوّاب رسول الله ﷺ الیوم فجآء ابوبکر فرفع الباب فقلت من ھٰذا فقال ابوبکر فقلت علٰی رسلك ثم ذھبت فقلت یارسول الله ابوبکر یستأذن فقال ائذن لهٗ وبشرہ بالجنة فاقبلت حتی قلت لابی بکر اُدخل ورسول الله ﷺ یبشرك بالجنة فدخل ابوبکر فجلس عن یّمین رسول الله ﷺ معهٗ فی القفّ ودلّٰی رجلیه فی البئر کما صنع النبیّ ﷺ وکشف عن ساقیه ثم رجعت فجلست وقد ترکت اخی یتوضاء ویلحقنی فقلت ان یرد الله بفلان خیرا یّرید اخاہ یأت بهٖ فاذا انسان یحرك الباب فقلت من ھٰذا فقال عمر

بن الخطّاب فقلت علٰی رسلك ثم جئت الیٰ رسول الله ﷺ فسلمت علیه فقلت هٰذا عمر بن الخطّاب یستأذن فقال ئذن لهٗ وبشره بالجنّة فجئت فقلت ادخل وبشرك رسول الله ﷺ بالجنة فدخل فجلس مع رسول الله ﷺ فی القفّ عن یّساره ودلّٰی رجلیه فی البئر ثم رجعت فجلست فقلت ان یّرد الله بفلان خیرًا یأت بهٖ فجآء انسان یحرك الباب فقلت من هٰذا فقال عثمان بن عفّان فقلت علٰی رسلك فجئت الٰی رسول الله فاخبرتهٗ فقال ئذن لهٗ وبشره بالجنة علٰی بلوٰی تصیبهٗ تصیبك فدخل فوجد القفّ قدملئی فجلس وجاهد من الشقّ الاٰخر قال شریك قال سعید بن المسیّب فاوّلتهما قبورهم۔

(رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور دل میں کہنے لگے آج میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت کروں گا اور ضرور آپ کے ساتھ رہوں گا پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم ﷺ کے متعلق پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ نقش قدم دیکھتے اور پوچھتے ہوئے چلتے رہے، یہاں تک کہ بئر اریس پر جا پہنچے۔ پس میں دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرمالیا تو میں اٹھ کر خدمت میں حاضر ہو گیا۔

آپ بئر اریس پر بیٹھ گئے منڈیر کے درمیان پنڈلیاں کھول لیں اور انہیں کنوئیں میں لٹکا لیا میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں سوچا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کا دربان بن کر رہوں گا۔ پھر حضرت ابو بکر آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے پوچھا...... کون ہے؟ جواب دیا، ابو بکر، میں نے کہا کہ ٹھہریئے، پھر میں جا کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ! یہ ابو بکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں، فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ، میں نے آگے بڑھ کر حضرت ابو بکر سے کہا کہ اندر آ جایئے اور رسول خدا آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں ۔پس حضرت ابو بکر آ کر رسول اللہ ﷺ کے دائیں جانب چبوترے پر بیٹھ گئے، اپنی ٹانگیں کنوئیں میں لٹکا لیں اور پنڈلیاں کھول دیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

میں واپس آ کر اپنی اسی جگہ بیٹھ گیا، میں اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ میں نے سوچا اگر اب اللہ تعالیٰ کسی پر یہاں بھیجنے کا کرم فرمائے تو کاش! وہ میرے بھائی کو بھی ساتھ لیتا آئے۔ اسی اثنا میں کسی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا کہ عمر بن خطاب ہے...... میں نے کہا...... ذرا ٹھہریئے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اسلام عرض کیا اور کہا: حضرت عمر اجازت طلب کر رہے ہیں۔ فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو، میں گیا اور کہا کہ اندر آ جایئے اور رسول اللہ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس یہ اندر آئے اور چبوترے پر رسول اللہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پیر کنوئیں میں لٹکا لیے۔

پھر میں واپس آ کر بیٹھ گیا اور اپنے جی میں کہا کہ کاش! اللہ تعالیٰ فلاں (ان کے بھائی) کے ساتھ بھی بھلائی کا ارادہ فرمائے، پس کسی نے دروازہ ہلایا، میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا...... عثمان بن عفان ہے...... میں نے کہا...... ذرا ٹھہریئے، پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا...... فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سناؤ اور ایک مصیبت انہیں پہنچے گی۔ پس میں نے انہیں داخل ہونے کے لیے کہا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری سنا رہے ہیں اور ایک مصیبت آپ کو پہنچے گی۔ وہ اندر داخل ہوئے تو چبوترے کو بھرا ہوا دیکھ کر دوسری جانب جا بیٹھے۔ شریک نے سعید بن مسیّت کا قول نقل کیا کہ اس سے میں ان کی قبریں مراد لیتا ہوں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر اور حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کو جنت کی بشارت دی حالانکہ یہ فیصلہ قیامت کے بعد ہونا ہے۔

حدیث نمبر 147

حدثنا عبدالله بن ابی الاسود حدثنا عبدالعزیز بن عبدالصمد العمیّ حدثنا ابو عمران الجونیّ عن ابی بکر بن عبدالله بن قیس عن ابیه انّ رسول الله ﷺ قال بجنّتان من فضّة اٰتیتهما وما فیهما وما بین القوم وبین ان یّنظرو الی ربهم الا ردآء الکبر علٰی وجهه فی جنّة

عدنٍ۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو جنتیں چاندی کی ہونگی، یہاں تک کہ ان کے برتن اور ان کی تمام چیزیں بھی اور دو (۲) جنتیں سونے کی ہوں گی۔ یہاں تک کہ ان کے برتن بلکہ وہاں کی ہر چیز سونے کی ہوگی، لوگ اپنے خدا کو دیکھیں گے اس پر جنت عدن میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی، ماسوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر عظمت کی چادر پڑی ہوئی ہوگی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث پاک میں بھی آپ نے غیب کی خبروں کا بیان فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا، دو جنتیں چاندی اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی۔ یہ بھی تو آپ نے غیب کی خبر دی ہے نا۔

حدیث نمبر 148

حدثنا محمد بن المثنّٰی قال حدثنی عبدالعزیز بن عبدالصمد حدثنا ابو عمران الجونیّ عن ابی بکر بن عبداللہ بن قیس عن ابیہ انّ رسول اللہ ﷺ قال انّ فی الجنّۃ خیمۃ من لؤلؤۃ مجوّفۃ عرضھا ستّون میلا فی کلّ زاویۃ مّنھا اھل ما یرون الأخرین یطوف علیھم المؤمنون وجنتان من فضّۃ اٰنیتھما وما فیھما ، وجنّتان من کذا اٰنیتھما وما فیھما

وما بین لقوم وبین ان ینظرو الٰی ربّھم الا ردآء الکبر علٰی وجھہٖ فی جنّۃ عدنٍ۔ (رواہ البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک خیمہ ایسا ہوگا جو ایک ہی کھوکھلے موتی کا ہوگا اور اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی، اس کے ہر کونے میں حوریں ہونگی ایک کونے والی دوسرے کونے والی حوروں کو نہیں دیکھ سکیں گی اور اہل ایمان ان کے پاس آئیں گے۔ وہاں دو جنتیں چاندی کی ہوں گی یہاں تک کہ ان کے برتن اور تمام چیزیں بھی اسی طرح۔ دو جنتیں سونے کی بلکہ ان کی ہر چیز بھی ان لوگوں کے لیے جنت عدن میں اپنے رب کے دیدار پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ ماسوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر کبریائی چادر پڑی ہوگی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے جنت کے کچھ احوال بیان فرمائے حالانکہ وہ سب کچھ قیامت کے بعد میں ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 149

حدثنا مسدّد حدثنا یحیٰ عن عثمان بن غیاث حدثنا ابو عثمان عن ابی موسٰی انّہٗ کان مع النّبیّ ﷺ فی حائط من حیطان المدینة وفی ید النّبیّ ﷺ عود یضرب بہٖ بین المآء والطّین فجآء رجل یستفتح فقال النّبیّ ﷺ افتح وبشّرہ بالجنّة فذهبت فاذا ابو بکر ففتحت لہٗ وبشّرتہٗ بالجنّة ثم استفتح رجل اٰخر فقال افتح لہٗ وبشّرہ بالجنّة فاذا عمر ففتحت لہٗ وبشّرتہٗ بالجنّة ثم استفتح رجل اٰخر وکان متّکئا فجلس فقال افتح وبشّرہ بالجنّة علٰی بلوٰی تصیبہٗ اوتکون فذهبت فاذا عثمان ففتحت لہٗ وبشّرتہٗ بالجنّة فاخبرتہ بالّذی قال، قال اللہ المستعان۔ (رواہ البخاری فی کتاب الادب)

ترجمہ:

ابوعثمان نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک باغ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے یہ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ تھا۔ نبی کریم ﷺ کے دست مبارکہ میں ایک لکڑی تھی جسے پانی اور مٹی میں مارتے تھے ایک شخص آیا اور دروزاہ کھولنے کے لیے کہا، آپ نے فرمایا:

دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو، میں گیا تو وہ حضرت ابوبکر تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دی، پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا آپ نے فرمایا:

دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو، دیکھا تو وہ حضرت عمر تھے۔ پس میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور جنت کی بشارت دی، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھولنے کی اجازت مانگی، لیکن آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی، اُٹھ بیٹھے اور فرمایا:

دروازہ کھول دو، اور اسے جنت کی بشارت دے دو، لیکن اس مصیبت کے ساتھ جو اسے پہنچے گی، یا اس کے لیے ہوگی، میں گیا تو وہ حضرت عثمان تھے، پس میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دے کر وہ بات بتائی جو حضور نے فرمائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جنت کی بشارت دی اور غیب کی خبر دیتے ہوئے حضرت عثمان کے بارے میں فرمایا کہ انہیں ایک مصیبت پہنچے گی، اور اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ ﷺ کیسے ایسی خبر دے سکتے تھے۔

مرویات

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 150

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا عبدالعزیز عن ابی حازم عن سھل بن سعد رضی اللہ عنه ان رسول اللہ ﷺ قال لاعطینّ الرّایة غدًا رجلا یفتح اللہ علٰی یدیه قال فبات الناس یدو کون لیلتھم ایّھم یعطاھا فلمّا اصبح الناس غدوا علٰی رسول اللہ ﷺ کلھم یرجوا ان یّعطاھا فقال این علیّ بن ابیطالب فقالوا یشتکی عینیه یارسول اللہ قال فارسلوا الیه فاتونی بهٖ فلما جآء بصق فی عینیه ودعالهٗ فبدءٖ حتی کان لم یکن بهٖ وجع فاعطاه الرّایة فقال علی یارسول اللہ اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا فقال انفز علیٰ رسلك حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الٰی الاسلام واخبرھم بما یحب علیھم من حق اللہ فیه فواللہ لان یھدی اللہ بك رجلاً واحدًا خیر لك من ان یکون لك حمر النعم۔

(رواہ البخاری فی کتاب المناقب)

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا۔ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح

مرحمت فرمائے گا۔ لوگ تمام رات اسی حسرت میں رہے کہ دیکھیئے صبح کس خوش نصیب کو جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ تمنا لیے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، کہ جھنڈا اسے مرحمت ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟

لوگوں نے جواب دیا کہ یارسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں فرمایا انہیں بلا کر لاؤ، پس انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی پس وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا فرمادیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ ﷺ اس وقت تک لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں...... فرمایا: خاموشی کے ساتھ جاؤ اور جب تم ان کے میدان میں جا اترو تو پہلے انہیں اسلام کی طرف بلانا اور جو ان پر واجب ہے۔ یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں بتانا پس خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے۔ کہ آپ ﷺ نے ایک دن پہلے ہی خیبر کے فتح ہونے کی خبر دے دی اور جس کے ہاتھ پر فتح ہونا ہے اس کی طرف بھی اشارہ فرمادیا۔

حدیث نمبر 151

حدثنا محمد بن ابی بکر المقرمیّ حدثنا فضیل بن سلیمان عن ابی حازم عن سھل ابن سعد رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لیدخلنّ من امّتی سبعون الفًاوسبعمائۃ الف لایدخل اوّلھم حتی یدخل اٰخرھم وجوھم علٰی صورۃ القمر لیلۃ البرد۔

(رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے میری امت کے ستر (70 ہزار یا سات) لاکھ افراد داخل ہوں گے ان سے پہلے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں تک کہ جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی چودھویں رات کے چاند کی طرح دمکتے ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا وسیع بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کے ان لوگوں کا بیان فرمایا جو پہلے جنت میں داخل ہونے والے ہیں، جو ان کے بعد داخل ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے (سبحان اللہ) آپ ﷺ نے ہزاروں سال پہلے ان کے چہروں کی چمک والی کیفیت کو بھی بیان فرمادیا۔ معلوم ہوتا ہے آپ ﷺ کے علم غیب کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔

حدیث نمبر 152

حدثنا علی بن عیاش حدثنا ابو غسان قال حدثنی ابو حازم عن سھل بن سعد السّاعدی قال نظر النبیّ ﷺ الٰی رجل یّقاتل المشرکین وکان من اعظم المسلمین غنآءً عنھم فقال من احب ان ینظر الٰی رجل من اھل النار فلینظر الٰی ھٰذا فتبعهٗ رجل فلم یزل علٰی ذٰلك حتی جرح فاستعجل الموت فقال بزبابة سیفهٖ فوضعهٗ بین ثدییه فتحامل علیه حتی خرج من بین کتفیه فقال النّبیّ ﷺ ان العبد لیعمل فیما یری النّاس عمل اھل الجنة وانّهٗ لمن اھل النّار ویعمل فیما یری الناس عمل اھل النّار وھو من اھل الجنة وانّما الاعمال بخواتیمھا۔

(رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کی جانب توجہ فرمائی جو مشرکین سے لڑ رہا تھا اور بلحاظ دولت وہ مسلمانوں کے منتخب افراد سے تھا پس آپ نے فرمایا کہ جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس آدمی کو دیکھ لے، چنانچہ ایک شخص جائزہ لینے اس کے پیچھے لگ گیا۔ چنانچہ وہ برابر لڑتا رہا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا پس اس نے مرنے میں جلدی کی، راوی کا بیان ہے اس نے تلوار سینے کے درمیان رکھی اور اپنے جسم کا پورا بوجھ اس پر رکھ دیا۔

یہاں تک کہ تلوار اس کے کندھوں کے درمیان سے نکل گئی۔ چنانچہ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا کہ آدمی عمل کرتا رہتا ہے جب کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ اہل جنت کے کام کررہا ہے لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور کوئی عمل کرتا ہے کہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ جہنم کے کام کررہا ہے لیکن وہ ہوتا جنتی ہے اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔ حالانکہ جنت اور جہنم کا فیصلہ قیامت کے بعد میں ہونا ہے۔ لیکن حضور پاک ﷺ نے پہلے ہی بیان فرما دیا پھر جب وہ آدمی خودکشی سے مرا جو آپ نے فرمایا تھا اُسی طرح ہوگیا۔

حدیث نمبر 153

حدثنا سعید بن ابی مریم حدثنا ابو غسّان حدثنی ابو حازم عن سهل انّ رجلا من اعظم المسلمین عنآء عن المسلمین فی غزوة غزاها مع النّبیّ ﷺ فنظر النّبیّ ﷺ فقال من احب ان ینظر الی الرجل من اهل النار فلینظر الیٰ هذا، فاتبعهٗ رجل من القوم وهو علیٰ تلك الحال من اشد الناس علی المشرکین حتی جرح فاستعجل الموت فجعل ذبابة سیفهٖ بین ثدییه حتی خرج من بین کتفیه، فاقبل الرجل الی النّبیّ ﷺ مسرعًا فقال اشهد انك رسول الله، فقال وما ذاك؟ قال قلت لفلان من احب ان ینظر الیٰ رجل من اهل النار فلینظر الیه وکان من اعظمنا عنآء عن المسلمین فعرفت انّه لایموت علیٰ ذٰلك، فلمّا جرح استعجل

الموت فقتل نفسهٗ فقال النبیّ ﷺ عند ذٰلك ان العبد لیعمل عمل اهل النار وانّهٗ من اهل الجنّة ویعمل عمل اهل الجنّة وانّهٗ من اهل النّار وانّما الاعمال بالخواتیم۔ (رواہ البخاری فی کتاب القدر)

ترجمہ:

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کے بہت بڑے جوان مردوں میں سے ایک آدمی کسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ جہاد کر رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا:

اگر کوئی کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے، چنانچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کے پیچھے ہولیا، جبکہ وہ اسی طرح مشرکوں کے ساتھ جان توڑ کر لڑ رہا تھا، یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی، چنانچہ تلوار کی نوک اس نے اپنے سینے کے درمیان رکھی یہاں تک کہ اس کے کندھوں سے پار نکل گئی۔ پس وہ آدمی جلدی سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا:

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، فرمایا کہ بات کیا ہوئی؟ عرض گزار ہوا کہ آپ نے فلاں کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے اور وہ مسلمانوں کی طرف سے جان توڑ کر لڑ رہا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ اس حالت میں نہیں مرے گا۔ لیکن جب وہ زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی کی اور خودکشی کر لی۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے لیکن وہ جہنمی

ہے۔اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس شخص کے جہنمی ہونے کی خبر دی اور واقعہ ہی آپ کے فرمانے کے مطابق اس نے آخر میں جہنمیوں والا عمل کر دیا تو وہ جہنمی ہو گیا۔

حدیث نمبر 154

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا یعقوب بن عبدالرحمٰن عن ابی حازم قال اخبرنی سهل بن سعد رضی الله عنه انّ رسول الله ﷺ قال یوم خیبر لاعطینّ هذه الرّایة غدًا رجلا یفتح الله علٰی یدیه یحبّ الله ورسولهٗ ویحبّه الله ورسولهٗ قال فبات النّاس یدوکون لیلتهم ایّهم یعطاها فلمّا اصبح النّاس غدوا علٰی رسول الله ﷺ کلّهم یرجوا ان یّعطاها فقال این علیّ بن ابی طالب فقیل هو یارسول الله یشتکی عینیه قال فارسلوا الیه فاتی بهٖ فبصق رسول الله ﷺ فی عینیه ودعالهٗ فبرءِ کان لم یکن بهٖ وجع فاعطاه الرّایة فقال علی یارسول الله اقاتلهم حتی یکونوا مثلنا فقال انفز علی رسلك حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الٰی اسلام واخبرهم بما یجب علیهم من حق الله فیه فوالله لان یّهدی الله بك رجلا واحدا خیرلك من ان یکون لك الحمر النّعم۔

(رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے روز فرمایا کہ کل یہ جھنڈا میں ایسے شخص کو دونگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے چینی کے ساتھ گزاری کہ دیکھیئے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سارے یہی تمنا لے کر آئے تھے کہ جھنڈا مجھے مل جائے، پس آپ نے فرمایا...... علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی...... یارسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں بلایا گیا۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا کی۔ پس وہ ایسے شفا یاب ہوئے گویا انہیں سرے سے تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پس جھنڈا انہیں عطا فرما دیا گیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! کیا میں اس وقت تک ان کے ساتھ لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں، فرمایا تم چپکے سے ان کے میدان میں جا اترو اور پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق ہونے کے باعث ان پر کیا واجب ہے۔ پس خدا کی قسم اگر ایک آدمی کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہاری وجہ سے ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اسے دوں گا، جس کے ہاتھ اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ کل ابھی آنے والی ہے۔ اور فتح بھی ابھی بعد میں ہونی ہے۔ لیکن حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرما رہے ہیں۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے بیان کر سکتے تھے۔ آپ کا پہلے بیان فرمانا یہ بھی تو آپ ﷺ کے علم غیب کی دلیل ہے۔ کاش وہ لوگ سمجھیں جو انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

مرویات

حضرت عبید اللہ بن ابورافع رضی اللہ عنہما

حضرت عبید اللہ بن ابورافع رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 155

حدثنا علیّ بن عبدالله حدثنا سفیان حدثنا عمروبن دینار سمعتهٗ منه مرّتین قال اخبرنی حسن ابن محمد قال اخبرنی عبیدالله بن ابی رابع قال سمعت علیا رضی الله عنه یقول بعثنی رسول الله ﷺ انا والزّبیروالمقداد ادبن الاسود قال انطلقوا حتی تأتوا روضة خاخ فان بها ظعینة ومعها کتاب فخذوه منها فانطلقنا تعادیٰ بنا خیلنا حتی انتهینا الی الرّوضة فاذانحن بالظعینة فقلنا اخرجی الکتاب اولنلقینّ الثّیاب فاخرجته من عقامها فاتینا بهٖ رسول الله ﷺ فاذا فیه من حاطب بن ابی بلتعة الیٰ اناس مّن المشرکین من اهل مکّة یخبرهم ببعض امر رسول الله ﷺ فقال رسول الله ﷺ یاحاطب ماهٰذا قال یارسول الله لاتجعل علیّ انّی کنت امراآء ملصقًا فی قریش وّلم اکن من انفسها وکان من معك من المهاجرین لهم قد ابات بمکة یحمون بها اهلیهم واموالهم فاحببت اذا فاتنی ذٰلك من النّسب فیهم ان اتّخذ عندهم یدًا یحمون بها قرابتی وما فعلت کفرًاولا ارتدادًا ولا رضًا بالکفر بعد الاسلام فقال رسول الله ﷺ لقد صدقکم قال عمر رسول الله دعنی اضرب عنق هذا لمنافق قال انّهٗ قد شهد بدرا وما یُدریك لعلّ الله ان یّکون قد اطّلع علیٰ اهل بدرٍ فقال اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم قال سفیان وایّ اسنادٍ

ھذا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

عبیداللہ بن ابورافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ نے مجھے حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن الاسود کو مقرر کر کے فرمایا کہ چلتے چلے جانا یہاں تک کہ تم روضہ خاخ تک پہنچ جاؤ۔ وہاں تمہیں ایک بڑھیا ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے، وہ خط اس سے لے آؤ، ہم روانہ ہو گئے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہوا سے باتیں کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم اس روضہ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو واقعی وہاں ایک بڑھیا موجود ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال کر دے دو ورنہ ہم تمہارے کپڑے بھی اتار دیں گے، آخر کار اس نے اپنے جوڑے سے خط نکالا، پس ہم اس سے خط لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے جب اسے دیکھا گیا تو وہ حضرت حاطب بن ابوبلتعہ کی جانب سے مکہ مکرمہ والے بعض مشرکین کے نام تھا، جس میں رسول اللہ کے بعض حالات کی انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ نے فرمایا:

اے حاطب، یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی سے کام نہ لیجیئے۔ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ قریش میں آ کر رہنے لگا لیکن قریشی نہیں ہوں۔ حضور کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی اہل مکہ سے رشتہ داریاں ہیں جن کے باعث ان کے اہل وعیال اور مال ودولت محفوظ ہیں۔ پس میں نے چاہا کہ میرا ان سے نسبی تعلق تو ہے نہیں کیوں نہ میں ان پر کوئی احسان کروں، جس کے باعث میرے

رشتہ دار بھی محفوظ رہیں، اور میں نے یہ حرکت کفر یا ارتداد کے باعث نہیں کی اور نہ مسلمان ہونے کے بعد میں کفر سے راضی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! حکم فرمائیے کہ میں اس منافق کی گردن اڑادوں، فرمایا: یہ تو غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات سے باخبر ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند کیا ہی عمدہ ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا وسیع بیان ہے کہ آپ ﷺ بیٹھے اپنے صحابہ کے پاس ہیں اور فرمایا فلاں مقام پر تمہیں ایک عورت ملے گی اس کے پاس خط ہے اور واقعی اس کے پاس سے خط ملا۔ جس کی آپ ﷺ نے خبر دی تھی حالانکہ وہ آپ ﷺ سے کافی فاصلے پر تھی۔ یہ سب آپ ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

مرویات

حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ

حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 156

حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا یعقوب بن عبدالرّحمٰن بن محمّد بن عبدالله ابن عبدالقاریّ عن ابی حازم قال اخبرنی سهل رضی الله عنه یعنی ابن سعدٍ قال قال النبیّ ﷺ یوم خیبر لاعطینّ الرّایة غدًا رجلًا یّفتح علٰی یدیه یحبّ الله ورسولهٗ ویحبّهٗ الله ورسوله فبات الناس لیلتهم ایّهم یعطی فغدوا کلهم یرجوه فقال این علیّ فقیل یشتکی عینیه فبصق فی عینیه ودعالهٗ فبراء کان لم یکن بهٖ وجعٍ فاعطاه فقال اقاتلهم حتی تکونوا مثلنا فقال انفز علٰی رسلك حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم فوالله لان یّهدی الله بك رجلًا خیر لّك من ان یّکون لك حمر النّعم۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہادوالسیرؔ)

ترجمہ:

ابوحازم فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی، وہ اللہ اور اس

کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھیئے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے، اگلے روز ہر ایک اس کا تمنائی تھا آپ نے ارشاد فرمایا: علی کہاں ہیں؟

لوگ عرض گزار ہوئے کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی، پھر انہیں عَلَم عطا فرما دیا، وہ عرض گزار ہوئے کہ میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں، تو آپ نے فرمایا:

چپکے سے جاؤ اور جب ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں دعوت اسلام دینا اور بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت سے نواز دیا تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

فائدہ:

رسول اللہ ﷺ کا فرمانا کہ یہ جھنڈا کل میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہو جائے گی۔ یہ بات **علم مافی غدٍ یا ماذا تکسب غدًا**۔ میں سے ہے جو غیوب خمسہ میں سے ایک ہے جن کو مفاتح الغیب بھی کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو غیوب خمسہ کا علم بھی عطا فرمایا تھا۔ **والحمد لله علٰی ذٰلك**۔

اس حدیث کے اندر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے مناقب

مذکور ہوئے ہیں۔ جب ایک روز پہلے نام لیے بغیر رسول اللہ ﷺ نے یہ اعلان فرمایا اور بشارت دی تھی تو اکثر صحابہ کرام کی یہی تمنا تھی کہ کاش! وہ خوش نصیب میں نکلوں۔ بایں وجہ انہوں نے ساری رات عبادت اور دعاؤں میں گزار دی۔ کیا یہ مناقب کوئی معمولی بات ہے کہ کل وہ فاتح خیبر ثابت ہو جائے گا نیز وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ جبکہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ سبحان اللہ

روایت

حضرت

ام خالد بنت خالد بن سعید

رضی اللہ عنہما

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہما کی روایت
سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 157

حدثنا حبان بن موسٰی اخبرنا عبداللہ عن خالد بن سعید عن ابیہ عن امّ خالد بنت خالد بن سعید قالت اتیت رسول اللہ ﷺ مع ابی وعلی قمیص اصغر قال رسول اللہ ﷺ سنّة سنّة قال عبداللہ وھی بالحبشیّة حسنة قالت فذھبت العب بخاتم النبوّة فزجدنی ابی قال رسول اللہ ﷺ دعھا ثم قال رسول اللہ ﷺ ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی قال عبداللہ فبقیت حتی ذکرت۔

(رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ:

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنہ، سنہ، حضرت عبداللہ بن مبارک، کا قول ہے کہ حبشی زبان میں حسنہ اچھی کو سنہ کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد ماجد نے مجھے ڈانٹا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔

اس کے بعد حبیب پروردگار نے کن کی کنجی سے فرمایا: لباس پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ، پھر پرانا کر اور پھاڑ، (یعنی لمبی عمر پائے) حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ ان کی درازئی عمر کا لوگوں میں چرچا ہوتا تھا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ایک صحابیہ کو خبر دی کہ تیری عمر بہت لمبی ہو گی، حالانکہ کسی کی عمر کی خبر دینا کہ کتنی ہے یہ کوئی نہیں بتا سکتا، سوائے اس کے جس کو اللہ نے علم غیب دیا ہے۔

جب آپ لوگوں کی زندگی کے بارے میں جانتے ہیں کہ کتنی ہے۔ اور جب چاہے کسی نہ کسی کا اظہار بھی فرما دیتے ہیں، جیسا کہ اس صحابیہ کو آپ نے خبر دی کہ تیری عمر لمبی ہے۔ یہ سب آپ ﷺ کا علم غیب ہے۔

روایت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 158

حدثنا حبان اخبرنا عبداللہ عن یونس عن الزہریؒ عن حمیر بن عبدالرّحمٰن انّہٗ سمع معاویۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من یّرد اللہ بہٖ خیرًا یفقّھہٗ فی الدین واللہ المعطی وانا القاسم ولا تزال ھٰذہ الامّۃ ظاہرین علٰی من خالفہم حتی یاتی امر اللہ وھم ظاہرون۔

(رواہ البخاریہ فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کا بھلا کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتا ہے اور دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن بانٹنے والا میں ہوں اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ غالب ہی رہیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے واقعات کی خبر دی، فرمایا یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اپنی امت کے ہر حال کو جانتے ہیں۔ یہ سب آپ ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

روایت

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 159

حدثنی الحمیری حدثنا الولید بن مسلم حدثنا عبداللہ ابن العلآء بن زبر قال سمعت بسربن عبیداللہ انہٗ سمع ابا ادریس قال قال سمعت عرف بن مالك قال اتیت النبیّ ﷺ فی غزوۃ تبوك وھو فی قبۃٍ مّن ادم فقال اعدو ستًا بین یدی السّاعة موتی ثم فتح بیت المقدس ثم موتان یأخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضة المال حتی یعطی الرّجل مائة دینا فیظلّ ساخطا ثم فتنة لایبقٰی بیت من العرب الا دخلته ثم ھدنة تکون بینکم وبین بنی الاصغر فیغرون فیاتونکم تحت ثمانین غایة تحت کل غایة اثنا عشر الفًا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والسیّر)

ترجمہ:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ چمڑے کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ ارشاد فرمایا: قیامت آنے سے پہلے چھ باتوں کو گن لینا،

۱...... میری وفات

۲...... فتح بیت المقدس

۳...... مرگی کی بیماری تم میں ایسے پھیلے گی جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے

۴...... مال کی کثرت کہ اگر کسی کو سو دینار دیئے جائیں تب بھی وہ خوش نہیں

ہوگا

۵......فتنہ وفساد کہ اہل عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گا

۶......پھر تمہارے اور بنی اصغر کے درمیان صلح ہوگی لیکن وہ معاہدہ توڑ کر تم سے لڑنے آئیں گے، ان کی فوج میں اسی (۸۰) جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (۱۲) ہزار افراد (گویا نو ۹ لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر جرار)۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والی کئی چیزوں کا بیان فرمایا۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے بیان فرماتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔

مرویات

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 160

حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابی حدثنا الاعمش حدثنا جامع ابن شدّاد عن صفوان بن محرز انهٗ حدثهٗ عن عمران بن حصين رضی الله عنهما قال دخلت على النبیّ ﷺ و عقلت ناقتی بالباب فاتاه ناس من ، بنی تميم فقال اقبلوا البشریٰ يابنی تميم قالوا قد بشرتنا فاعطنا مرتين ثم دخل عليه ناس من اهل اليمن فقال اقبلوا البشریٰ يااهل اليمن اذلم يقبلها بنو تميم قالوا قد قبلنا يارسول الله قالوا جئناك نسالك عن هٰذا الامر قال كان الله ولم يكن شیء غيرهٗ و كان عرشهٗ على المآء و كتب فی الذكر كل شیءٍ و خلق السّمٰوات ولا رض فنادیٰ منادٍ ذهبت ناقتك ياابن الحصين فانطلقت فاذا هی يقطع دونها السّراب فوالله لوددتّ انّی كنت تركتها وروٰی عيسٰی عن رقبة عن قيس ابن مسلم عن طارق بن شهاب قال سمعت عمر رضی الله عنه يقول قام فينا النبیّ ﷺ مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنّة منازلهم واهل النّار منازلهم حفظ ذٰلك من حفظهٗ ونسيهٗ من نسيهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں دروازے پر اپنی

اونٹنی کو باندھ کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، تو بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا:

اے بنوتمیم! بشارت قبول کرو، انہوں نے دو(۲) مرتبہ کہا کہ آپ نے بشارت تو دی اب کچھ عطا فرمائیے، پھر اہل یمن سے کچھ آدمی حاضر بارگاہ ہوئے، آپ نے فرمایا، اے اہل یمن! بشارت قبول کرو، جبکہ بنوتمیم نے اسے قبول نہیں کیا ہے، عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ ہم نے قبول کی، پھر عرض کرنے لگے کہ ہم آپ کی بارگاہ میں دین کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ بس ایک خدا کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوح محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ لیا تھا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، اس وقت ایک پکارنے والے نے آواز دی، اے حصین! آپ کی ناقہ دوڑ گئی ہے، میں گیا تو وہ سراب سے بھی پرے چلی گئی تھی، پس خدا کی قسم، میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ ہی دیتا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتدا سے ذکر فرمانا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور دوذخی اپنے مقام پر، پس اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ نے علم غیب کا بیان فرمایا ہے، اور اتنا وسیع بیان فرمایا، کہ قیامت تک جو ہونے والا ہے، جو ہو چکا ہے سب بیان

فرمادیا۔ بلکہ جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کا بیان فرما دیا، (سبحان اللہ) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کتنا وسیع علم غیب عطا فرمایا ہے۔اب بھی اگر کوئی نہ مانے اور کہے دیوار کے پیچھے کا بھی آپ ﷺ کو علم نہیں، تو اس سے بڑا گستاخ کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی بے ادبی سے بچائے اور سب مسلمانوں کو آپ ﷺ کی شان کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

حدیث نمبر 161

حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة قال سمعت ابا جمرة قال حدثنی زهدم بن مضرب قال سمعت عمران بن حصين رضی الله عنهما عن النّبیّ ﷺ قال خیر کم قرنی ثم الّذین یلونهم ثم الّذین یلونهم قال عمران فما ادری قال النّبیّ ﷺ بعد قوله مرّتین او ثلاثا ثم یکون بعدهم قوم یشهدون ولا یستشهدون ویخونون ولا یؤمنون وینذرون ولا یفون ویظهر فیهم السمن۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سب سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ پھر جو لوگ ان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ نبی کریم ﷺ نے اس ارشاد کے بعد اسے دو (۲) دفعہ دہرایا یا تین مرتبہ، پھر ان کے بعد

ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ نہیں بنایا گیا ہوگا۔ خیانت کریں گے اور ان کا کوئی یقین نہیں کرے گا۔ منّت مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے ،ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں آنے والے لوگوں کے حالات بیان فرمائے، کہ وہ اس اس طرح کے ہوں گے ان لوگوں کے حالات بیان کرنا جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ یہ حضور پاک ﷺ کے علم غیب جاننے کی پختہ دلیل ہے۔

حدیث نمبر 162

حدثنا عمران بن میسرة حدثنا ابن نضیل حدثنا حصین عن عامر عن عمران بن حصین رضی الله عنهما قال لا رقیّة الا من عین اوحمة فذکرتهٗ لسعید بن جبیر فقال حدثنا ابن عباس قال رسول الله ﷺ عرضت علیّ الامم فجعل النّبیّ والنّبیّان یمرّون معهم الرّهط والنّبیّ لیس معهٗ احد حتی رفع لی سواد عظیم قلت ماهٰذا؟لیس هٰذهٖ قیل هٰذاموسٰی وقومه قیل انظر الی الافق فاذاسواد یملاء الافق ثم قیل لی انظرهٰهنا وهٰهنا فی افاق السمآء فاذا سواد قد ملأ الافق قیل هٰذهٖ امّتك ویدخل الجنّة من هٰؤلآ سبعون الفًا بغیر حساب ثم دخل ولم یبیّن لهم فافاض القوم وقالوا نحن الّذین اٰمنّا بالله واتّبعنا رسولهٗ فنحن هم

اولادنا الّذین ولدوا فی الاسلام فانّ ولدنا فی الجاهلیّة فبلغ النّبیّ ﷺ فخرج فقال هم الّذین یسترقون ولا یتطیّرون ولا یکتوون وعلٰی ربهم یتوکّلون فقال عکاشت بن محصن امنهم انا یارسول الله ؟قال نعم، مقام اخر فقال امنهم انا قال سبقك عکاشة۔

(رواہ البخاری فی کتاب الطب)

ترجمہ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کوئی دم نہیں مگر نظر بد یا زہریلے جانور کے کاٹے کا، پس میں (حصین راوی) نے سعید بن جبیر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر کچھ امتیں پیش کی گئیں، پس ایک نبی یا دو نبی گزرے اوران کے ساتھ لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ایسے تھے کہ ان کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ مجھے ایک بہت بڑی جماعت دکھائی گئی میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کیا میری امت یہی ہے؟

کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی قوم، پھر کہا گیا کہ افق کی جانب دیکھیئے تو ایک ایسی (کثیر) جماعت نظر آئی جس نے افق کو بھرا ہوا تھا، پھر کہا گیا کہ ادھر اور ادھر بھی آسمانی افق کی جانب دیکھیئے، دیکھا تو اس جماعت نے ہر طرف سے افق کو بھرا ہوا ہے، کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر (۷۰) ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور یہ وضاحت نہ فرمائی کہ

وہ لوگ کون ہوں گے۔ چنانچہ لوگ جھگڑنے لگے کہ وہ ہم لوگ ہیں کیونکہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی پیروی کی ہے لہٰذا وہ جماعت ہم ہیں یا ہماری اولاد ہوگی جو اسلام کے اندر ہی پیدا ہوئی، کیونکہ ہماری پیدائش زمانہ کفر میں ہوئی تھی۔ جب نبی کریم تک یہ بات پہنچی تو آپ باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ وہ جماعت ان لوگوں کی ہے جو نہ منتر کریں، نہ بدشگونی لیں، نہ داغ لگوائیں اور اپنے رب پر بھروسہ کریں، پھر حضرت عکاشہ بن محصن عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! کیا میں اس جماعت سے ہوں فرمایا، ہاں، پھر ایک صحابی کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے: کیا میں بھی ان میں ہوں؟ فرمایا: کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی امتوں کا ذکر فرمایا اور اپنی امت سے جو بغیر حساب جنت میں جانے والے ہیں، ان کا بھی ذکر فرمایا اور حضرت عکاشہ کو بھی ان میں سے فرمایا یہ سب حضور پاک ﷺ کے علم غیب کی خوبیاں ہیں۔ جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

مرویات

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 163

حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابراھیم التّیمی عن ابیه عن ابی ذرّ رضی الله تعالیٰ عنه قال قال النبیّ ﷺ لابی ذرّ حین غدبت الشمس تدری این تذهب قلت الله ورسولهٗ اعلم قال فانها تذهب حتی تسجد تحت العرش فستاذن فیؤذن لها وتوشك ان تسجد فلا یقبل منها وتستاذن فلا یوذن لها یقال لها ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربها فلذٰلك قولهٗ تعالیٰ والشمس تجری لمستقرّ لها ذٰلك تقدیر العزیز العلیم۔ (رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غروب آفتاب کے وقت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا بیشک یہ جا کر عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے، پھر طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے، عنقریب ایسا وقت بھی آئے گا کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن قبول نہ ہوگا پھر طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا، لیکن نہیں

مرویات

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

ملے گی، اس سے کہا جائے گا کہ جدھر سے آیا ہے ادھر ہی لوٹ جا، تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے، یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (سورہ یٰسین آیت نمبر ۳۸)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس واقعہ کا بیان فرمایا، جو قیامت کے قریب پیش آنے والا ہے۔ سورج کی اس وقت جو کیفیت ہوگی، اس کا بیان فرمایا، حالانکہ یہ واقعہ قرب قیامت میں ہونے والا ہے۔

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے

جسے چاہیں اس کو نواز دیں یہ میرے حضور کی بات ہے

مرویات

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 164

حدثنا مسرد حدثنا یحیٰ بن سعید عن سفیان قال حدثنی ابوسحٰق قال سمعت البرآء بن عازب رضی اللہ عنہما قال اتی رسول اللہ ﷺ بثوب من حریر فجعلوا یعجبون من حسنہ ولینہٖ فقال رسول اللہ ﷺ لمنادیل سعدبن معاذ فی الجنۃ افضل من ھذا۔

(رواہ البخاری فی کتاب بداء الخلق)

ترجمہ:

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر متعجب تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت معاذ کے جنتی رومال کی کیفیت بیان فرمائی، اور فرمایا کہ وہ بہت ملائم ہوگا۔ حالانکہ وہ رومال جنت میں ہے۔ یہ بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا کمال ہے۔

مرویات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 165

حدثنا عمر بن حفص حدثناابی حدثنا الاعمش حدثنا زید بن وهب حدثنا عبدالله حدثنا رسول الله ﷺ وهو الصّادق المصدوق انّ احدکم یجمع فی بطن امّهٖ اربعین یومًا ثم یکون علقة مّثل ذلك ثم یکون مضغة مّثل ذٰلك ثم یبعث الله الیه ملك باربع کلمات فیکتب عملهٗ واجلهٗ ورزقهٗ وشقیّ اوسعید ثم ینفخ فیه الرّوح فانّ الرّجل لیعمل بعمل اهل النّار حتی مایکون بینهٗ وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل الجنة فیدخل الجنّة وانّ الرّجل لیعمل بعمل اهل الجنّة حتی مایکون بینهٗ وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النّار فیدخل النّار۔ (رواہ البخاری فی کتاب الانبیاء)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صادق ومصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی والدہ کے شکم میں چالیس روز اسی طرح (نطفے کی صورت میں) رہتا ہے، پھر وہ چالیس دن تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے، پھر وہ گوشت کی بوٹی بن کر اتنے ہی دن رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھ آئے۔

(۱) اس کا عمل (۲) اس کی موت

(۳) اس کا رزق (۴) شقی ہے یا سعید

پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے، بعض اوقات آدمی دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر نوشتہ تقدیر غالب آجاتا ہے کہ جنتیوں جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور یوں بھی ہو جاتا ہے کہ کوئی آدمی جنتیوں جیسے کام کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن قسمت کا لکھا پیش آجاتا ہے اور جہنمیوں جیسے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو فرشتہ اس کا رزق اس کی عمر اس کی موت اس کا نیک بخت ہونا اور اس کا بد بخت ہونا، یہ سب چیزیں فرشتہ لکھتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے ہر انسان کے بارے میں فرشتہ کو اتنا وسیع علم ہے اس انسان نے کیا کھانا ہے، کیا کرنا ہے، کتنی زندگی گزارنی ہے، اور کب موت آنی ہے، اسے اور اس کا انجام کیا ہونا ہے، جب فرشتہ کو اتنا وسیع علم غیب ہے تو حضور ﷺ سارے نبیوں کے سردار ہیں، اللہ کے پیارے حبیب ہیں، آپ کے علم غیب کا کون اندازہ کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی عظمت اور آپ ﷺ کے علم مقام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث نمبر 166

حدثنا عبدان عن ابی حمزة عن الاعمش عن ابراهیم عن عبیدة عن عبدالله رضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ قال: خیر النّاس قرنی ثم الّذین یلونهم ثم الّذین یلونهم ثم یجیء من بعدهم قوم تسبق شهادتهم ایمانهم شهادتهم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔اور پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں پر اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر سبقت لیتی پھریں گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ایسے بعد میں آنے والے لوگوں کا ذکر کیا جو قسمیں اٹھا اٹھا کر اپنی گواہیاں دیں گے۔

حدیث نمبر 167

حدثنا محمد بن خالد حدثنا عبید الله بن موسیٰ عن اسرآئیل عن منصور عن ابراهیم عن عبیدة عن عبدالله قال قال رسول الله ﷺ انّ

اٰخر اهل الجنّة دخولا الجنّة دخولا الجنّة واٰخر اهل النّار خدوجا مّن النّار رجل یخرج حبوا فیقول له ربه ادخل الجنة فیقول ربّ الجنّة ملاٰی فیقول لهٗ ذٰلك ثلٰث مدّاتٍ فکلّ ذٰلك یعید علیه الجنّة ملاٰی فیقول انّ لك مثل الدّنیا عشر مدار۔ (رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنتیوں میں سب سے آخری وہ ہوگا جو آخر میں جنت کے اندر داخل ہوگا اور جہنم سے نکلنے والوں میں سب سے آخری ہوگا جو گھسٹتا ہوا نکلے گا پس اس کا رب اس سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہوجا، وہ عرض کرے گا کہ اے رب جنت تو بھری ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ تین دفعہ اس سے یہی فرمائے گا اور وہ ہر دفعہ یہی جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر اس سے فرمایا جائے گا کہ تیرے لیے دنیا سے دس گنا جگہ ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس آدمی کا ذکر فرمایا جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور اس کے جہنم سے نکلنے کی کیفیت کو بھی بیان فرمایا۔۔۔ فرمایا کہ وہ گھسٹتا ہوا نکلے گا اور جو اس نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کرنا ہے اور اللہ کی بارگاہ سے جو اسے جواب ملنا ہے اس کا حضور نبی اکرم ﷺ نے کئی ہزاروں سال پہلے ہی ذکر فرما دیا۔

حدیث نمبر 168

حدثنی احمر بن عثمان حدثنا شریح بن مسلمة حدثنا ابراهيم بن یوسف عن ابیه عن ابی اسحق قال حدثنی عمرو بن میمون انّه سمع عبدالله بن مسعود رضی الله عنه حدث عن سعد بن معاذ انّه قال كان صديقا لامية بن خلف و كان اميّة اذا مربالمدينة نزل علٰى سعد و كان سعد اذا مرّبمكّة نزل علٰى اميّة فلمّا قدم رسول الله ﷺ المدينة انطلق سعد معتمرًا فلمانزل علٰى اميّة بمكّة فقال لاميّة انظرلی ساعة خلوة لعلّی ان اطوف بالبيت فخرج بهٖ قريبًا من نصف النّهار فلقيهما ابو جهل فقال ياابا صفوان من هٰذا معك فقال هٰذا سعد فقال لهٗ ابو جهل الا ارٰك تطوف بمكّة امنًا وّقد اٰويتم الصّباة وزعمتم انّكم تنصرونهم وتعينونهم اما والله لولا انّك مع ابی صفوان ما رجعت الٰی اهلك سالمًا فقال لهٗ سعد وّرفع صوتهٗ عليه اما والله لئن منعتنی هٰذا الا منعنك ماهواشدعليك منه طريقك علی المدينة فقال لهٗ اميّة لاترفع صوتك ياسعد علٰى ابی الحكم سيّد اهل الوادی فقال سعد دعنا عنك يااميّة فوالله لقد سمعت رسول الله ﷺ يقول انهم قاتلوك قال بمكّة قال لا ادری ففزع لذلك امية فزعًا شديدًا فلمّا رجع اُميّة الٰی اهلهٖ قال يا امّ صفوان الم تری ماقال لی سعد قالت وما قال لك قال زعم انّ محمد اخبرهم انهم قاتلیّ فقلت لهٗ بمكّة قال لا ادری فقال اميّة والله لا اخرج

من مّکّة فلمّا کان یوم بدر، استنفر ابو جهل النّاس قال ادر کواعیر کم فکره امیّة ان یّخرج فاتاه ابو جهل فقال یاابا صفوان انّك متی مایراك النّاس قد تخلفت وانت سیّد اهل الوادی تخلّفوا معك فلم یزل به ابو جهل حتی قال امّا اذاغلبتنی فوالله لاشترینّ اجور بعیر بمکة ثم قال امیة یاام صفوان جهزینی فقالت له یاآبا صفوان وقد نسیت ماقال لك اخوك الشربی قال لا مارید الا ان اجوزمعهم الا قریبًا فلمّا خرج امیّة اخذ لاینزل منزلًا الّا عقل بعیرهٗ فلم یزل بذٰلك حتی قتلهُ الله عزّوجلّ ببدرٍ۔

(رواہ البخاری فی کتاب المغازی)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کی امیہ بن خلف سے دوستی تھی، امیہ جب مدینہ منورہ آتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا اور حضرت سعد جب مکہ مکرمہ جاتے تو امیہ کے پاس قیام فرماتے جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سعد عمرہ کرنے گئے اور جب مکہ مکرمہ میں امیہ کے پاس ٹھہرے تو انہوں نے امیہ سے فرمایا: مجھے تنہائی کا ایسا وقت بتانا کہ بیت اللہ کا طواف کرسکوں، تو یہ اس کے ساتھ دوپہر کے وقت نکلے۔ تو ان دونوں کو ابو جہل مل گیا اور کہنے لگا۔ اے ابوصفوان! یہ تمہارے ساتھ کون ہے، امیہ نے جواب دیا کہ یہ سعد ہیں۔

پس ابو جہل نے حضرت سعد سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان سے مکہ مکرمہ میں طواف کر رہے ہو اور تم لوگوں نے دین سے پھرنے والوں کو پناہ دی ہے جبکہ تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ان کی مدد اور اعانت کر رہے ہو۔ خدا کی قسم، اگر تمہارے ساتھ ابو صفوان (امیہ) نہ ہوتے تو تم اپنے اہل و عیال کی جانب صحیح سالم لوٹ کر نہیں جا سکتے تھے۔

حضرت سعد نے اسے با آواز بلند جواب دیا، خدا کی قسم، اگر تو مجھے طواف سے روکے گا تو میں تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی گراں گزرے گی۔ یعنی براستہ مدینہ تجارت شام، امیہ نے ان سے کہا: اے سعد! ابو الحکم کے سامنے آواز بلند نہ کرو، یہ وادی کے سردار ہیں۔ حضرت سعد نے فرمایا:

اے امیہ! زیادہ حمایت نہ کرو، خدا کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے۔ پوچھا کیا مکہ مکرمہ میں؟ جواب دیا میں اور کچھ نہیں جانتا، امیہ اس خبر سے بڑا خوف زدہ ہوا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا...... اے ام صفوان! تمہیں معلوم ہے کہ سعد نے میرے متعلق کیا کہا ہے؟ دریافت کیا، بتاؤ تو سہی، انہوں نے تمہارے متعلق کیا کہا ہے اس نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ محمد نے مسلمانوں کو خبر دی ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے، میں نے ان سے پوچھا کہ مکہ مکرمہ میں؟ تو یہی جواب دیا کہ مجھے اور کچھ معلوم نہیں، پس امیہ کہنے لگا کہ خدا کی قسم، میں مکہ معظمہ سے نکلوں گا ہی نہیں۔

جب جنگ بدر کا موقعہ آیا تو ابو جہل نے لوگوں سے کہا کہ لڑائی کے لیے نکلو اور اپنے قافلے کو بچاؤ، لیکن امیہ نے نکلنا پسند نہ کیا پس ابو جہل اس کے پاس آ کر کہنے لگا

اے ابوصفوان جب تک لوگ تمہیں پیچھے رکا ہوا دیکھتے رہیں گے، تو وہ بھی رکے رہیں گے، کیونکہ تم وادی والوں کے سردار ہو۔ ابوجہل برابر اصرار کرتا رہا تو اس نے کہا جب تم نے مجھے مجبور کردیا تو خدا کی قسم میں ایسا تیز رفتار اونٹ خریدوں گا (بھاگنے کے لیے) جس کا مکہ مکرمہ میں جواب نہ ہو، پھر امیہ نے کہا اے ام صفوان!

میرے لیے سامان سفر تیار کرو وہ کہنے لگی، اے ابوصفوان معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے یثربی (مدنی) بھائی کی بات بھول گئے ہیں؟ جواب دیا کہ میں بھولا نہیں ہوں بلکہ صرف تھوڑی دور تک ان کا ساتھ دینے لگا ہوں، جب امیہ نکل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا اور برابر اسی طرح کرتا رہا یہاں تک کہ میدان بدر میں جا پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروادیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک۔ میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے امیہ کے قتل کی خبر دی حالانکہ وہ ابھی زندہ تھا۔ اس کے متعلق آپ ﷺ نے جس طرح فرمایا تھا وہ عین باعین اسی طرح ہوا اور اسے جنگ بدر میں قتل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو علم غیب ہے کہ کس نے کس کے ہاتھ سے مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر طرح کا علم غیب عطا فرمایا ہے۔

مرویات

حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما

حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 169

حدثنا سعید بن عفیر قال ثنا ابن وھب عن یونس عن ابن شھاب قال قال حمید بن عبدالرّحمٰن سمعت معاویة خطیبًا یّقول سمعت النّبیّ ﷺ من یّردالله بهٖ خیرًا یفقّهه فی الدّین وانّما انا قاسم والله یعطی ولن تذال ھٰذا الامّة قائمة علٰی آمر الله لایضرّھم من خالفھم حتی یاتی امر الله۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ فرمارہے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی فقہ یعنی (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔ بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی۔ اوران کے مخالف قیامت تک انہیں نقصان نہیں پہنچاسکیں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی رسول پاک ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی۔ قیامت تک مخالف انہیں نقصان نہیں پہنچاسکیں گے۔ یہ آپ کے علم غیب کا مقام ہے کہ قیامت تک کی خبر دے دی۔

حدیث نمبر 170

حدثنا ابراهیم بن المنذر قال حدثنی معن قال حدثنی مالك عن ابن شهاب عن حمید بن عبدالرّحمٰن عن ابی هریرة انّ رسول الله ﷺ قال من انفق زوجین فی سبیل الله نودی من ابواب الجنّة یا عبدالله هذا خیر فمن کان من اهل الصلٰوة دعی من باب الصّلٰوة ومن کان من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد ومن کان من اهل الصّیام دعی من باب الرّیّان ومن کان من اهل الصّدقة دعی من باب الصّدقة فقال ابوبکر بآبی انت وامّی یارسول الله ماعلٰی من دعی من تلك الابواب من ضرورة فهل یدعٰی احد مّن تلك الابواب کلّها قال نعم وارجوان تکون منهم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الصوم)

ترجمہ:

حمید بن عبدالرّحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی، اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے، نمازیوں کو باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا، اور جہاد کرنے والوں کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا، اور روزہ داروں کو باب الرّیّان سے بلایا جائے گا،

اور صدقہ کرنے والوں کو باب الصدقہ سے بلایا جائے گا، حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جوان دروازوں

سے بلایا گیا یہ تو خاص بات نہ ہوئی کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو سب دروازوں سے بلایا جائے گا، فرمایا: ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان میں سے ہو۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ لوگوں کو کس کس دروازوں سے جنت میں بلایا جائے گا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال

جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کہ صدقہ تیرا

مرویات

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 171

حدثنا صدقة قال اخبرنا ابن عيينة عن معمر عن الزّهرى عن هندٍ عن امّ سلمة وعمرو ويحى ابن سعيد عن الزّهرىّ عن امراة عن امّ سلمة قالت استيقظ النّبىّ ﷺ ذات ليلة فقال سبحان الله ما ذاانزل اللّيلة من الفتن وما ذافتح من الخزآئن ايقظوا صواحب الحجر فدبّ كاسية فى الدنيا عارية فى الأخرة۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

صدقہ، ابن عیینہ، معمر زہری، ہند، حضرت ام سلمہ، عمر و یحی بن سعید زہری ایک عورت سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا: سبحان اللہ آج رات کتنے فتنے، نازل کیے گئے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیئے گئے ہیں ان حجرے والی عورتوں کو جگادو۔ دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی ایسی ہیں جو آخرت میں ننگی ہوں گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا ذکر ہے۔ کیونکہ وہ فتنے جن کا آپ نے ذکر کیا وہ نازل نہ ہوئے تھے۔ بلکہ ہونے والے تھے۔ آپ نے پہلے ہی ان کا بیان فرمادیا اور آپ ﷺ نے نور نبوت سے ان کو معرض وجود میں آنے سے پہلے ہی دیکھ لیا اور ان کی خبر بھی دے دی۔

روایت

حضرت

سالم اور ابو بکر بن سلیمان بن ابو حثمہ

رضی اللہ عنہما

حضرت سالم اور ابو بکر بن سلیمان بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہما
کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 172

حدثنا سعید بن بن عفیر قال حدثنی اللّیث قال حدثنی عبدالرّحمٰن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب عن سالم وّابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ انّ عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال صلّی لنا النّبیّ ﷺ العشآء فی اٰخر حیاته فلمّا سلّم قام قال ارایتکم لیلیتکم هٰذهٖ فانّ رأس مائة سنة منها لایبقٰی ممّن هو علٰی ظهر الاوض احد۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

سالم اور ابو بکر بن سلیمان بن ابو حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ نے ہمیں اپنی حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں نماز عشاء پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا کیا تم نے اس رات کو دیکھا کیونکہ اس سے ایک صدی بعد کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ جو آج زمین کی پشت پر موجود ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کیونکہ آپ ﷺ نے ایک صدی بعد تک کی خبر دے دی۔ اور فرمایا کہ ایک صدی بعد موجودہ لوگوں میں سے کوئی باقی نہ ہوگا یہ آپ ﷺ کا وہ علم غیب ہے جو خدا نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

مرویات

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 173

حدّثنا اسمٰعیل قال حدّثنی مالك عن زید بن اسلم عن عطآء ابن یسارٍ عن عبدالله بن عبّاس قال خسفت الشّمس علٰی عهد النّبیّ ﷺ فصلّٰی قالوا یارسول الله وایّاك تناولت شیئًا فی مقامك ثمّ رایناك تکعکعت فقال انّی رایت الجنّة فتنا ولت منها عنقودًا ولواخذتهٗ لا کلتم منه مابقیت الدّنیا۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاذان)

ترجمہ:

عطا بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے نماز پڑھی، لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز پکڑی تھی؟ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے، فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے ایک خوشہ پکڑنے لگا تھا۔ اور اگر میں اسے لے لیتا تو تم اس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔

فائدہ:

اس حدیث سے نگاہ مصطفیٰ کی جھلک سامنے آتی ہے کہ آپ زمین پر مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔ لیکن نگاہ مصطفیٰ ساتوں آسمانوں کو چیر کر جنت کے

اندر بھی پہنچ گئی۔

معلوم ہوا کہ ان نگاہوں کے سامنے ایک آدھ دیوار تو کیا ہزاروں دیواریں بلکہ ساتوں آسمان بھی رکاوٹ نہیں بنتے۔ جبکہ ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو برس کے راستے کے برابر ہے۔ دریں حالات وہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوتے ہوئے اگر مشرق ومغرب اور شمال وجنوب تک دیکھنا چاہیں تو رکاوٹ کیا ہے۔ جبکہ زمین سے جنت کا جو فاصلہ ہے یہ اس فاصلے سے بہت زیادہ ہے جو مدینہ منورہ سے مذکورہ چاروں اطراف کا انتہائی فاصلہ ہے۔

معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ کے سامنے دور اور نزدیک کا معاملہ یکساں ہے۔ اور جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے۔ اسی طرح دور کی چیزوں کا بھی مشاہدہ فرمالیا کرتے تھے۔ اور اب بھی ساری دنیا کف دست کی طرح آپ کے سامنے ہے۔

دوسری یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ اس نماز میں جنت کے جس خوشے کو آپ توڑنا چاہتے تھے۔ اس کے متعلق فرمایا کہ اگر میں توڑلاتا تو تم اس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ یہ بات معاشیات کے ماہرین ہی بتا سکتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمان روزانہ کتنے پھل کھاتے ہیں۔ اور اگر ساری دنیا کے مسلمانوں کا حساب لگائیں تو وہ روزانہ کتنے پھل کھاتے ہوں گے۔ اب یوں حساب لگالیا جائے کہ امت محمد یہ اس وقت سے اب تک کتنے کروڑ در کروڑ ٹن پھل کھالیتی۔ قیامت تک کی بات چھوڑیئے کہ معلوم نہیں کب آئے گی لیکن اس ٹہنی میں اس سے تو یقیناً زیادہ پھل ہوں گے۔ جتنے امت محمدیہ اب تک کھالیتی، محبوب پروردگار جل جلالہ و ﷺ اس ٹہنی کو توڑ کر لانے لگے تھے۔

کیا اس حدیث کی روشنی میں کوئی حقیقی طاقت مصطفیٰ کا اندازہ کرسکتا ہے؟...... سبحان اللہ۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

حدیث نمبر 174

حدثنا یحییٰ بن بکیر حدثنا اللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی ھلال عن زید عن عطآء بن یسار عن ابی سعید الخدریؓ قال قلنا یارسول الله ھل نریٰ ربّنا یوم القیٰمة قال ھل تضآرّون فی رؤیة الشمس والقمر اذا کانت صحوًا قلنا لا قال فانّکم لاتضآرّون فی رؤیة ربّکم یومئذٍ الا کما تضآرّون فی رویتھما ثم ینادی منادٍ لیذھب کلّ قوم الٰی ما کانوایعبدون فیذھب اصحاب الصلیب مع صلیبھم واصحاب الاوثان مع اوثانھم واصحاب کل ایلھٰةٍ مّع اٰلھتھم حتّٰی یبقٰی الھة من کان یعبد الله من برٍّ اوفاجر وغبّرات عن اھل الکتاب ثم یؤتٰی بجھنّم تعرض کانّھا سراب فیقال للیھود ما کنتم تعبدون قالوا کنا نعبدو عزید بن الله فیقال کذبتم لم یکن لله صاحبة ولا ولد فما تریدون قالوا ترید ان تسقینا فیقال اشربوا فیتساقطون فی جھنم ثم یقال للنّصارٰی ما کنتم تعبدون فیقولون کنّا نعبد المسیح ابن الله فیقال کذبتم لم یکن لله صاحبة ولا ولد فما تریدون فیقولون نرید ان تسقینا فیقال اشربوا

فیستاقطون حتی یبقٰی من کان یعبد اللہ من برٍّ اوفاجر فیقال لھم ما
یحبسکم وقد ذھب النّاس فیقولون فارقناھم ونحن احوج منّا الیہ الیوم
وانا سمعنا منادیا ینّادی لیحق کل قوم بما کانوا یعبدون وانّما ننتظر ربّنا
قال فیاتیھم الجبّار فی صورۃ غیر صورتہ الّتی راوہ فیھااوّل مرّۃ فیقول
انا ربّکم فیقولون انت ربّنا فلا یکّلمہٗ الا الانبیاء فیقول ھل بینکم وبینہٗ
ایۃ تعرفونہٗ فیقولون السّاق فیکشف عن ساقہٖ فیسجدلہٗ کلّ مؤمن
ویبقٰی منکان یسجد للہ ریآء وّ سمعۃ فیذھب کیما یسجد فیعود ظھرہٗ
طبقا واحداثم یؤتٰی بالجسر فیجعل بین ظھری جھنم قلنا یارسول اللہ
وما الجسر قال مدحضۃ مّزلّۃ علیہ خطاطیف وکلالیب وحسکۃ
مفلطحۃ لّھا شوکۃ عقیفآء تکون بنجد یّقال لھا السّعدان المؤمن علیھا
کالطّرف وکالبرق وکالرّیح وکاجاوید الخیل والرّکاب فناج مّسلم
وّناج مخدوش ومکدوش فی نار جھنم حتی یمرّ اٰخرھم یسحب سحبا
فما انتم باشد لی منا شدۃ فی الحق قدتبیّن لکم من المؤمن یومئذ لّلجبّار
واذا راوانّھم قد نجوا فی اخوانھم یقولون ربّنا اخواننا کانوا یصلون
معنا ویصومون معنا ویعملون معنا فیقول اللہ تعالٰی اذھبوا فمن وّجدتم
فی قلبہٖ مثقال دینار مّن ایمان فاخرجوہ ویحرم اللہ صورھم علی النّار
فیاتونھم وبعضھم قد غاب فی النّار الٰی قدمہٖ والٰی انصاف ساقیہ
فیخرجون من عرفوا ثم یعودون فیقول اذھبوا فمن وجدتم فی قلبہٖ
مثقال نصف دینار فاخرجوہ فیخرجون من عرفوا ثم یعودون فیقول

اذهبوا فمن وجدتم فی قلبہٖ مثقال ذرّۃ مّن ایمان فاخرجوه فیخرجون من عرفوا قا ل ابو سعید فان لّم تصدّقونی فاقرئوا انّ اللہ لا یظلم مثقال ذرّۃ وان تك حسنۃ یّضاعفها فیشفع النّبیّون والملائکۃ والمؤمنون فیقول الجبّار بقیت شفاعتی فیقبض قبضۃ مّن النّار فیخرج اقوامًا قدامتحشوا فیلقون فی نهر بافواه الجنّۃ یقال لہٗ مآء الحیاۃ فینبتون فی حافّتیه کما تنبت الحبّۃ فی حمیل السّیل قد رایتموها الٰی جانب الصخرۃ الٰی جانب الشجرۃ فما کان الٰی الشّمس منها کان اخضروما کان منها الٰی الظّلّ کان ابیض فیخرجون کانّهم للّؤلؤ فیجعل فی رقابهم الخواتیم فیدخلون الجنّۃ فیقول اهل الجنۃ هٰؤلاء عتقآء الرّحمٰن ادخلهم الجنّۃ بغیر عمل عملوه ولا خیر قدّموه فیقال لهم لکم مّارایتم وّمثلہٗ معہٗ وقال حجّاج بن منهالٍ حدثنا همّام بن یحیٰی حدثنا قتادۃ عن انس انّ النّبیّ ﷺ قال یحبس المؤمنون یوم القیٰمۃ حتّٰی یهمّوا بذلك فیقولون لو استشفعنا الٰی ربّنا فیریحنا من مکاننا فیأتون ادم فیقولون انت ادم ابوالنّاس خلقك اللہ بیدہٖ واسکنك جنّتہٗ واسجد لك ملائکۃ وعلّمك اسمآء کلّ شیءٍ لّتشفع لنا عند ربّك حتّٰی یریحنا من مکاننا هٰذا قال فیقول لست هنا کم قال ویذکر خطیئۃ الّتی اصاب اکلہٗ من الشّجرۃ وقد نهی عنها ولٰکن ئتوا نوحًا اوّل نبیّ بعثه اللہ الٰیٓ اهل الارض فیأتون نوحا فیقول لست هنا کم ویذکر خطیئته الّتی اصاب سؤالہٗ ربّہٗ بغیر علم ولٰکن ائتوا ابراهیم خلیل الرّحمٰن قال فیأتون ابراهیم فیقول

انّی لست هناکم ویذکر ثلٰث کلمات کذبهنّ ولکن ئتواموسٰی عبداًاتاه الله التّورٰة و کلّمهٗ وقدّبهٗ نجیًّا قال فیأتون موسٰی فیقول انّی لست هناکم و یذکر خطیئتهٗ التی اصاب قتله النّفس ولکن ئتواعیسٰی عبدالله ورسولهٗ وروح الله و کلمتهٗ قال فیأتون عیسٰی فیقول لست هناکم ولکن ئتوامحمدًا ﷺ عبدًا غفر الله لهٗ ماتقدّم من ذنبهٖ وما تاخّر فیأتونی فاستاذن علٰی ربّی فی دارهٖ فیوذن لی علیه فاذا رایتهٗ وقعت ساجدًا فیدعنی ماشآء الله ان یّدعنی فیقول ارفع محمّد وقل یسمع واشفع تشفّع وسل تعط قال فارفع راسی فاثنی علٰی ربّی بثنآء وّتحمیدٍ یعلّمنیه فیحدّلی حدًّا فاخرج فادخلهم الجنّة قال قتادة وسمعتهٗ ایضا یقول فاخرج فاخرجهم مّن النّار وادخلهم الجنّة ثم اعود فاستاذن علٰی ربّی فی دارهٖ فیوذن لی علیه فاذا رایتهٗ وقعت ساجدًا فیدعنی ماشآء الله ان یّدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل یسمع واشفع تشفّع وسل تعط قال فارفع راسی فاثنی علٰی ربّی بثنآء وتحمید یّعلّمنیه قال ثم اشفع فیحدّلی حدًّا فاخرج فادخلهم الجنّة قال قتادة وسمعتهٗ یقول فاخرج فاخرجهم من النّار وادخلهم الجنّة ثم اعود الثّالثة فاستأذن علٰی ربّی فی دارهٖ فیوذن لی علیه فاذا رایتهٗ وقعت ساجدًا فیدعنی ماشآء الله ان یدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل یسمع واشفع تشفّع وسل تعطه قال فارفع راسی فاثنی علٰی ربّی بثنآء وتحمیدٍ یعلّمنیه قال ثمّ اشفع فیحدّلی حدًّا فاخرج فادخلهم الجنّة قال قتادة وقد سمعتهٗ یقول فاخرج فاخرجهم من النّار

وادخلهم الجنّة حتّٰی مایبقٰی فی النّار الّا من حبسه القراٰن ای وجب علیه الخلود قال ثم تلاهٰذا الایة عسٰی ان یّبعثك ربّك مقامًا محمودًا قال هٰذا المقام المحمود الّذی وعدهٗ نبیّکم ﷺ۔

(رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! کیا قیامت میں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: جب مطلع صاف ہو تو کیا تمہیں سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس ہوتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں، فرمایا: کہ اس کے دیکھنے میں تمہیں تکلیف محسوس نہیں ہوگی مگر جتنی آج ان دونوں کو دیکھنے میں محسوس ہوتی ہے۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر قوم اس کے پاس چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتے تھے، پس صلیب کے پجاری صلیب کے پاس چلے جائیں گے اور بت پرست اپنے بتوں کے پاس چلے جائیں گے اور جو بھی جن کو معبود مانتے تھے وہ اپنے معبودوں کے پاس چلے جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے، خواہ وہ نیک ہوں یا بد، اور اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ۔ پھر جہنم ان کے سامنے پیش کردی جائے گی جو سراب معلوم ہوگی۔ پس یہود سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیز کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پس ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے لیے تو بیوی ہے نہ اولا۔ اچھا تم

چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے ہم پانی پینا چاہتے ہیں، ان سے کہا جائے گا کہ پی لو، چنانچہ وہ جہنم میں جا گریں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے حضرت مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے غلط بیانی کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لیے تو بیوی ہے نہ اولاد۔ خیر تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں، پس ان سے کہا جائے گا کہ پی لو، پس وہ بھی جہنم میں جا گریں گے، یہاں تک کہ صرف وہی باقی رہ جائیں گے، جو اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔

چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ جبکہ لوگ چلے گئے ہیں تو تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہم تو ان سے اس وقت جدا ہو گئے تھے جبکہ ہمیں اس بات کی آج سے زیادہ ضرورت تھی اور ہم نے ایک ندا کرنے والے کی ندا سنی ہے کہ ہر قوم اس سے جا ملے جس کی وہ عبادت کرتے تھے تو ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں، پس ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جو انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھی ہوگی اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، پس وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے، پس اس سے گفتگو نہیں کرینگے مگر انبیاء کرام۔ پھر فرمائے گا کہ تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جس سے تم پہچان لو؟ وہ عرض کرینگے کہ پنڈلی ہے وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا تو ہر مومن اس کے لیے سجدہ کرے گا اور وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کے لیے دکھاوے اور شہرت کی غرض سے سجدہ کرتے تھے کیونکہ انکی پیٹھ تختوں کی طرح ہو جائیں گی، پھر پل کو لا کر جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا، ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ پل کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے۔ اس پر کانٹے، آنکڑے اور چوڑے گوکھرو ہیں جو نجد کے ٹیڑھے

کانٹوں کی طرح ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے۔

مومن اس کے اوپر سے آنکھ جھپکنے کی طرح، بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے۔ چنانچہ بعض تو بخیر و عافیت گزر جائیں گے اور بعض کٹ کٹا کر، چھل چھلا کر جہنم میں گر جائیں گے، یہاں تک کہ آخری شخص گھسٹ گھسٹا کر نکلے گا تم اپنا حق واضح ہونے کے بعد اتنی شدت کے ساتھ مجھ سے مطالبہ نہیں کرتے جتنی شدت کے ساتھ تمہارے لیے مومن اس روز اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کرینگے اور جو وہ دیکھیں گے کہ ہم نجات پا گئے تو اپنے بھائیوں کے متعلق عرض کریں گے۔ اے رب! ہمارے یہ بھائی، ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ عمل کیا کرتے تھے، پس اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ تو اسے نکال لو اور اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا، پس وہ ان کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

چنانچہ جن کو وہ پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو، پس یہ جس کو پہچانیں گے اسے نکال لیں گے، پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں ذرے کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو، چنانچہ جس کو پہچانیں گے اسے نکال لیں گے۔ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ اگر تم مجھے سچا نہیں سمجھتے تو یہ آیت پڑھ لو، اللہ ایک ذرہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دگنی کرتا ہے۔۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۴۰)

پھر انبیاء کرام، فرشتے اور مومن شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میری شفاعت باقی رہ گئی، چنانچہ جہنم سے ایک مٹھی بھر کر نکال لے گا پس وہ ایسے لوگ نکلیں گے جو جل بھن کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے تو وہ ایسی نہر میں ڈالے جائیں گے جو جنت کے ایک سرے پر ہے اور جسے آب حیات کہتے ہیں۔

چنانچہ وہ اس طرح تروتازہ ہو کر نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے دانے اُگتے ہیں جن کو تم نے کسی پتھر یا درخت کے پاس دیکھا ہوگا، پس جو ان میں سے سورج کی طرف ہوتا ہے۔ وہ سبز اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے گویا وہ چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح نکلیں گے، پھر ان کی گردنوں میں مہریں لگادیں جائیں گی تو وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے، پس اہل جنت کہیں گے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آزاد کیا ہے بغیر ان کے عمل کیے اور بغیر کوئی نیکی آگے بھیجے، پس ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے یہ ہے جو تم نے دیکھا اور اسی کے برابر اور قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز مومن روک لیے جائیں گے تو اس کے باعث وہ غمگین ہوں گے تو کہیں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرنے والا تلاش کریں تاکہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔

پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ وہ حضرت آدم ہیں جو تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کو اپنی جنت میں آباد کیا اور اپنے فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کروایا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا تو آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلائیں، وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام

کے لائق نہیں ہوں، پھر اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے۔ جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی کہ اس درخت سے کھا بیٹھے جس سے انہیں منع فرمایا گیا تھا، بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کے لیے مبعوث فرمایا، پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں ہو سکے گا اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے ہوئی ہوگی کہ اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کر بیٹھے، بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

چنانچہ وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں نکلے گا اور اپنے تین ایسے کلمات کا ذکر کریں گے جو بظاہر واقعات کے مطابق نہ تھے، بلکہ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے توریت دی کلام فرمایا اور اپنا خاص قرب مرحمت فرمایا چنانچہ وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے نہیں بنائے جائے گی، اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی، کہ ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ بلکہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف روح اور اس کا ایک کلمہ ہیں۔

چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ مقصد میرے ذریعے پورا نہیں ہوگا، بلکہ تم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں کہ جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے پس وہ میرے پاس آئیں گے، پس میں اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا پس مجھے اجازت مل جائے

گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا، بس وہ مجھے جب تک چاہے گا سجدے میں رکھے گا پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا پس میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد وثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی، پس میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر میں دوبارہ اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت عطا فرمادی جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رکھے گا پھر فرمائے گا کہ اے محمد ﷺ! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا، بس میں اپنے رب کی ایسی حمد وثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی، پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرمادی جائے گی۔ پس میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا کہ پھر میں نکالوں گا تو میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر تیسری مرتبہ لوٹوں گا اور اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا پس مجھے اجازت دے دی جائے گی، چنانچہ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رکھے گا جب تک وہ چاہے گا پھر فرمائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا پس میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی

جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔

حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نکالوں گا تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو قرآن کریم نے روک رکھا ہوگا، یعنی جن کا ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہوگا۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں"۔

(سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۹)

یہ وہ مقام ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ (ﷺ)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے بعد میں ہونے والے کئی معاملات کا ذکر فرمایا اور پہلی امتوں سے جو جو سوال و جواب کیے جانے ہیں حضور پاک ﷺ نے ان کا پہلے ہی بیان فرما دیا، جیسا کہ اوپر حدیث میں تفسیر وار موجود ہے۔

حدیث نمبر 175

حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال عن عطآء ابن يسار عن ابى هريرة انّ النبىّ ﷺ كان يوما يحدّث وعندهٗ رجل مّن اهل البادية انّ رجلا مّن اهل الجنّة استاذن ربّهٗ فى الزّرع فقال لهٗ اولست فيما شئت قال بلٰى ولٰكنّى احبّ ان ازرع فاسرع وبذر فتبادر الطرف نباتهٗ واستوآؤهٗ واستحصادهٗ وتكويره امثال الجبال فيقول الله تعالٰى دونك ياابن اٰدم فانّهٗ لايشبعك شىء فقال الاعرابىّ يارسول الله لا تجد هٰذا الا قرشيّا او انصاريّا فانّهم اصحاب زرع فامّا نحن فلسنا باصحاب زرع فضحك رسول الله ﷺ ۔ (رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز گفتگو فرما رہے تھے تو اس وقت آپ کی خدمت میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا کہ اہل جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا، اس سے فرمایا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے تیری مرضی کی ہر چیز نہیں دی؟ عرض کرے گا...... کہ کیوں نہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کرنا پسند کرتا ہوں، پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع کردے گا اور چشم زدن میں کھیتی کا اگنا، بڑھنا اور کٹنا شروع ہو جائے گا اور غلے کے پہاڑوں کی طرح انبار لگ جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! اسے لے کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کرتی، دیہاتی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم تو ایسا کسی کو نہیں پاتے

سوائے قریشیوں اور انصاریوں کے کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ جبکہ ہم زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ پس اس بات پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ایک جنتی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

کہ وہ اللہ کی بارگاہ سے کھیتی باڑی کی اجازت مانگے گا۔ حالانکہ اس نے جنت میں جانے کے بعد اجازت مانگنی ہے لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرمادیا۔

دیکھا جوان کو بانٹتے میں بھی بھڑ کے شوق سے

دست عطا کے سامنے دست طلب بڑھا دیا

مرویات

حضرت یحییٰ بن خلاّد زرقی رضی اللہ عنہ

حضرت یحییٰ بن خلاّد زرقی رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 176

حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مّالك عن نعيم بن عبدالله المجمر عن عليّ ابن يحىٰ بن خلّادٍ الزّرقيّ عن ابيه عن رّفاعة بن رافع الزّرقيّ قال كنّا يوم نّصلى ورآء النّبيّ ﷺ فلمّا رفع رأسهٗ من الرّكعة قال سمع الله لمن حمده قال رجل وّرآءهٗ ربّنا ولك الحمد حمدًا كثيرًا طيّبًا مّباركًا فيه فلمّا انصرف قال من المتكلّم قال انا قال رايت بضعة وّثلثين ملكًا يّبتدرونها ايّهم يكتبها اوّل۔

(رواہ البخاری فی کتاب الاذان)

ترجمہ:

یحی بن خلاد زرقی سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ایک روز ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھا کر سمع الله لمن حمدهٗ کہا تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا، اے ہمارے رب، اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ بہت زیادہ تعریف پاکیزہ اور برکت والی، جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے؟ اس نے عرض کی میں نے فرمایا کہ میں نے تیس (۳۰) سے زیادہ فرشتوں کو جھپٹتے ہوئے دیکھا کہ کون انہیں سب سے پہلے لکھتا ہے۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔ کہ ایک صحابی نے ربنا و لك الحمد کے ساتھ حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیه بھی کہا تو کچھ فرشتے ان کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے لپکے۔ آپ نے نماز پڑھاتے ہوئے ان فرشتوں کو دیکھ لیا، ان کی تعداد بھی جان لی کہ تیس سے کچھ زیادہ ہیں اور یہ بھی جان لیا کہ یہ ان کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں تھے۔

یہ سب کچھ ملاحظہ فرمانے کے ساتھ ہی آپ نے نماز میں اپنے خالق و مالک کی طرف بھی متوجہ رہے اور پوری توجہ سے نماز بھی پڑھاتے رہے اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ بیک وقت کئی طرف متوجہ ہو سکتے تھے اور ایک طرف کی توجہ دوسری کے درمیان مخل نہیں ہوتی تھی۔ اب آپ کا یہ حال پہلے سے بھی مزید ارفع اعلیٰ ہوگا کیونکہ وعدہ الٰہی ہے۔ کہ وللاخرة خیر لك من الاولیٰ۔ یعنی اے محبوب! تمہارے لیے ہر اگلی گھڑی پچھلی سے بہتر ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

روایت

حضرت حمید رضی اللہ عنہ

حضرت حمید رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 177

حدثنی عبدالله بن محمد حدثنا معاویة بن عمرو حدثنا بواسحاق عن حمیر قال سمعت انسا یّقول اصیب حارثة یوم بدر وهو غلام فجآئت امّهٗ الی النّبیّ ﷺ فقالت یارسول الله قد عرفت منزلة حارثة منی فان یك فی الجنة اصبر واحتسب وان تکن الاخریٰ تریٰ ما اصنع، فقال ویحك اوهبلت؟اوجنة واحدة هی انها کثیرة وانّهٗ لفی جنّة الفردوس۔(رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت حارثہ بن سراقہ جب غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے اور وہ لڑکے تھے تو ان کی والدۂ محترمہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں:

یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت تھی، لہٰذا اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور اگر وہ دوسری جگہ ہے تو آپ ملاحظہ

فرمائیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں...... ارشاد فرمایا کہ تم پر افسوس یا تم تو پگلی ہو! کیا ایک ہی جنت اس کے لیے تو بہت سی جنتیں ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے حضرت حارثہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ جنت الفردوس میں ہے یہ حضور پاک ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

آپ کی شان پہ جان بھی قربان ہے

مرویات

حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ

حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 178

حدثنی ابراھیم بن المنذر حدثناانس بن عیاض عن عبید الله عن خبیب عن حفص بن عاصم عن ابی هریرة رضی الله عنه انّ رسول الله ﷺ قال: مابین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ومنبری علی حوضی۔ (رواہ البخاری فی کتاب الرقاق)

ترجمہ:

حفص بن عاصم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے منبر شریف کے بارے میں فرمایا کہ میرا منبر حوض کوثر پر ہے حالانکہ حوض کوثر جنت میں ہے اور منبر مسجد نبوی شریف میں ہے۔ لیکن جو بعد میں ہونے والا ہے حضور پاک ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرمادیا۔

حدیث نمبر 179

حدثنا عبدالله بن سعید الکندیّ حدثناعقبة بن خالدحدثنا عبیدالله عن خبیب بن عبدالرّحمٰن عن جدّہٖ حفص بن عاصم عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ یوشك الفرات ان یحسر عن کنز من ذهب فمن حضرہٗ فلا یأخذ منه شیئا قال عقبة وحدثنا عبیدالله حدثنا ابوالزّناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النّبیّ ﷺ مثله الا انّہٗ قال یحسر عن جبل من ذهب۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگل ڈالے جو اس کے پاس جائے تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے، عقبہ عبیداللہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے مگر ماسوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ فرات سونے کا خزانہ اگل دے گا یہ بھی کافی عرصہ بعد میں ہونا تھا۔

حدیث نمبر 180

حدثنا مسدّد قال حدثنا یحییٰ عن عبید الله قال حدثنا حبیب بن عبدالرّحمٰن عن حفص بن عاصم عنم ابی ھریرۃ اعن النّبیّ ﷺ قال سبعة یّظلّهم الله فی ظلّهٖ یوم لّا ظلّ اّلا ظلّهٗ امام عادل وّ شآبّ نّشافی عبادة الله ورجل مّعلّق قلبه فی المساجد ورجلان تحابّا فی الله اجتمعا علیه وتفرّقا علیه ورجل دعتهٗ امرأة ذات منصب وّجمال فقال انّی اخاف الله ورجل تصدّق بصدقة فاخفا ھا حتی لاتعلم شمالهٗ ماتنفق یمینهٗ ورجل ذکر الله خالیًا ففاضت عیناه۔ (رواہ البخاری فی کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ:

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص سائے میں رکھے گا جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، حاکم عدل کرنے والا، نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں اسی کے لیے اکٹھے ہوتے اور اسی کے لیے بچھڑتے ہیں، وہ آدمی جس کو مالدار اور خوبصورت عورت بلائے تو کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں اشک بار

ہو جائیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے یہ بھی بیان فرمادیا کہ قیامت کے دن کن خوش نصیب لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص سائے میں رکھے گا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحٰبک یاحبیب اللہ

لبیک یارسول اللہ ﷺ

مرویات

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 181

حدثنا موسیٰ ابن مسعود حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابی وآئل عن حذیفة رضی الله عنه قال لقد خطبنا النّبیّ ﷺ خطبة ماترك فیها شیئا الی قیام السّاعة الا ذکرهٗ علمه من علمهٗ وجهلهٗ من جهلهٗ،ان کنت لاری الشیء قد نسیت فاعرف مایعرف الرجل اذا غاب عنه فراٰه فعرفهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب القدر)

ترجمہ:

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایسا خطبہ دیا کہ اس میں بیان کرنے سے قیامت تک کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ جان گیا جو جان گیا اور بھول گیا جو بھول گیا، جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں جسے بھول گیا تھا تو اسے جان جاتا ہوں جیسے کوئی شناسا گم ہو جائے لیکن دیکھنے پر اسے پہچان لیا جاتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت تک ہونے والی ہر چیز کا بیان فرمایا۔ جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

روایت

حضرت اعرج رضی اللہ عنہ

حضرت اعرج رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 182

حدثنا علیّ حدثنا سفیان حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا تقوم السّاعة حتی تقتتل فئتان دعواهما واحدة۔ (رواہ البخاری فی کتاب استتابۃ المرتدین)

ترجمہ:

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو (۲) گروہ آپس میں لڑ نہ لیں جبکہ ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے دو گروہوں کے لڑنے کی خبر دی اور کہا ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

روایت

حضرت شفیق رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 183

حدثنا عبیداللہ بن موسٰی عن الاعمش عن شقیق قال کنت مع عبداللہ وابی موسٰی فقالا قال النّبیّ ﷺ انّ بین یدی السّاعۃ لایّامًا یّنزل فیھا الجھل ویرفع فیھا العلم ویکثر فیھا الھرج والھرج القتل۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

شقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا دونوں حضرات کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت سے کچھ عرصہ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اس میں جہالت چھا جائے گی، علم اس میں اٹھالیا جائے گا اور اس میں ہرج کی کثرت ہوجائے گی اور ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کی کچھ علامتیں بیان فرمائیں۔

مرویات

حضرت ابوادریس حولانی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوادریس حولانی رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 184

حدثنا محمد بن المثنّٰی حدثناالولید بن مسلم حدثنا ابن جابر حدثنی بسربن عبیدالله الحضرمیّ انه سمع ابا ادریس الخولانیّ انّهٗ سمع حذیفة بن الیمان یقول:کان النّاس یسئالون رسول الله ﷺ عن الخیر و کنت اساء لهٗ عن الشر مخافة ان یّدر کنی،فقلت یارسول الله انّا کنّا فی الجاهلیّة و شرّ فجآء ناالله بهٰذا الخیر فهل بعد هٰذا لخیر من شر قال نعم قلت وهل بعد ذٰلك الشرّ من خیر قال نعم وفیه دخن قلت وما دخنهٗ قال قوم یهدون بغیر هدی تعرف منهم وتنکر قلت فهل بعد ذٰلك الخیر من شرّ قال نعم دعاة علٰی ابواب جهنم من اجابهم الیها قذفوه فیها قلت یارسول الله صفهم لنا قال هم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذٰلك قال تلزم جماعة المسلمین واما مهم قلت فان لّم یکن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق کلّها ولو ان تعض باصل شجرة حتی یدرك کك الموت وانت علٰی ذٰلك۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

ابو ادریس حولانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوسرے حضرات تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے متعلق دریافت کیا کرتا کہ کہیں وہ مجھے پا نہ لے، چنانچہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے اندر تھے، پس اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا کہ...... ہاں...... میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا...... ہاں...... لیکن اس میں دھواں ہوگا، میں عرض گزار ہوا کہ وہ دھواں کیا ہوگا؟ فرمایا:

وہ من مانے راستے پر چلیں گے ان کی بعض باتیں تم پسند کرو گے، اور بعض ناپسند، میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد بھی کیا شر ہے؟ فرمایا کہ ہے۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلاتے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا، اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمیں ان کی پہچان بتایئے۔ فرمایا:

۔ وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہوں گے اور ہماری ہی بولی بولیں گے، میں نے عرض کی کہ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر ان کی کوئی جماعت اور کوئی امام نہ ہو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لینا خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ ہی چبانی پڑے، یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے۔ لیکن رہنا اسی حالت میں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں ہونے والے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فتنوں سے بچنے کا حکم دیا۔ مسلمانوں کی جماعت اور امام کے ساتھ رہنے کا حکم دیا۔ جماعت سے مراد یہاں اہلسنت و جماعت ہے اس حدیث میں اور بھی کئی غیب کی چیزوں کا ذکر ہے۔ یعنی بعد میں ہونے والے امور جیسا کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا

اک جاں نہیں دو جہاں فدا

دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا

کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

مرویات

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 185

حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا محمد بن جعفر عن شریک بن عبد اللہ عن سعید بن المسیّب عن ابی موسی الاشعری قال خرج النّبیّ ﷺ الٰی حائط من حوآئط المدینۃ لحاجتہٖ وخرجت فی اثرہٖ فلمّا دخل الحائط جلست علٰی بابہٖ وقلت لاکونن الیوم بوّاب النّبیّ ﷺ ولم یامرنی،فذھب النّبیّ ﷺ وقضٰی حاجتہٗ وجلس علٰی قفّ البئر فکشف عن ساقیہ ودلّاھما فی البئر،فجآء ابوبکر یستاذن علیہ لیدخل فقلت کما انت حتی استاذن لک فوقف فجئت الٰی النّبیّ ﷺ فقلت یانبیّ اللہ ابوبکر یستاذن علیک قال ائذن لہٗ وبشّرہ بالجنّۃ ،فدخل فجآء عن یمین النّبیّ ﷺفکشف عن ساقیہ ودلّھمافی البئر فجآء عن یّمین النّبیّ ﷺ فکشف عن ساقیہ ودلّھما فی البئر فجآء عمر فقلت کما انت حتی استاذن لک فقال النّبیّ ﷺائذن لہٗ وبشّرہ بالجنّۃ فجآء عن یسار النّبیّ ﷺ فکشف عن ساقیہ فدلّاھما فی البئر فامتلاء القفّ فلم یکن فیئہ مجلس ثم جآء عثمان فقلت کماانت حتّٰی استأذن لک فقال النّبیّ ﷺ ائذن لہٗ وبشرہ بالجنّۃ معھا بلآء یصیبہٗ فدخل فلم یجد معھم مجلسًا فتحوّل حتی جآء مقابلھم علٰی شفۃ البئر فکشف عن ساقیہ ثم دلّاھما فی البئر فجعلت اتمنّٰی اخالّی وادعوااللہ ان یّاتی قال ابن المسیّب،فتاولّت ذٰلک قبورھم اجتمعت ھٰھنا وانفرد عثمان۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رفع حاجت کے لیے مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا جب آپ باغ میں داخل ہو گئے تو میں اسکے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں نبی کریم ﷺ کا دربان بنتا ہوں۔

اگرچہ آپ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا، چنانچہ نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے، قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور کنویں کے منڈیر پر آبیٹھے پھر آپ نے اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکالیں، چنانچہ حضرت ابوبکر گئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی میں نے کہا اسی جگہ ٹھہریئے یہاں تک کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں، چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضرت ابوبکر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگتے ہیں؟ فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ وہ اندر آگئے اور نبی کریم ﷺ کے دائیں جانب اپنی پنڈلیاں کھول کر لٹکا دیں، پھر حضرت عمر آگئے تو میں نے ان سے ٹھہرنے کے لیے کہا کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ پس وہ نبی کریم ﷺ کے بائیں جانب آگئے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ پس وہ

منڈیر بھر گئی اور مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ رہی ، پھر حضرت عثمان آ گئے تو میں نے اس سے کہا کہ یہیں ٹھہریئے یہاں تک کہ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کرلوں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور ایک بلاء جو انہیں پہنچے گی ، پس وہ اندر داخل ہوئے تو ان کے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو وہ سامنے کنویں کے کنارے پر جا بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔

چنانچہ میں نے اپنے بھائی کے بارے میں تمنا کی ، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ بھی آ جائے ، سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ میں نے اس سے یہ اندازہ لگایا کہ ان تینوں حضرات کی قبریں اکٹھی اور حضرت عثمان کی ان سے علیحدہ ہوگی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے اپنے ان تینوں صحابہ کو جنت کی بشارت دی جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

حدیث نمبر 186

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزّھریّ قال سعید بن المسیّب اخبرنی ابو ھریرۃ انّ رسول اللہ ﷺ قال لاتقوم السّاعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصریٰ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

سعید بن میسب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے سرزمین حجاز سے ایک آگ کے نکلنے کا ذکر فرمایا جو قیامت کے قائم ہونے سے پہلے نکلے گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب پاک ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے۔ اس لیے تو آپ ﷺ نے قیامت تک کی خبریں دی ہیں۔

حدیث نمبر 187

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزّھریّ قال اخبرنی سعید بن المسیّب انّ اباھریرۃ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول مثل المجاھد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یّجاھد فی سبیلہ کمثل الصّآئم القآئم وتوکّل اللہ للمجاھد فی سبیلہٖ بان یّتوفّاہ ان یّدخلہ الجنّۃ اویدجعہٗ سالما مّع اجر اوغنیمۃ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجہاد والیسر)

ترجمہ:

سعید بن المسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای ہیں: وہ

فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔

ایسی مثال ہے جیسے کوئی ہمیشہ دن کو روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لے رکھا ہے کہ اگر شہید ہو گیا تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر زندہ سلامت واپس لوٹا تو پورا ثواب اور مال غنیمت لے کر لوٹے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شہید جنت میں جائے گا اگر زندہ واپس آیا تو پورا ثواب لے گا۔
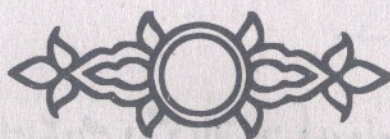
روایت

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 188

حدثنا عبداللہ بن محمد حدثنایحیی بن ادم حدثنا اسرآئیل سمعت ابا اسحق یقول سمعت سلیمان بن صرد یقول سمعت النبیّ ﷺ یقول حین اجلی الاحزاب عنہ الأن تغزوھم ولا یغزوننا نحن نسیر الیھم۔ (رواہ البخاری فی کتاب ابواب المغازی)

ترجمہ:

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس وقت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم ان پر چڑھائی کیا کریں گے۔ یہ ہم پر چڑھائی نہیں کرسکیں گے اور ہم ان کی جانب چل کر جایا کریں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے مستقبل کی خبر دی۔ فرمایا آئندہ ہم ان پر چڑھائی کریں گے۔ یہ ہم پر چڑھائی نہیں کریں گے۔

مرویات

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 189

یسمّیه بغیر اسمه وقال هشام بن عمّار حدثنا صدقة بن خالد حدثنا عبدالرّحمٰن بن یزید بن جابر حدثنا عطیّة بن قیس الکلابیّ حدثنا عبدالرّحمٰن بن غنم اشعریّ قال حدثنی ابو عامر اوابو مالك الاشعریّ والله ماکذبنی سمع النّبیّ ﷺ یقول لیکوننّ من امّتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف ولینزلنّ اقوام الیٰ جنب علم یّروح علیهم بسارحة لهم یأتیهم یعنی الفقیر لحاجة فیقولوا ارجع الینا غدًا فیبیتهم الله ویضع العلم ویمسح اٰخرین قدرة وخنازیر الیٰ یوم القیٰمة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاشربہ)

ترجمہ:

ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، عطیہ بن قیس کلابی، عبدالرحمن بن غنم اشعری، ابو عامر یاابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم جھوٹ نہیں کہتا، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ضرور کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے باجوں کو اپنے لیے حلال کرلیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنا ریوڑ لے کر واپس لوٹیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے گا تو اس سے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ پس راتوں رات اللہ تعالیٰ ان پہاڑ

گرا کر ہلاک کر دے گا اور باقی ماندہ کو بندر اور خنزیر بنا دے گا کہ قیامت تک اسی حال میں رہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے کئی برے لوگوں کا ذکر فرمایا جو بعد میں ہونے والے ہیں جو جو وہ کریں گے ان کے عملوں کا بھی ذکر فرمایا اور ان کے برے عملوں کی وجہ سے اور بدکرداریوں کی وجہ سے ان کو بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلیٰ اٰلک واصحٰبک یاحبیب اللہ

روایت

حضرت ابوسلمہ اور ضحاک رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسلمہ اور ضحاک رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 190

حدثنی عبدالرّحمٰن بن ابراھیم حدثنا الولید عن الاوزاعیّ عن الزّھریّ عن ابی سلمة والضّحاك عن ابی سعید الخدریّ قال بینا النّبیّ ﷺ یقسم ذات یوم قسمًا فقال ذوالحویصرة رجل مّن بنی تمیم یارسول الله اعدل قال ویلك من یعدل اذالم اعدل فقال عمر ائذن لی فلا ضرب عنقهٗ قال لا انّ لهٗ اصحابًا یحقر احدکم صلاتهٗ مع صلاتھم وصیامهٗ مع صیامھم یمرقون من الدّین کمروق السّھم من الرّمیّة ینظر الیٰ فضلهٖ فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر الیٰ رصافهٖ فلا یوجدفیه شیء ثم ینظر الیٰ نضیّهٖ فلا یوجد فیه شیء ینظر الیٰ قذذهٖ فلا یوجد فیه شیء سبق الفرث والدّم یخرجون علیٰ حین فذقة مّن النّاس اٰیتھم رجل احدیٰ یدیه مثل ثدی المراة اومثل البضعة قدردرقال ابو سعید اشھد لسمعتهٗ من النّبیّ ﷺ واشھد انّی کنت مع علیّ حین قاتلھم فالتمس فی القتلیٰ فاتی بهٖ علی النّعت الذّی نعت النّبیّ ﷺ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الادب)

ترجمہ:

ابوسلمہ اور ضحاک کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم ﷺ مال تقسیم فرماتے ہیں تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے کہا جو بنی تمیم سے تھا کہ یارسول اللہ! انصاف کیجیئے ،فرمایا کہ تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں گا تو

اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ فرمایا کہ نہیں کیونکہ اس کے ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو، وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے کمان سے تیر۔

پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آئے، وہ لید اور خون کو چھوڑ کر نکل گیا، وہ لوگوں کے تفرقہ بازی کے وقت نکلتے ہیں۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا انڈے کی طرح ہوگا جو ہلتا ہوگا۔

حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب ان لوگوں سے قتال کیا گیا تو اس کی مقتولین میں تلاش کی گئی تو ان نشانی کا آدمی مل گیا جو نبی کریم ﷺ نے بتائی تھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس گستاخ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی نسل سے کئی اس جیسے گستاخ ہوں گے اور اس کے کئی ساتھی ہیں جو نمازیں بڑی پڑھتے ہیں۔ لیکن حضور پاک ﷺ کی شان کے منکر ہیں اس سے تھوڑی سی مختلف حدیث پہلے بھی گزری ہے۔

روایت

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 191

حدثنا سلیمان ابن حرب اخبرنا شعبة عن عدّی بن ثابت قال سمعت البرآء قال لمّا مات ابراھیم علیه السّلام قال رسول الله ﷺ انّ موضعًا فی الجنّة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الادب)

ترجمہ:

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابراہیم (حضور کے صاحبزادے) فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس کے لیے جنت میں دودھ پلانے والی موجود ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے والی بیان فرمایا، حالانکہ وہ جنت میں ہے۔

روایت

حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ

حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 192

حدثنا موسیٰ بن اسماعیل حدثنا ابو عوانة حدثنا ابو حصین عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ قال سمّوا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی ومن رانی فی المنام فقد رانی فانّ الشیطان لا یتمثّل صورتی ومن کذب علیّ متعمّدًا فلیتبوّأ مقعدهٗ من النّار۔

(رواہ البخاری فی کتاب الادب)

ترجمہ:

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو، اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے اس میں بھی حضور ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور نہ کر سکے گا۔

مرویات

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 193

حدثنا یوسف بن بهلول حدثنا ابن ادریس قال حدثنی حصین بن عبدالرّحمٰن عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرّحمٰن السلمیّ عن علیّ رضی الله عنه قال بعثنی رسول الله ﷺ والزّبیربن العوام وابا مدثر الغنویّ وکلّنا فارس فقال انطلقوا حتی تأتوا روضة خاخ فانّ بها امراة مّن المشرکین معها صحیفة من خاطب بن ابی لتعتة الی المشرکین قال فادرکنا ها تسیر علی جملٍ لّها حیث قال لنا رسول الله ﷺ قال قلنا این الکتاب الّذی معك؟قالت، مامعی کتاب فانخنا بها فانتغینا فی رحلها فما وجدنا شیئا،قال صاحبای مانری کتاباً،قال قلت لقد علمت ماکذب رسول الله ﷺ والّذی یحلف بهٖ لتخرجنّ الکتاب اولاجدّ رنّك قال فلمّا رأت الجدّ منّي اهوت بیدها الی حجزتها وهی محتجزة بکساء فاخرجت الکتاب،قال فانطلقا بهٖ الی رسول الله ﷺ فقال،ماحملك یاحاطب علی ماصنعت؟قال مابی الّا ان اکون مؤمنا بالله ورسولهٖ وما غیّرت ولا بدّلت اردتّ ان تکون لی عندالقوم ید یرفع الله بها عن اهلی ومالی ولیس من اصحابك هناك الا ولهٗ من یّرفع الله بهٖ عن اهلهٖ ومالهٗ قال صدق فلا تقولوا لهٗ الا خیرًا،قال فقال عمر بن الخطّاب رضی الله عنه انهٗ قد خان الله ورسولهٗ والمؤمنین فدعنی فاضرب عنقهٗ قال فقال یاعمر وما یدریك لعلّ الله قد اطّلع علی اهل بدرٍ فقال اعملوا

ماشئتم فقد وجبت لكم الجنّة ،قال فدمعت عينا عمر وقال الله ورسولهٗ اعلم۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاستئذان)

ترجمہ:

ابو عبدالرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت زبیر بن عوام حضرت ابو مرثد غنوی کو جبکہ ہم تینوں سوار تھے، ایک مہم پر روانہ کیا اور فرمایا کہ تم جاؤ، یہاں تک کہ جب روضہ خاخ کے پاس پہنچو گے تو تمہیں مشرکوں کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابو بلتعہ کا خط ہے جسے لے کر مشرکین مکہ کی طرف جارہی ہے۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے اونٹ پر جاتے ہوئے، جالیا، جیسا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، ان کا بیان ہے کہ ہم نے اس سے کہا کہ وہ خط دیدیجئے جو تمہارے پاس ہے، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔

چنانچہ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پالان وغیرہ کی تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی چیز نہ ملی۔ میرے دونوں ساتھوں نے کہا کہ ہمیں تو اس کے پاس کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے غلط بیانی نہیں کی، قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے یا تم خط نکال کردے دو ورنہ میں تمہیں ننگا کردونگا۔ ان کا بیان ہے کہ جب اس نے میری جانب سے سختی دیکھی تو اس نے ہاتھ اپنے نیفے کی جانب بڑھایا جبکہ اس نے ازار جگہ کمبل باندھا ہوا تھا۔ اور خط نکال کردے دیا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی جانب روانہ

ہو گئے، آپ نے فرمایا کہ اے حاطب! یہ جو تم نے کیا تمہیں اس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، نہ مجھ میں تغیر آیا اور نہ میں تبدیل ہوا، میرا ارادہ ہوا کہ قوم پر کوئی احسان کردوں جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کو لوٹنے سے انہیں روکے رکھے اور آپ کے اصحاب سے وہاں میرا رشتہ دار کوئی نہیں ہے۔ جس کے باعث اللہ تعالیٰ میرے جان و مال کی حفاظت فرمائے، آپ نے فرمایا کہ سچ کہا، ان سے اچھی بات کے سوا اور کچھ نہ کہنا۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت ہو تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا، اے عمر تمہیں کیا معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو چاہو کرو کیونکہ تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر اشک آلودہ ہو گئے اور عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس خط کی خبر دی جو اس نے خفیہ لکھا تھا اور جس مقام پر وہ عورت خط لے کر پہنچ گئی تھی۔ اس مقام کے بارے میں بھی فرمایا کہ وہ تمہیں فلاں مقام پر ملے گی۔ اگر علم غیب نہ ہوتا تو آپ کیسے خبر دے سکتے تھے۔

روایت

حضرت سعید رضی اللہ عنہ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 194

حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا عمرو بن یحیٰ بن سعید بن عمرو بن سعیدقال اخبرنی جدّی قال کنت جالسامع ابی هریرة فی مسجدالنّبیّ ﷺ بالمدینة ومعنا مروان قال ابوهریرة سمعت الصادق المصدوق یقول:

هلکة امتی علٰی یدی غلمة من قریش ،فقال مروان لعنة الله علیهم غلمة فقال ابوهریرة لوشئت ان اقول بنی فلان وبنی فلان لفعلت،فکنت اخرج مع جدّی الٰی بنی مروان حین ملکوابالشام فاذا راٰهم غلمانا احداثا قال لنا عسٰی هؤلاء ان یکونوامنهم قلنا انت اعلم۔(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

سعید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم ﷺ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مروان بھی ہمارے ساتھ

تھا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے صادق ومصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں کے ہاتھ میں ہے۔ مروان نے کہا کہ ایسے لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں اگر یہ بتانا چاہوں کہ وہ فلاں کا لڑکا اور فلاں کا لڑکا ہے تو ایسا کرسکتا ہوں۔ پس میں (عمرو بن یحیٰ) اپنے دادا جان کے ہمراہ بنی مروان کی طرف گیا وہ شام پر حکومت کرتے تھے۔ جب ان نوعمر لڑکوں کو دیکھا تو آپ نے ہم سے فرمایا: شاید یہ ان لڑکوں میں سے ہوں، ہم نے عرض کی کہ آپ کو زیادہ معلوم ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ان لڑکوں کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے امت کی ہلاکت والے کام کرنے تھے۔

روایت

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 195

حدثنا عبدالله بن محمد حدثنا هشام اخبرنا معمر عن الزّهریّ عن ابی سلمة عن ای سعید قال بینا النّبیّ ﷺ یقسم جآء عبدالله بن ذی الخویصرة التمیمیّ فقال اعدل یارسول الله ،فقال ویلك من یعدل اذا لم اعدل؟قال عمر بن الخطّاب دعنی اضرب عنقهٗ قال دعهٗ فانّ لهٗ اصحابا یحقر احدکم صلاتهٗ مع صلاته وصیامهٗ مع صیامه یمرقون من الدّین کمایمرق السهم من الدّمیّة ینظر فی قذذه فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر فی نصله فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر فی رصافه فلا یوجد فیه شیء ثم ینظر فی نضیه فلا یوجد فیه شیء قد سبق الفرث والدّم ایتهم رجل احدٰی یدیه اوقال ثدیه مثل ثدی المرءة اوقال مثل البغضة تدردر یخرجون علٰی حین فرقة من الناس قال ابو سعید اشهد سمعت من النّبیّ ﷺ واشهد انّ علیّا قتلهم وانا معهٗ جیء بالرّجل علی النّعت الّذی نعته النّبیّ ﷺ قال فنذلت فیه ومنهم من یلمزك فی الصدقات۔

(رواہ البخاری فی کتاب استتابۃ المرتدین)

ترجمہ:

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذوالخویصرہ تمیمی آ گیا اور کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجیئے۔ فرمایا: کہ تجھ پر افسوس ہے، میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے، مجھے اجازت دیجیئے کہ اس کی گردن ارا دوں۔ فرمایا کہ اسے جانے دو، اس کے کتنے ہی ساتھی ہیں۔ تم میں سے ہر کوئی اپنی نماز کو اس کی نماز کے سامنے اور اپنے روزے کو اس کے روزے کے مقابلے میں حقیر جانے گا۔

یہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ اس کے پروں کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملتا، پھر اس کے پھل اس کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا، پھر اس کی باڑ کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملتا اور اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی نشان نہیں ملتا، حالانکہ وہ گوبر اور خون سے بھی پار نکلا ہے۔ ان کی نشانی وہ آدمی ہے جس کا ایک ہاتھ یا فرمایا کہ اس کی چھاتی عورت کی چھاتی کے مانند ہوگی یا فرمایا کہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتی ہوگی۔ یہ اس وقت نکلیں گے جب لوگوں میں تفرقہ بازی ہوگی۔

حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ بات نبی کریم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے انہیں قتل کیا اور میں ان کے ساتھ تھا جبکہ اسی نشانی کے شخص کو لایا گیا جو نبی کریم نے بیان فرمائی تھی راوی کا بیان ہے کہ اسی بارے میں آیت نازل ہوئی۔ اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے میں تم پر

طعن کرتا ہے۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۵۸)

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اس گستاخ کا ذکر کرتے ہوئے جس نے آپ پر اعتراض کیا تھا فرمایا اس کے اور کئی ساتھی ہونگے اور دین سے نکل جائیں گے نمازیں بڑی پڑھیں گے یعنی کئی چیزوں کا انکے بارے میں آپ نے ذکر فرمایا جس طرح کہ اوپر حدیث میں موجود ہے۔

اے صبا مصطفٰے سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں
یاد کرتے ہیں تم کو شام و سحر بے سہارے سلام کہتے ہیں

روایت

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 196

حدثنا محمد بن العلآء قال حدثنا ابو اسامة عن برید عن ابی بردة عن ابی موسٰی قال سئل النبیّ ﷺ عن اشیاء کدھما فلمّا اکثر علیه غضب ثم قال للنّاس سلونی عمّا شئتم فقال رجل مّن ابی قال ابوك حذافة فقام أخر فقال من ابی یارسول الله قال ابوك سالم مولٰی شیبة فلمّا رای عمر ما فی وجهه قال یارسول الله انّا نتوب الی الله عزّوجلّ۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

ابو بردہ سے روایت کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سے ایسے سوالات کیے جو ناپسند تھے۔ جب زیادہ کیے تو آپ ناراض ہو گئے ۔ پھر لوگوں سے فرمایا جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ سالم مولی شیبہ ہے۔ جب حضرت عمر نے آپ کے چہرۂ انور کی حالت دیکھی تو عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ اگر آپ کے پاس علم غیب نہ ہوتا تو آپ کبھی یہ ارشاد نہ فرماتے کہ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، پھر صحابہ کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ آپ ﷺ غیب جانتے ہیں۔ اس لیے تو انہوں نے غیب کی باتیں پوچھیں جیسا کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے اور بھی کئی سوالوں کے آپ ﷺ نے جواب دیئے۔

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا

رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

بیان ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فوج لے کر حضرت معاویہ کی طرف بڑھے تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں ایسی فوج دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک نہیں ہٹے گی جب تک مقابل کی فوج کو بھگا نہ دے حضرت معاویہ نے کہا کہ ان مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت پھر کون کرے گا؟ پس حضرت عبداللہ بن عامر اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا کہ ہم ان (امام حسن) سے مل کر صلح کے لیے کہتے ہیں حسن بصری کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو امام حسن آگئے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے۔

فائدہ:

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نگاہوں میں امام عالی مقام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے قابل تعریف تھے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے ایک اور بات بھی سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے جن دو (۲) بڑے گروہوں میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کروائی وہ دونوں ہی گروہ نگاہ مصطفےٰ میں مسلمان تھے کہ دونوں ہی کے لیے آپ نے مسلمان کا لفظ استعمال فرمایا، ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی وہ دونوں بڑی جماعتیں جن کی امام حسن نے صلح کروائی وہ ان کی فوج اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج ہے۔

بعض لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اچھا خیال نہیں

رکھتے اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو انہیں سرے سے مسلمان ہی نہیں جانتے۔ان کا یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اگر ان کے صحابی یا مسلمان ہونے میں کسی قسم کا شبہ ہوتا تو حضرت حسن ہرگز مملکت اسلامیہ کی سربراہی ان کے سپرد نہ کرتے اور آخری دم تک کبھی ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے جیسے کہ امام عالی مقام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر دے دیا جام شہادت نوش کرلیا۔لیکن یزید پلید کو مملکت اسلامیہ کا سربراہ تسلیم نہ کرتے ہوئے اس کی بیعت نہ کی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کوئی برا لفظ کہنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا اپنی عاقبت برباد کرتا ہے کیونکہ وہ اوّلاً صحابی ہیں، ثانیاً کاتبِ وحی ہیں اور ثالثاً رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سگے بھائی ہیں، غرض اسلامی تقاضوں کی رو سے ہر مسلمان پر ان کا ادب واحترام کرنا لازم ہے، کیونکہ صحابہ کرام سب مسلمانوں کے بزرگ اور محسن ہیں۔

روایت

حضرت ابو الغیث رضی اللہ عنہ

حضرت ابو الغیث رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 198

حدثنا عبدالعزیز بن عبدالله حدثنی سلیمان عن ثور عن ابی الغیث عن ابی هریرة انّ رسول الله ﷺ قال لاتقوم السّاعة حتی یخرج رجل من قحطان یسوق النّاس بعصاه۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

ابوالغیث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک، کہ قحطان سے ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کے آنے کا ذکر کیا جو لوگوں کو لاٹھی سے ہانکے گا حالانکہ ابھی اس نے آنا تھا۔ لیکن آپ ﷺ نے پہلے ہی اپنے علم غیب سے بیان فرما دیا ہے۔

روایت

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 199

حدثنا مسدّد حدثنا یحیٰی عن شعبة حدثنا معبد سمعت حارثة بن وهب قال سمعت رسول الله ﷺ یقول تصدّقوا فسیاتی علی النّاس زمان یمشی الرّجل بصدقتہٖ فلا یجد من یّقبلها قال مسدّد حارثة اخو عبید الله بن عمر لامّہٖ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: خیرات کرلو، کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی خیرات کرنے کے لیے مال لے کر پھرے گا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ مسدد کا بیان ہے کہ حضرت حارثہ والدہ کی طرف سے حضرت عبیداللہ بن عمر کے بھائی تھے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی بعد میں ہونے والے حالات کے بارے میں غیب کی خبر دی گئی ہے۔ اور آپ ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے۔

روایت

حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ

حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 200

حدثنا عبدان اخبرنی ابی عن شعبة عن عبدالملك عن ربعی عن حذیفة عن النبیّ ﷺ قال فی الدّجّال انّ معهٗ مآء وّنارًا صنادهٗ مآء بارد وّمآؤهٗ نار قال ابو مسعود انا سمعتهٗ من رّسول الله ﷺ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الفتن)

ترجمہ:

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، پس اس کی آگ اور پانی آگ ہوگی۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسے سنا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے دجّال کے بارے میں فرمایا: اس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا۔ حالانکہ اس نے کافی عرصہ بعد میں آنا ہے لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے علم غیب سے پہلے ہی بیان فرمادیا۔

روایت

حضرت زہری رضی اللہ عنہ

حضرت زہری رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 201

حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیبٌ عن الزھری وحدثنی محمود حدثنا عبدالرّزّاق اخبرنا معمر عن الزّھریّ اخبرنی انس بن مالك رضی الله عنه ان النّبیّ ﷺ خرج حین زاغت الشمس فصلّی الظھر فلمّا سلّم قام علی المنبر فذکر السّاعة وذکران بین یدیھا امورًا عظاما ثم قال من احبّ ان یسال عن شی ء فلیسال عنه فوالله لاتسالونی عن شیء الا اخبرتکم به ما دمت فی مقامی ھٰذا،قال انس فاکثر الناس البکآء واکثر رسول الله ﷺان یقول سلونی فقال انس فقام الیه رجل فقال این مدخلی یارسول الله قال النار،فقام عبدالله بن حذافة فقال من ابی یارسول الله قال ابوك حذافة،قال ثم اکثران یّقول سلونی سلونی،فبراك عمر علی رکبتیه فقال رضینا بالله ربا وّبالاسلام دینًا وّبمحمدٍ ﷺرسولا قال فسکت رسول الله ﷺحین قال عمر ذٰلك ثم قال رسول الله ﷺ والّذی نفسی بیدهٖ لقد عرضت علیّ الجنّة والنّار اٰنفا فی عرض ھٰذا الحائط وانا اصلّی فلم ار کالیوم فی الخیر والشّرّ۔

(رواہ البخاری فی کتاب الاعتصام)

ترجمہ:

زہری کا بیان ہے کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سورج ڈھل جانے کے بعد نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب

سلام پھیر دیا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا نیز ان بڑے بڑے امور کا جو اس سے پہلے ہیں پھر فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے تو پوچھ لے کیونکہ خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے، مگر میں تمہیں اس کے متعلق بتا دوں گا۔ جب تک میں اس جگہ ہوں، حضرت انس کا بیان ہے کہ لوگ زار و قطار رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ بار بار یہ فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ فرمایا کہ دوزخ میں، پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا:

تمہارا باپ حذافہ ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ مجھ سے پوچھ لو۔ چنانچہ حضرت عمر گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر نے یہ گزارش کی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔

فائدہ:

﴿۲﴾ اس حدیث پاک میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس موقع پر دو

سوال کیئے گئے دونوں سوالوں کی تہہ میں جھانک کر دیکھا جائے تو واضح طور پر نظر آجائے گا کہ رسول اللہ ﷺ کی معلومات اور خداداد علوم کے بارے میں صحابہ کرام کا نظریہ کیا تھا؟ پہلا جنتی یا جہنمی ہونے کے بارے میں ہے۔ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے اور اس فیصلے کا ظہور قیامت میں ہوگا۔سائل کے جواب میں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس بات کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ قیامت میں کرے گا۔

لہٰذا مجھے کیا خبر کہ وہ تمہیں جنت میں بھیجے گا یا جہنم میں۔۔۔بلکہ صاف صاف بتا دیا کہ تیرا ٹھکانا جہنم میں ہے۔اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس وقت بھی معلوم تھا کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ان کی نگاہوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔

دوسرا سوال حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا کیونکہ زمانہ جاہلیت میں بعض لوگوں کو شک تھا کہ یہ اپنے باپ سے پیدا نہیں ہیں۔انہوں نے موقع دیکھا تو خیال آیا کہ یہ بات آج صاف ہو جانی چاہیئے۔لہٰذا عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔۔سبحان اللہ۔۔۔غور کا مقام ہے کہ دنیا میں ہر بچے کے بارے میں حتمی علم صرف اس کی والدہ کو ہوتا ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ قربان جائیں حبیب خدا کی معجز نما خداداد نگاہوں پر جن سے کسی کا باپ یا بیٹا ہونا بھی نہ کل پوشیدہ تھا اور نہ آج پوشیدہ ہے، اسی لیے تو خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب سے فرمایا ہے کہ وکان فضل اللہ علیک عظیما۔۔۔یعنی اے محبوب! تم پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے۔

روایت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 202

حدثنا عبید الله بن موسیٰ عن اسماعیل عن قیس عن المغیرة بن شعبة عن النبیّ ﷺ قال :لایزال طآئفة من امّتی ظاهرین حتی أتیهم امر الله وهم ظاهرون۔ (رواہ البخاری فی کتاب الاعتصام)

ترجمہ:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب ہی رہے گا، یہاں کہ قیامت آجائے اور وہ لوگ غالب ہی ہوں گے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ ہمیشہ قیامت تک غالب رہے گا۔

مرویات

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کی روایات سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 203

فقال الحسن ولقد سمعت ابابکرة یقول رایت رسول اللہ ﷺ علی المنبر والحسن بن علی الٰی جنبہٖ وھو یقبل علی الناس مرّة وعلیه اُخرٰی ویقول ان ابنی ھٰذا سید ولعلّ اللہ ان یصلح بہٖ بین فئتین عظیمتین من المسلمین قال لی علی بن عبداللہ انما ثبت لنا سماع الحسن من ابی بکرة بھٰذا الحدیث۔ (رواہ البخاری فی کتاب الصلح)

ترجمہ:

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی ان کے پہلو میں تھے۔ چنانچہ حضور ﷺ کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انہیں دیکھتے اور فرماتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شائد اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بہت بڑی جماعتوں میں صلح کروادے گا۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے کہا کہ ہمارے لیے امام حسن بصری کا حضرت ابوبکرہ سے سماع اسی حدیث سے ثابت ہوا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور ﷺ کے علم غیب کا بیان ہے۔ کہ آپ نے حضرت سیدنا امام حسن کی عظمت بیان فرماتے ہوئے ان کے بارے میں غیب کی خبر

دی۔فرمایا......اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروائے گا۔اور جو آپ نے فرمایا تھا وہ عین بہ عین اس طرح ہوا۔یہ آپ ﷺ کا علم غیب ہے۔

حدیث نمبر 204

حدثنا ابو النعمان حدثنا جدید بن حازم عن الحسن حدثنا عمرو بن تغلب قال اتی النّبیّ ﷺ مال فاعطی قوما ومنع اٰخرین فبلغهٗ انّهم عتبوا فقال انّی اعطی الرّجل وادع الرّجل والّذی ادع احبّ الیّ من الّذی اعطی اقواما لما فی قلوبهم من الجزع والهلع واکل اقواما الیٰ ما جعل الله فی قلوبهم من الغنیٰ والخیر منهم عمرو بن تغلب فقال عمر وما احبّ انّ لی بکلمة رسول الله ﷺ حمر النّعم۔

(رواہ البخاری فی کتاب التوحید)

ترجمہ:

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مال آیا تو بعض لوگوں کو آپ نے عطا فرمایا اور بعض لوگوں کو نہ دیا۔چنانچہ آپ کو یہ خبر پہنچی کہ انہیں یہ بات ناگوار گزری ہے۔آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا تو جس کو مال نہ دیا وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے۔جس کو مال دیا۔میں نے ان لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے چینی اور اضطراب ہے اور جن بعض لوگوں کو نظر انداز کرتا ہوں تو اس بے نیازی اور بھلائی کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈال دی ہے اور ان میں سے عمرو بن تغلب بھی

ہیں حضرت عمرو فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے اس کلمے کی نسبت مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس سرخ اونٹ ہوتے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کے دلوں کی کیفیت کا بیان فرمایا کہ کس کے دل میں غنا ہے اور کون زیادہ حاجت مند ہے۔ آپ ﷺ نے اسی حساب سے مال عطا فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دلوں کی کیفیت کو بھی جانتے ہیں۔

روایت

حضرت

عبداللہ بن عمر بن العاص

رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت

سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 205

حدثنا اسمٰعیل بن ابی اویس قال حدثنی مالك عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبدالله بن عمروبن العاص قال سمعت رسول الله ﷺ یقول انّ الله لا یقبض العلم انتزاعا یّنتزعهٗ من العباد ولکن یّقبض العلم بقبض العلمآء حتّٰی اذالم یبق عالم اتّخذ الناس رئوسا جهّالا فسئلوا فافتوابغیر علم فضلوا واضلّوا قال الغربدیّ حدثنا عبّاس قال حدثنا قتیبة قال حدثناجریر عن هشام نحوهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ علم کو اچانک نہیں اٹھائے گا کہ بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو وفات دے کر علم کو اٹھالے گا۔ یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلا کو اپنے مقتدا بنالیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو علم کے بغیر فتوے دیں گے، خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

فربری، عباس، قتیبہ، جریر، ہشام سے بھی مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں آنے والے وقت کا بیان فرمایا۔

روایت

حضرت نعیم مجمر رضی اللہ عنہ

حضرت نعیم مجمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 206

حدثنا یحیٰی ابن بکیر قال ثنا اللّیث عن خالد عن سعید بن ابی هلال عن نعیم المجمر قال رقیت مع ابی هریرۃ علٰی ظهر المسجد فتوضّا فقال انّی سمعت رسول الله ﷺ یقول انّ امّتی یدعون یوم القیٰمة غرّا محجّلین من اٰثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یّطیل غرّتهٗ فلیفعل۔ (رواہ البخاری فی کتاب الوضوء)

ترجمہ:

نعیم مجمر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا، انہوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز میرے امتی اعضائے وضو کی چمک کے باعث پنج کا بیان کہہ کر بلائے جائیں گے، جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اسے بڑھانی چاہیئے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کے دن اپنی امت کے اعضائے وضو کے چمکنے کا بیان فرمایا۔

روایت

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 207

حدثنا اسماعیل قال حدثنی مالك عن اسحاق بن عبدالله بن ابی طلحة ان ابامرة مولٰی عقیل بن ابی طالب اخبره عن ابی واقده ایلثی ان رسول الله بینما هو جالس فی المسجد والناس معه اذا اقبل ثلٰثة نفر فاقبل اثنان الٰی رسول الله ﷺ وذهب واحد قال فوقفا علٰی رسول الله ﷺ فاما احدهما فرای فرجة فی الحلقة فجلس فیها واَمّا الاخر فجلس خلفهم واَمّا الثّالث فادبر ذاهبا فلمّا فرغ رسول الله ﷺ قال الا اخبركم عن النّفر الثّلٰثة امّا احدهم فاوٰی الٰی الله فاٰواه الله واَمّا الاخر فاستحیٰی فاستحی الله منه واَمّا الاٰخر فاعرض الله عنه۔

(رواہ البخاری فی کتاب العلم)

ترجمہ:

ابومرّہ مولٰی عقیل بن ابوطالب نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں جلوہ افروز تھے اور صحابۂ کرام جیسے پروانوں نے آپ کو جھرمٹ میں لیا ہوا تھا۔ کہ تین آدمی آگئے دو (۲) رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آگئے اور ایک چلا گیا یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ٹھہرے کہ ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا، دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا

پیٹھ پھیر کر چلا گیا تھا جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں ان میں سے ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے جگہ دے دی، دوسرے نے حیا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے حیا فرمائی، اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منہ پھیر لیا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے ان تینوں کا حال بیان فرمایا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

آپ کی شان پہ جان بھی قربان ہے

روایت

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 208

حدثنا سهل بن بكّار قال حدثنا وهيب عن عمرو بن يحيٰى عن عبّاس ن السّاعدى عن ابى حميد ن السّاعدىّ قال غذ ونا مع النّبىّ ﷺ غذوة تبوك فلمّا جآء وادى القرٰى اذا امرأة فى حديقة لّها فقال النّبىّ ﷺ لاصحابهٖ اخرصوا وخرص رسول الله ﷺ عشرة اوسق فقال لها احصى مايخرج منها فلمّا اتينا تبوك قال اما انّهٗ ستهب اللّيلة ريح شديدة وّلا يقومنّ احد ومن كان معهٗ بعيد فليعقله فعقلنا ها وهبّت ريح شديدة فقام رجل فالقته بحبل طىّ وّاهدى ملك ايلة لّنبىّ ﷺ بغلة بيضآء وكساه برداوّ كتب لهٗ ببحرهم فلمّا اتٰى بوادى القرٰى قال للمراة كم جآئت حديقتك مالت عشرة اوسق خرص رسول الله ﷺ فقال النّبىّ ﷺ انّى متعجّل الى المدينة فمن ارادمنكم ان يّتعجّل معى فليتعجل فلمّا قال ابن بكّار كلمة مّعناه اشرف على المدينة قال هٰذه طابة فلمّا راى احدًا قال هٰذا جبل يّحبّنا ونحبّهٗ الا اخبر كم بخير دور الانصار قالوا بلٰى قال دوربنى النّجّار ثم دوربنى عبدالاشهد ثم دوربنى ساعدة اودوربنى الحارث بن الخزرج وفى كلّ دور الانصار يعنى خيرًا قال ابو عبدالله كلّ بستان عليه حائط فهو حديقة ومالم يكن عليه حآئط لايقال حديقة

وقال سليمان بن بلال حدثني عمر وثم داربني الحارث بن الخزرج ثم بنيء ساعدة وقال سليمان عن سعدبن سعيد عن عمارة بن عذيّة عن عبّاس عن ابيه عن النّبيّ ﷺ قال احد جبل يّحبّنا ونّحبّهٗ۔ (رواہ البخاری فی کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ:

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں غزوۂ تبوک کیا جب ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی، نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے دس وسق کا اندازہ کیا، اس عورت سے فرمایا کہ جتنی کھجوریں برآمد ہوں ان کا حساب رکھنا، جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا آج رات بہت سخت آندھی آئے گی۔ لہٰذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کا گھٹنا باندھ دے۔

ہم نے وہ باندھ دیئے، اور سخت آندھی آئی ایک آدمی کھڑا ہوا تو اسے پہاڑ کے دامن میں پھینک دیا، ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک سفید خچر اور چادر بطور تحفہ بھیجی، آپ نے اس کا ملک اسی کے لیے لکھ دیا جب وادی انقریٰ میں آئے تو اس عورت سے کہا تمہارے باغ سے کیا حاصل ہوا، عورت نے کہا دس وسق کھجوریں جو رسول اللہ ﷺ نے اندازہ کیا تھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں جو تم میں سے جلد چلنا چاہے تو میرے ساتھ چلے، ابن بکار نے ایک لفظ کہا جس کا مطلب ہے کہ مدینہ نظر آیا، فرمایا کہ وہ طابہ ہے جب اُحد نظر آیا تو

فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، کیا میں تمہیں بتا نہ دوں کہ انصار کے گھرانوں میں کونسا بہتر ہے لوگ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں، فرمایا: کہ بنی نجار کا گھرانا، پھر بنی عبدالاشہل کا گھرانا، پھر بنی ساعدہ کا گھرانا، یا بنی حارث بن الخزرج کا گھرانا، اور انصار کا ہر گھرانا بہتر ہے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ہر وہ باغ جس کے گرد دیوار ہو وہ حدیقہ ہے اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اسے حدیقہ نہیں کہا جاتا، سلیمان بن بلال نے عمرو سے روایت کی بنی حارث بن خزرج کا گھرانا، پھر بنی ساعرہ سلیمان سعد بن سعید عمارہ بن عزیہ عباس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے علم غیب سے بعد میں آنے والی آندھی کی پہلے ہی خبر دے دی۔

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی الک واصحبک یا حبیب اللہ

روایت

حضرت عامر بن عروہ بارقی رضی اللہ عنہما

حضرت عامر بن عروہ بارقی رضی اللہ عنہما کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 209

حدثنا مسدّد حدثنا خالد عن حصين عن عامر عن عروة البارقىّ رضى الله عنه عن النّبىّ ﷺ قال الخيل معقود فى نواصيها الخير والاجر والمغنم الى يوم القيامة۔ (رواہ البخاری فی کتاب الجهاد والیسر)

ترجمہ:

حضرت عامر بن عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک بھلائی اجر اور غنیمت کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت تک کی بھلائی وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے۔

روایت

حضرت

عامر بن سعید بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہ

حضرت عامر بن سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 210

حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیٰن عن سعد بن ابراھیم عن عامر بن سعد عن سعن بن ابی وقاصٍ رجی اللہ عنہ قال جآء النّبیّ ﷺ یعودنی وانا بمکّۃ وھو یکرہ ان یّموت بالارض الّتی ھاجر منھا قال یرحم اللہ بن عفرآء قلت یارسول اللہ اوصی بمالی کلّہٖ قال لا قلت فالشطر قال لا قلت الثّلث والثلث قال فالثّلث کثیر انّك ان تدع ورثتك اغنیآء خیر مّن ان تدعھم عالۃ یتکفّفون النّاس فی ایدیھم وانّك مھمآانفقت من نفقۃ فانّھا صدقۃ حتی اللّقمۃ الّتی ترفعھا الٰی فی امرأتك وعسی اللہ ان یّرفعك فینتفع بك ناس وّیفرّبك اٰخرون ولم یکن لہٗ یومئذ الّا ابنۃ (رواہ البخاری فی کتاب الوصایا)

ترجمہ:

عامر بن سعد حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ آپ اس جگہ مرنا ناپسند فرماتے ہیں، جہاں سے ہجرت کی ہو اسی لیے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن غصراء پر رحم فرمائے، میں عرض گزار ہوا یارسول اللہ کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت

کردوں، فرمایا: نہیں، عرض کیا: نصف کی، ارشاد فرمایا: نہیں، میں نے کہا تہائی کی، فرمایا: تہائی کا ڈر نہیں لیکن تہائی انتہائی وصیت ہے اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ انہیں غریب چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور جو کچھ تم راہ خدا میں خرچ کرو، وہ صدقہ ہے یہاں تک کہ جو لقمہ اٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں دووہ بھی صدقہ ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں خوش کردے گا تو کتنے ہی لوگ تم سے نفع اٹھائیں گے، جبکہ بعض لوگ ضرر پائیں گے ان دنوں ان کی ایک بیٹی تھی۔

فائدہ:

اس حدیث پاک میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیع علم غیب کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابی کو آنے والے وقت کی خبر دی۔

صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم

تمت بالخیر

ابوالفیض محمد شریف القادری رضوی

0347-6137930

0301-6607712

سلام

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود
یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولھا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپن کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

(کلام اعلیٰ حضرت)

میرے آقا کے جانثار بے شمار بے شمار میرے آقا کے جانثار بے شمار بے شمار

غازئ ملت، سرمایہ اہل اسلام، عاشق مصطفیٰ ﷺ

ملک محمد ممتاز حسین قادری

تیری عظمت کو سلام

جنہوں نے امت مسلمہ میں عشق رسالت اور غیرت ایمانی کی نئی روح پھونک دی، اور نوجوانوں کو بیدار کیا کہ اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی محبت میں سب کچھ قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہنا چاہیئے۔ یعنی

یارسول اللہ ﷺ آپ کی شان پر جان بھی قربان ہے

بقول اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدد دین وملت رحمۃ اللہ علیہ:

کروں تیرے نام پہ جاں فدا اک جاں نہیں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

منجانب: صاحبزادہ محمد فیض العمر، صاحبزادہ محمد محی الدین رضا، صاحبزادہ محمد زین العابدین، حافظ محمد عمر، ملک علی اور شازب، میاں محمد طارق، محمد فیصل اکرام، محمد عامر اور عرفان، محمود خاں، محمد نعیم، محمد سرفراز، محمد استخار، محمد سفیان، محمد اعظم، شفاق، اور دیگر تمام قادری رضوی احباب۔

خطیب اہلسنت
حضرت علامہ
ابوالفیض
محمد شریف القادری رضوی
زید مجدہٗ
کی شہرہ آفاق تصانیف
مالک کل
بچپن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
فیض البخاری در مسئلہ
علم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم باری
فیض تصوف
اسلامی
اولاد کی تربیت
علم اور عمل
خدائی فیصلے
عقیدہ سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
روحانی غذا

ہماری چند دیگر مطبوعات

عباد الرحمٰن
یعنی
رحمٰن کے بندے

داڑھی مبارک
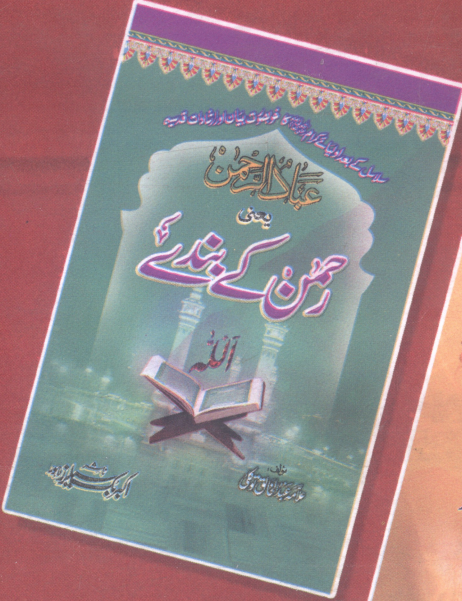
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022